قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد

غلام رسول زیدی

"انا اعطینک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر"

ترجمہ: ہم نے ایک چشمہ کوثر (سیدہ فاطمہ) آپ کو عطا کیا جب ایسا ہے تو اپنے پروردگار کیلئے نماز پڑھیے اور تکبیر کے وقت ہاتھوں کو بلند کیجئے یقیناً آپ کا دشمن مقطوع النسل ہے۔ (سیدہ فاطمہ زہرا پر ترجمہ اس لئے کیا ہے) علامہ ناصر مکارم شیرازی

تفسیر سورہ کوثر

- اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم کو سورہ کوثر کے ذریعے بشارت دی ۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول خدا کی ذریت سیدہ پاک نسل کو دشمنوں کی حقارت دفع کرنے کا ذریعہ قرار دیا ۔۔۔ علامہ ابراہیم حقی
- ہم نے ایک چشمہ کوثر (فاطمہ) آپ کو عطا کیا ۔۔۔ آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی
- کوثر کا ایک مطلب حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے اولاد ہے ۔۔۔ تفسیر علامہ سید حسین بخاری
- سورہ کوثر کا ایک معنی کثرت اولاد کے ہیں ۔۔۔ نے حضرت نبی اکرم کو اتنی کثیر اولاد سے نوازا جتنا کا حساب ممکن نہیں ۔۔۔ فخر الدین رازی
- کوثر سے مراد کثرت اولاد ہے جو آنحضرت کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا عطا فرمائی ہے آج کوئی تمام سادات سے خالی نظر نہیں آتا ۔۔۔ علامہ طبری
- کوثر سے بعض نے کثیر اولاد مراد لی ہے جو ظاہری ہے حضرت نبی اکرم کی اولاد کا سلسلہ بی بی سے چلا اور قیامت تک نبی کی اولاد رہے گی ۔۔۔ علامہ فخر حسن امروہوی
- انا اعطینک الکوثر (ہم نے آپ کو کثرت نسل عطا کی) ترجمہ علامہ سید علی نقی
- ابتر کے جواب میں ہے کہ آپ ابتر نہیں ہیں کیونکہ آپ کا سلسلہ نسل جاری رہے گا آپ کی اولاد میں کثرت ہوگی ۔۔۔ علامہ ثناء اللہ پانی پتی
- سورہ کوثر میں کوثر سے مراد اولاد رسول (سادات) ہیں اس لئے کہ ۔۔۔ سورہ کوثر کا شان نزول سے کوئی دوسرا معنی مطابقت نہیں رکھتا ہے ۔۔۔ (علامہ محمد حسین طباطبائی)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر ماں کی اولاد اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے سوائے فاطمہ کی اولاد کے پس میں ہی ان کا ولی اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔"

(طبرانی، المعجم الکبیر، ج۳، ص۴۴، رقم ۲۶۳۱)(طبرانی، المعجم الکبیر، ج۲۲، ص۴۲۳، رقم ۱۰۴۲)(ابو یعلی، المسند، ج۱۲، ص۱۰۹، رقم ۶۷۴۱)(دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ج۳، ص۲۶۴، رقم ۴۷۰۸)(خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ج۱۱، ص۲۸۵)(ہیثمی، مجمع الزوائد، ج۴، ص۲۲۴)(ہیثمی، مجمع الزوائد، ج۹، ص۱۷۲، ۱۷۳)(حسام الدین ہندی، کنز العمال، ج۱۲، ص۹۸، رقم ۳۴۲۶۶)(سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول وذوی الشرف، ص۱۳۰)(سیوطی، الجامع الصغیر)(مناوی، فیض القدیر، ج۵، ص۱۷)
(عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ج۲، ص۱۶۷، رقم ۱۹۶۸)

اداریہ

رجعت کا دن جہان میں روزِ نوید ہو
زہراؑ کے سوگوار قبیلے میں عید ہو

تنہائیوں کے سناٹے کا ایک اپنا ہی لطف ہے اور جب حجاب اٹھ جاتے ہیں اور جو کچھ ہے تو ان کے بھی وجود کو ڈھونڈ لیتے ہیں۔ پھر انسان اپنی خودکلامی کی بازگشت سن کر اس میں کھو جاتا ہے اور ایک ایک سانس اس کے لئے صدی کے برابر ہو جاتا ہے۔

جن لوگوں کی زندگی گزر اوقات ہے وہ گزر جاتی ہے تو خودکلامی بھی مرثیہ بن جاتی ہے اور ان مرثیوں کی گہرائی اور گیرائی سے اس جنتی کھڑکی جیسی جاگتی زندگی کے گرد و پیش سے الگ تھلگ ہو کر لاشعوری اور معانی طور پر پس جاتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ زندگی کا مشکل ترین کام کون سا ہے؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا "ناپسندیدہ ماحول میں گزر اوقات کرنا"

سید العلماء سید علی نقی نقوی نے تحریر فرمایا کہ لوگ پوچھتے ہیں کہ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر کیسے تشریف لے گئے؟

تو میں جواب دیتا ہوں کہ میں تو اس سوچ میں ہوں کہ وہاں سے آئے کیسے؟

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت رسول کی زندگی کے دوسرے لمحوں کا لمحہ لمحہ تجزیہ کیا جائے تو انسانی دماغ شل ہو کر رہ جاتا ہے۔ ان کی گفتگو "خطبہ شقشقیہ" میں بدل جاتی ہے۔ انسان ان کی کیفیات پڑھ کر گنگ ہو جاتا ہے اور اس الٰہی انسان کی ذہنی و روحانی شکست و ریخت کو محسوس کر کے انگشت بدنداں ہو جاتا ہے۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے خطبات میں سے کچھ ایسے مرثیہ پڑھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"میں نے خلافت کے آگے پردہ لٹکا دیا اور اس سے پہلو تہی کر لی اور سوچنا شروع کیا کہ اپنے کٹے ہوئے ہاتھوں سے حملہ کروں یا اس بھیانک تیرگی پر صبر کر لوں جس میں سن رسیدہ بالکل ضعیف اور بچہ بوڑھا ہو جاتا ہے اور مومن اس میں جدوجہد کرتا ہوا اپنے پروردگار کے پاس پہنچ جاتا ہے۔

مجھے اس اندھیر پر صبر ہی قرین عقل نظر آیا۔ لہٰذا میں نے صبر کیا حالانکہ آنکھوں میں (غبار اندوہ کی) خلش تھی اور حلق میں (غم و رنج کے) پھندے لگے ہوئے تھے۔ میں اپنی میراث کو لٹتے دیکھ رہا تھا" (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۳)

"اس وقت مجھے لوگوں کے ہجوم نے دہشت زدہ کر دیا جو میری جانب بجو کی گردن کے بال کی طرح ہر طرف سے لگاتار بڑھ رہے تھے یہاں تک کہ عالم یہ ہوا کہ حسن اور حسین کچلے جا رہے تھے اور میری ردا کے دونوں کنارے پھٹ گئے تھے۔ وہ سب میرے گرد بکریوں کے گلے کی طرح گھیرا ڈالے ہوئے تھے۔"

(خطبہ شقشقیہ نمبر ۳ نہج البلاغہ)

نہج البلاغہ میں امیرالمومنین حضرت سید ... علیہ السلام اللہ علیہ کا اجمالی اور مختصر اظہار یوں فرماتے ہیں:

"بے شک اس آسمان کے سایہ تلے لے دے کے ایک فدک ہمارے ہاتھوں میں تھا اس پر بھی کچھ لوگوں کے منہ سے رال ٹپکی اور دوسرے فریق نے اس کے جانے کی پرواہ نہ کی اور بہترین فیصلہ کرنے والا اللہ ہے" (نہج البلاغہ مکتوب ۴۵)

نہج البلاغہ سے اپنے اسرار و رموز اور علمی حیثیت بتانے کے لیے آپ کے خطبات کے ان اقتباسات کی طرف توجہ ہو:

● "ہمارا معاملہ ایک امر مشکل (دشوار) ہے جس کا تحمل وہی بندہ مومن ہو گا جس کے دل کو اللہ نے ایمان کے لیے پرکھ لیا ہو اور ہمارے قول و حدیث کو امانت دار سینے اور ٹھوس عقلیں ہی محفوظ رکھ سکتی ہیں۔

اے لوگو! مجھ کو کھو دینے سے پہلے مجھ سے پوچھ لو میں زمین کی راہوں سے زیادہ آسمان کے راستوں سے واقف ہوں" (نہج البلاغہ خطبہ ۱۸۷)

● بلکہ ایک پوشیدہ علم میرے سینے کی تہوں میں لپٹا ہوا ہے کہ اسے ظاہر کر دوں تو تم اسی طرح پیچ و تاب کھانے لگو جس طرح گہرے کنوؤں میں رسیاں لرزتی اور تھرتھراتی ہیں (خطبہ ۵)

● اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت سے لے کر قیامت تک کے درمیانی عرصے کی جو بات مجھ سے پوچھو گے میں بتاؤں گا (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۹۱)

● جو چیزیں تم سے پردہ غیب میں لپیٹ دی گئی ہیں اگر تم بھی انہیں جان لیتے جس طرح میں جانتا ہوں تو یقیناً تم اپنی بداعمالیوں پر روتے ہوئے اور اپنے نفسوں کا ماتم کرتے ہوئے اور اپنے مال و متاع کو بغیر کسی نگہبان اور بغیر کسی نگہداشت کرنے والے کے یوں ہی چھوڑ چھاڑ کر کھلے میدانوں میں نکل پڑتے اور ہر شخص کو اپنے ہی نفس کی پڑی ہوتی کسی دوسرے کی طرف توجہ ہی نہ کرتا (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۱۴)

● اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو تم میں سے ہر شخص کو بتا سکتا ہوں کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور اسے کہاں جانا ہے؟ اور اس کے پورے حالات کیا ہیں؟ (خطبہ نمبر ۱۷۵)

یہ حقیقت ہی مشکل ہے کہ اگر امامت پر دیئے ہوئے دیگر ائمہ طاہرین کے علاوہ صرف امام علی رضا کا اس کے بارے میں خطبہ پڑھا جائے تو انسان اس مرحلے میں کھو جاتا ہے لیکن اس مشکل کا بہترین حل یہی ہے کہ ہم اسلام کے کامل اور سچے حوالوں کے ساتھ عمل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

حاصل مطالعہ یہ ہے کہ میری زندگی کا حاصل یہی حوالہ ہے جو ... کہ انسان اس کی ... پلک تک ... ہوں کہ ... کی ... سے ... ہے ... جس ... کے ... سے ... لگے۔

نہج البلاغہ ... کے دیباچہ میں علامہ سید رضی ... تحریر کرتے ہیں کہ اگر انسان میں ... خوش طبعی کی ... تو اس ... سے اٹھ جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین کے بارے میں ... ہے ... کہا ... کہ ... جاتا تھا کہ ... چنانچہ ایک دفعہ امیر شام نے ... کہا کہ ابوالحسن پر رحم کرے وہ ایک خوش مذاق آدمی تھے تو قیس ابن سعد نے کہا اللہ کی قسم! وہ اس خوش مذاقی اور ... کے باوجود ... کے شیر سے بھی زیادہ پُر ہیبت تھے ... کے ... جاتے ہیں۔

آئیے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے عروج کے بارے میں اہل سنت کے علماء کا نظریہ بھی پڑھتے ہیں وہ کہتے ہیں:

"میں اس ہستی کے بارے میں کیا کہوں؟ کہ جن میں تین صفات ایسی تین صفتوں کے ساتھ جمع تھیں جو کسی بشر میں جمع نہیں ہوئیں۔ فقر کے ساتھ سخاوت

شجاعت کے ساتھ متقی ہونا، علم کے ساتھ عمل کی گہرائیاں"

علامہ سید علی نقی کا آپ کی ذات کے بارے میں ایک تجزیہ یوں بھی ہے:

"جہاں آپ کی رگ و پے میں شجاعت کا خون دوڑ رہا ہو اور سینہ میں غیظ و غضب کی چنگاریاں بھڑک رہی ہوں وہاں حلم و انتقام کیا کر عفو و بخشش کا طرزِ عمل اختیار کیا اور طاقت و اختیار رکھتے ہوئے درگزر سے کام لینا بڑی کٹھن آزمائش ہے۔ مگر ایسے ہی موقعوں پر آپ کی سیرت کے جوہر نکھرا کرتے تھے اور وہی خونی پیاسی تلواریں خون کے پیاسوں تک کے لئے گنجائش نکال لیا کرتی تھی۔

چنانچہ جنگ جمل کے خاتمہ پر آپ نے ایک اعلانِ عام فرمایا کہ:

"کسی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کیا جائے، ہتھیار ڈال دینے والے اور دروازہ بند کر لینے والے پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔"

جنگ و پیکار اور زہد و تقویٰ میں بھی کوئی مناسبت نظر نہیں آتی کیونکہ ایک سے سخت دلیری کا مظاہرہ ہوتا ہے اور ایک سے عجز و فروتنی ٹپکتی ہے مگر آپ ان دونوں متضاد صفتوں کے اجتماع کا نادر نمونہ تھے کہ تیغ بکف ہونے پر بھی ہاتھوں کو مشغول رکھتے ہیں اور گوشہ اعتکاف میں بیٹھنے کے ساتھ میدان جنگ کا بھی طواف کرتے ہیں۔

تیر و تلوار و تیغ آزمائی کے مشغلوں کے ساتھ علم و عرفان کا ذوق جمع نہیں ہوا کرتا مگر آپ رزم آرائیوں کے ساتھ علم و عرفان کی محفلیں بھی آراستہ کرتے تھے اور خون کی ندیاں بہانے کے ساتھ حقائق و معارف کے ایسے چشموں سے کشت زارِ اسلام کی آبیاری بھی فرماتے تھے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ اگر ان کے فضائل لکھے جائیں تو "ب" کے نقطے میں لکھے جاتے ہیں اور اگر وضاحت میں جائیں تو حضرت حجت آل محمد (عج) تک پہنچ جاتے ہیں۔

ان کا حضرت سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا کا ہم کفو ہونا ان کے فضائل کو عرش تک لے جاتا ہے ان دونوں کے باہمی فضائل کی اگر کوئی مثال نہیں تو ان پر ٹوٹنے والے مصائب کی بھی کوئی مثال نہیں۔

اگر حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت امیر المومنینؑ کے گلے میں رسی دیکھی تو حضرت امیر المومنینؑ نے حملے کے دوران حضرت محسنؑ کی شہادت کے ساتھ ساتھ سیدہ کے شانہ اطہر پسلی ٹوٹنے اور کمر کی بھی تفصیلات جان لی ہیں۔

حضرت علی ابن ابی طالبؑ حضرت پیغمبر اکرمؐ کے بعد کائنات کے سب سے بڑے مظلوم دکھائی دیتے ہیں۔ دو عظیم ترین ہستیاں ایک دوسرے کا سہارا بن کر جنت کی طرف متوجہ نظر آتے ہیں اور یوم الحساب سے پہلے قیامت تک اپنے مصائب کو پوشیدہ کرتے دکھائی دیتے۔

اللہ تعالیٰ وہ دن ہمیں دکھانا نصیب فرمائے جب حجت آل محمد (عج) ظہور سے پہلے یہ حالات بتاتے نظر آئیں گے اور وہ دن ظلم و ظالم کے لئے شدید ترین ہوں گے۔ اللہ عز و جل ہمیں ان کے انصار میں قرار دے۔ جن کے ظہور میں اتنی تاخیر ہے ان کے دل کی جو کیفیت ہے اس کا اندازہ لفظوں میں کب اور کیسے بیان ہو سکتا ہے؟

خود حضرت حجت آل محمد (عج) کا ارشاد ہے کہ مجالسِ امام حسینؑ میں گریہ کرتے وقت میرے ظہور کی دعا کرو تو اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت عطا کر سکتا ہے۔

عزاداروں کے لئے یہ کتنا بڑا عمل ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت قائم آل محمد (عج) کی سلامتی اور ظہور کی دعا کو حقیقی انداز میں یاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے اثرات سے بہرہ مند فرمائے اور حقیقی معنی میں یہ ہے کہ ظہور سے قبل رخصت ہونے والوں کو ان کے انصار میں محشور کرے۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی حیاتِ مقدسہ کے تین ادوار

مظہر حسین وزیر کربلائی

جانثار بیٹی

"جب میں جنت کا مشتاق ہوتا ہوں فاطمہ کے گلے کا بوسہ لیتا ہوں۔"

تاریخ اور سیرت کے تمام علماء نے لکھا ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو بہت زیادہ چاہتے تھے۔

واضح ہے کہ یہ محبت صرف اس بنا پر نہیں تھی کہ فاطمہ زہرا آنحضرت کی بیٹی تھیں اگرچہ اس بنا پر بھی پیغمبر اکرم کے دل میں ان کی محبت تھی پیغمبر اکرم کے وہ کلمات مخصوصہ جن میں اس محبت کا تذکرہ کیا گیا ہے ان کا مطلب واضح کرتا ہے کہ اس محبت کا سبب کوئی بہت اعلیٰ معیار ہے جو عاطفہ پدری کے علاوہ ہے

کسی شاعر نے خوب کہا ہے

یہ محبت عام محبتوں سے جدا ہے محبوبِ خدا کی محبت محبتِ خدا ہے۔

اس سلسلے میں بہت سی روایتیں وارد ہوئی ہیں اہل سنت اور شیعہ کتابوں سے صرف چند روایتیں ذکر کرتے ہیں۔

● پیغمبر اکرم کے نزدیک مردوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت علی تھے اور عورتوں میں سب سے زیادہ نزدیک حضرت فاطمہ تھیں۔

● جب یہ آیت نازل ہوئی

جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو پیغمبر اکرم کو اس طرح نہ پکارو

مسلمانوں نے پیغمبر اکرم کو "یا محمد" کہنا ترک کر دیا اور اب "یا رسول اللہ" یا "یا نبی اللہ" کہہ کر پکارتے تھے۔

جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا بیان ہے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ بابا کو "یا ابتاہ" (یا بابا جان) کہہ کر پکاروں بلکہ جب ان کی خدمت میں حاضر ہوتی تھی "یا رسول اللہ" کہتی تھی۔

ایک دو مرتبہ میں نے اسی طرح پکارا میں نے دیکھا کہ پیغمبر اکرم ناراض ہیں اور منہ موڑ لیا ہے پھر تیسری مرتبہ مجھ سے فرمایا

اے فاطمہ! یہ آیت تمہارے بارے میں نازل نہیں ہوئی ہے اور نہ تمہارے خاندان کے بارے اور نہ تمہاری نسل کے بارے میں تم مجھ سے ہو میں تم سے ہوں یہ آیت تو قریش کے جفاکاروں اور متکبروں کے بارے میں نازل ہوئی ہے پھر انہوں نے نہایت محبت بھرے لہجے میں ارشاد فرمایا کہ تم "یا بابا جان" ہی کہو کیونکہ اس سے میرا دل زندہ ہوتا ہے اور خدا زیادہ خوش ہوتا ہے۔

ہاں حضرت فاطمہ زہرا کی زبان مبارک سے "یا بابا جان" پیغمبر اکرم کو اتنا بھلا لگتا تھا اور پیغمبر اکرم اتنا زیادہ خوش ہوتے تھے جس طرح بہار میں نسیم کے چلنے سے پھول کھل اٹھتے ہیں۔

چونکہ حضرت فاطمہ زہرا کی عظیم شخصیت ایمان اور عبادت میں ان کی بلندی اور عصمت اس بات کی مستحق تھی کہ اس طرح ان کا احترام کیا جائے اور عورت کی بابت اسلام کے اعلیٰ معیار نظریں کے تحفظ کو زندہ کرنے والی امامت جیسی کی نسل میں سے ہی دنیائے اسلام کی عظیم ترین شخصیت حضرت علی علیہ السلام آپ کے شوہر ہیں۔

اسلام میں عورت کی قدر و منزلت

لیکن پیغمبر اکرم چاہتے تھے اس طرز عمل سے ایک اہم بات لوگوں کو سکھانا چاہتے ہیں اس

بارے میں اسلام کے نظریہ کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں اگر کوئی صحافتی انقلاب کی
بنیاد رکھنا چاہتے ہیں تو [illegible] چاہتے ہیں۔

لڑکی ایسی چیز نہیں ہے جس کو زندہ دفن کر دیا جائے دیکھو میں بیٹی کے ہاتھوں کا بوسہ لیتا ہوں [illegible] اس کا احترام کرتا ہوں اس کی عزت کرتا ہوں دوسرے انسانوں کی طرح عورت بھی ایک انسان ہے خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے خدا کا ایک عطیہ ہے۔

عورت بھی ترقی و عروج کمال تک پہنچ سکتی ہے وہ بھی خدا کی بارگاہ میں تقرب حاصل کر سکتی ہے اس طرح آپ نے ایک ماحول میں عورت کی پامال شدہ شخصیت کو زندہ کیا اس کو عزت دی اس کو [illegible] انسانیت کی عزت عطا کی۔

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا اپنے والد کے ساتھ

وہ شخص سب سے پہلے جنت میں مجھ سے آ کر ملاقات کرتی ہیں۔

جس زمانے میں مسلمان مکہ میں انتہائی تنگی میں زندگی بسر کر رہے تھے سخت خوفناک حالات اور مشرکوں کی اذیت شدید تھی۔

اسلام کے دو محسنوں کی اولاد

اسلام کی ابتدا میں مسلمان بہت زیادہ اقلیت میں تھے تمام قوت، طاقت، دولت حکومت سب دشمنوں کے ہاتھوں میں تھی جن کے پاس [illegible] کرتے تھے۔

کوئی ایسی تکلیف نہیں تھی جو مسلمانوں کیلئے روا نہیں رکھی تھی پیغمبر اکرم کی شان میں ہر طرح کی جسارت اور گستاخی کی جاتی تھی اس زمانے میں دو شخصیتیں سب سے زیادہ باشعور اور فداکار تھیں یعنی ان میں "جناب خدیجہ" پیغمبر اکرم کے زخمی دل پر مرہم رکھتی تھیں اپنی جانثاری سے پیغمبر اکرم کے چہرہ مقدس سے غم و اندوہ کا غبار صاف کرتی تھیں اپنی مہربانیوں اور محبتوں سے پیغمبر کے دل کو سکون و اطمینان عطا کرتی تھیں اور دوسرے حضرت علی ابن ابی طالب کے پدر بزرگوار حضرت ابو طالب۔

مکہ کے لوگوں پر جناب ابو طالب کا بہت اثر تھا آپ بہت محترم سمجھے جاتے تھے آپ نے اپنے وجود کو پیغمبر اکرم کیلئے سپر بنایا تھا اور پیغمبر اکرم کے کٹر دست طرفدار اور حامی تھے۔

لیکن افسوس ہے دونوں وفادار فرد و انسانی اقدار کی بہترین شخصیتیں بعثت کے دسویں سال ہجرت سے تین سال پہلے اس دنیا سے رخصت ہوگئیں اور پیغمبر اکرم کو تنہا اور اکیلا کر گئیں اور اس طرح رسول خدا تنہا ہو گئے۔

ان دونوں وفادار اور جانثار شخصیتوں کے انتقال سے پیغمبر اکرم بہت زیادہ متاثر ہوئے کیونکہ ان دونوں کا اسلام پر بہت بڑا احسان ہے جن لوگوں کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس سال کو پیغمبر اکرم نے "عام الحزن" "رنج و غم کا سال" کا لقب دیا۔

خداوند عالم کی سنت ہے کہ جب وہ اپنے بندوں سے کوئی نعمت سلب کر لیتا ہے تو اس کی جگہ ان کو دوسری نعمت عطا کرتا ہے جن دونوں عظیم نعمتوں کے کھو جانے کے بعد خداوند عالم نے پیغمبر اکرم کو ان دونوں کی عظیم اولاد عطا کی جو قدم بہ قدم انہیں کے نقش قدم پر چلیں۔

جناب ابو طالب علیہ السلام کی یادگار حضرت علی ابن ابی طالب ہوئے جو باپ کی طرح پیغمبر اکرم کے ساتھی اور اسلام کے مددگار ہیں جو اس سے پہلے بھی ایسے ہی تھے لیکن جناب ابو طالب کے انتقال کے بعد ان کی کمی پوری کرنے لگے۔

جناب خدیجۃ الکبریٰ کی یادگار جناب فاطمہ زہرا تھیں جو مہربان وفادار اور جانثار دلسوز تیمار کرنے والی تھیں جو شفیق باپ کے دل کو سکون پہنچاتی رہیں اور ان کے چہرہ مقدس سے غم و الم کا غبار صاف کرتی رہیں۔

اس وقت حضرت علی علیہ السلام کی عمر ۱۸ سال تھی اور مشہور روایات کے مطابق جناب فاطمہ زہرا کی عمر ۵ سال سے زیادہ نہیں تھی دونوں پیغمبر اکرم کے ساتھ رہتے تھے اور ان کی تنہائی دور کرتے تھے۔

ہجرت سے پہلے کے تین سال

ہجرت کو تین سال باقی تھے یہ تین سال سخت ترین حالات اور انتہائی خطرناک واقعات سے بھرے ہوئے ہیں دشمن اسلام کو نابود کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے مخالفتیں زیادہ ہوتی جا رہی تھیں کبھی یہ سنگ دل دشمن پیغمبر اکرم کے سر مقدس پر کوڑا ڈالتے تھے پیغمبر جب گھر واپس آتے تھے حضرت فاطمہ زہرا پیغمبر اکرم کے سر اور صورت کو دھوتی تھیں صاف کرتی تھیں اور تسلی دیتی تھیں پیغمبر اکرم مسکرا دیتے تھے۔

تمہاری بیٹی فاطمہ تو اپنی والدہ کی طرح تمہارے باپ کی حفاظت کرنے والی ہے۔

باپ کی وفادار بیٹی

کبھی دشمن پیغمبر اسماعیل (کعبہ کے سامنے شام و روز کی صورت میں موجود ہے) میں اکٹھے ہوئے تھے اور کہا کہ جب محمدؐ کو جہاں پائیں گے قتل کر دیں گے جب حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کو اس طرح کی خبر ملی تو فوراً اپنے باپ سے ملاقات کی اور کس قدر کا خیال رکھتی تھیں اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا نہ صرف گھر کے اندر بلکہ باہر بھی پیغمبر اکرم کی حفاظت کرتی رہی تھیں۔

ابتدائی دس سالوں میں ایک مرتبہ ابو جہل نے مکہ کے بد اطواروں کو اس بات پر اکسایا کہ جس وقت مسجد الحرام میں پیغمبر اکرمؐ سجدہ میں ہوں تو اونٹ کی اوجھڑی پیغمبرؐ کے سر پر ڈال دیں جب یہ لوگ اس ذلیل حرکت کر چکے تو ابو جہل اور اس کے ساتھی ہنسنے لگے اور پیغمبر اکرم کا مذاق اڑانے لگے۔

بعض دوستوں نے بھی یہ منظر دیکھا لیکن دشمنوں کی کثرت کے پیش نظر کوئی مدد نہ کر سکے لیکن جیسے ہی حضرت فاطمہ زہرا تک یہ خبر پہنچی فوراً مسجد الحرام میں آ گئیں پیغمبر اکرمؐ کے اوپر سے گندگی کو اٹھایا اور اپنی زبان کی تلوار سے ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کی سخت مذمت کی اور ان پر لعنت کی (اور ابو جہل کو وہاں سے بھاگنے پر مجبور کر دیا)

جس وقت پیام الٰہی پیغمبر اکرم کو ہر طرح کا رنج دینے کے بعد گھر آئے تھے اس وقت یہ کمسن اور دلیر بیٹی اپنے باپ کا دفاع کرتی تھی اور پیغمبر اکرم کی حفاظت کرتی تھی۔

یہ سخت ترین ایام کسی نہ کسی طرح گزر گئے پیغمبر اکرمؐ نے مدینہ کی جانب ہجرت کی اب ضروری تھا حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بھی اپنے باپ سے دور رہیں اور گھر میں تنہا رہیں یہاں تک کہ ان کو بھی ہجرت کا حکم مل جائے جس طرح حضرت علی نے اس ہجرت کی رات میں حضرت رسول اللہؐ کے بستر پر سو کر اپنے کو قربانی کیلئے پیش کر دیا اور پیغمبر اکرم کی جان کی حفاظت کی اسی طرح حضرت فاطمہ زہرا نے جن کی عمر ابھی آٹھ سال سے زیادہ نہ تھی نہایت دلیری سے کام لیا اور اس عظیم ذمہ داری کو قبول کرنے کیلئے ہر طرح سے تیار تھیں لیکن اپنے باپ سے زیادہ دن تک جدا نہیں رہ سکتی تھیں ضروری تھا کہ باپ کے ساتھ رہیں مکہ کی طرح مدینہ میں بھی باپ کی حفاظت کرتی رہیں بے پناہ مصائب کے مقابلے میں باپ کو کون دلاسہ دیتا ان کی دلجوئی کرتی رہیں ان کے چہرے سے گرد و غبار صاف کرتی رہیں اپنے باپ کے زخموں کی اور رسول خدا کی ازدواج کے بعد حضرت علی کے ساتھ مکہ سے مدینہ روانہ ہوئیں۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا صرف عام دنوں (اگرچہ پیغمبر اکرم کی زندگی کا کوئی دن عام دن نہیں تھا) میں بلکہ جنگوں میں اور سخت ترین حالات میں بھی نہایت دلیری اور بہادری سے رسول خدا کی حفاظت کرتی رہیں اور ان کا دفاع کرتی رہیں۔

باپ کے زخموں کی معالج بیٹی

جب احد کی جنگ ختم ہوئی اور دشمن نے میدان خالی کیا پیغمبر اکرمؐ کے دندان مبارک شہید ہو چکے تھے پیشانی مبارک زخمی تھی اور سب ہی میدان جنگ میں تھے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا فوراً وہاں پہنچیں اگرچہ ابھی کم عمر تھیں مگر مدینہ سے احد کا راستہ پیدل طے کیا باپ کے چہرے کو پانی سے دھویا خون کو صاف کیا لیکن پیشانی سے اب بھی خون بہہ رہا تھا اس لئے چٹائی کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ حضرت کے زخم پر رکھی جس سے خون بند ہو گیا اور اس سے پتا چلتا ہے کہ احد کی جنگ میں علاج کیلئے پیغمبر اکرمؐ نے طبی علاج کا اہتمام کیا۔

جنگ خندق اور جناب سیدہ

جنگ خندق میں جو اسلام کی سخت ترین جنگ تھی اور جس میں اسلامی فوج محصور ہو گئی نہایت احتیاط سے دشمن کے حملوں کو روکا گیا مشرکین کے ہاتھوں سے لے لیا اور کر کے دیکھ لیا تو پاک صاف کیا ہم دیکھتے ہیں کہ ان تمام مراحل میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پیغمبر اکرمؐ کے ساتھ ساتھ رہیں۔

جنگ خندق میں پیغمبر اکرم کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں پیغمبر اکرم کو چند روز سے بھوکا نہ دیکھ سکیں تو پیغمبر اکرم کیلئے نہایت سادہ اور مختصر روٹی کے چند ٹکڑے پیش کرتی ہیں۔

فتح مکہ کے موقع پر جناب سیدہ

فتح مکہ کے موقع پر پیغمبر اکرم کیلئے خیمہ نصب کرتی ہیں ان کے نہانے دھونے کیلئے پانی مہیا کرتی ہیں تا کہ پیغمبر اکرمؐ چہرہ مبارک سے گرد و غبار صاف کر کے

کپڑے بدل کر مسجد الحرام کی طرف جائیں۔

وقارِ زوجہ

"لو لم یخلق علی لم یکن لفاطمة کفو"
اگر حضرت علی پیدا نہ ہوتے تو حضرت فاطمہ کا کوئی ہمسر نہ ہوتا۔

عقد آسمان پر ہوا

حضرت فاطمہ زہرا کے غیر معمولی کمالات ایک طرف پیغمبر اکرم سے غیر معمولی نسبت ایک طرف خاندانی شرافت ایک طرف ان باتوں کی بنا پر پیغمبر اکرم کے بڑے بڑے صحابی رشتے لے کر آنے لگے لیکن سب کو جواب یہی ملا پیغمبر اکرم اکثر کے جواب میں ارشاد فرماتے تھے کہ "امرها الی ربها"
فاطمہ کا رشتہ خدا کے ہاتھوں میں ہے۔
سب سے زیادہ عجیب خبر رشتہ "عبدالرحمن بن عوف" کا تھا یہ وہی جاہلیت کے سرمایہ دار تھے جو ہر چیز کو دولت کی نگاہ سے دیکھتے تھے دولت کا زیادہ ہونا شوہر کی عظمت تصور کرتے تھے۔
پیغمبر اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ اگر آپ فاطمہ کی شادی میرے ساتھ کر دیں تو میں سو اونٹ جن پر مصر کے قیمتی کپڑے لدے ہوں گے اس کے علاوہ سونے کے دس ہزار دینار بھی مہر میں دوں گا اس ذلیل پیشکش سے پیغمبر اکرم بہت ناراض ہوئے اور مٹھی میں کنکریاں اٹھا کر عبدالرحمن کی طرف پھینکیں تم نے خیال کیا ہے میں دولت کا بندہ ہوں تم دولت کے بل بوتے اپنی شرافت جتانے آئے ہو۔
ضروری ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا کا رشتہ اسلامی تعلیمات کا نمونہ ہو جاہلیت کی رسمیں پامال ہوں اور اسلامی اقدار کی اہمیت معلوم ہو۔
ابھی مدینے میں حضرت فاطمہ زہرا کے رشتے کے بارے میں باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک مرتبہ یہ خبر پھیل گئی کہ پیغمبر اکرم حضرت علی علیہ السلام سے اپنی بیٹی کی شادی کرنا چاہتے ہیں وہ علی جن کے پاس مال دنیا میں سے کچھ نہیں ہے جن کے پاس زمانہ جاہلیت کے معیار کی کوئی چیز نہیں ہے لیکن سر سے پیر تک ایمان ہی ایمان ہیں اسلامی تعلیمات کی سچی اور کامل تصویر ہیں۔
جب تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس بابرکت اور مبارک رشتے کا سبب خداوند عالم کی وحی ہے کیونکہ پیغمبر اکرم نے خود ارشاد فرمایا ہے
"اتانی ملک فقال یا محمد ان اللہ یقرأ علیک السلام ویقول لک انی قد زوجت فاطمة ابنتک من علی بن ابی طالب فی الملاء الاعلی فزوجها منه فی الارض"
میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ اے محمد خدا نے آپ کو سلام کہا ہے اور آپ سے کہا ہے کہ میں نے آپ کی بیٹی فاطمہ کی شادی علی ابن ابی طالب سے عرش اعلیٰ پر کر دی جناب آپ زمین پر ان کی شادی ان سے کر دیجئے۔
جب حضرت علی علیہ السلام جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے خواستگاری کیلئے تشریف لائے تو شرم سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا پیغمبر اکرم نے یہ دیکھ کر مسکرا کر فرمایا کس لئے آئے ہو؟ حضرت علی ابن ابی طالب کی شان میں پیغمبر اکرم کی باتیں زیادہ عظمت کی بات بیان نہ کر سکے اور خاموش رہے۔
پیغمبر اکرم ان کے دل کی بات جانتے تھے لہٰذا حضرت علی ابن ابی طالب سے فرمایا "لعلک جئت تخطب فاطمة" شاید تم فاطمہ کی خواستگاری کیلئے آئے ہو عرض کیا جی ہاں پیغمبر اکرم نے فرمایا
اے علی تم سے پہلے بھی بہت سے لوگ فاطمہ کی خواستگاری کیلئے آ چکے ہیں اور جب بھی میں نے فاطمہ سے ان کا ذکر کیا تو ناخوشی کا اظہار کیا ہے مجھے وقت دو کہ یہ بات اس سے کہہ لوں۔
یہ صحیح ہے کہ یہ آسمانی شادی ہے اور طے ہو چکا ہے لیکن حضرت فاطمہ زہرا کی شخصیت اور شوہر کے انتخاب میں عورت کے اسلامی حق کا احترام کرنا شادی کا تقاضا ہے کہ پیغمبر اکرم حضرت فاطمہ زہرا سے مشورے کے بغیر اس سلسلے میں کوئی قدم نہ اٹھائیں۔
جب رسول خدا نے حضرت علی کی خواستگاری اپنی بیٹی سے بیان کی تو فرمایا
میں تمہاری شادی ایسے شخص سے کرنا چاہتا ہوں جو زمین پر سب سے بہتر شخص ہے تمہاری کیا رائے ہے؟ جناب سیدہ فاطمہ زہرا شرم سے خاموش ہو گئیں کچھ نہیں کہا لیکن جیسے ہی پیغمبر اکرم نے سر اٹھایا اور بے اختیار بلند ارشاد فرمایا کنواری لڑکی کی شادی کے بارے میں خاموشی اقرار کیلئے ایک سند ہے
"اللہ اکبر سکوتها اقرارها"
خدا سب سے بڑا ہے فاطمہ کا سکوت اس کے اقرار کی دلیل ہے۔

اور اس طرح پیغمبر اکرمؐ کے داماد ہونے کا شرف ملا۔

جناب سیدہؑ کا مہر

اب آیئے دیکھیں کہ جناب فاطمہ زہراؑ کا مہر کیا تھا؟ جو کہ کائنات کی بہترین شخص کی شادی تمام عورتوں کی سردار پیغمبر اکرمؐ کی بیٹی حضرت سیدہ فاطمہ زہراؑ کے ساتھ ہو رہی تھی اس لئے نمونہ ہونا چاہیے ہر دور اور زمانے کیلئے نمونہ۔۔۔ لہٰذا پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تمہارے پاس مہر ادا کرنے کیلئے کیا ہے؟ عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ میری حالت سے باخبر ہیں میرے پاس تلوار، زرہ اور ایک اونٹ کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا تلوار تو تمہاری اسلام کے دشمنوں سے جنگ کرنے کیلئے ضروری ہے اور تمہیں اس کی ضرورت ہے باغوں میں پانی دینے اور سفر کرنے کیلئے اونٹ بھی ضروری ہے لہٰذا تم زرہ کو مہر قرار دے سکتے ہو میں نے اپنی بیٹی فاطمہ زہراؑ کا مہر اسی زرہ کو قرار دیا ہے تاریخ میں اس زرہ کی سب سے زیادہ قیمت لکھی گئی ہے وہ پانچ سو درہم ہے۔

امت کے گناہگاروں کی شفاعت

یہ ایک طرف یہ بھی تاریخ کی کتابوں میں ملتا ہے کہ فاطمہ زہراؑ نے اپنے باپ سے کہا کہ میرا مہر قیامت میں امت کے گناہگاروں کی شفاعت قرار دیجئے یہ درخواست قبول ہوگئی اور جبرئیل آسمان سے یہ حکم لے کر پیغمبر اکرمؐ پر نازل ہوئے اور آکر یہ خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بیٹی کی درخواست کو قبول کر لیا ہے اور فاطمہ کا مہر تیری امت کے گناہگاروں کی شفاعت کو قرار دے دیا ہے۔

جناب سیدہؑ کا جہیز

شادی کے سلسلے میں ہر گھر میں ہر ماں باپ اور والدین کیلئے جو تیسری چیز سب سے زیادہ مشکل اور پریشانی ہے وہ جہیز اور فضول رسومات ہیں۔۔۔ یہی وہ چیزیں ہیں جو کبھی پوری ازدواجی زندگی پر چھائی رہتی ہیں اور میاں بیوی کے درمیان آخر تک ناچاقی کا سبب بنی رہتی ہیں۔

کبھی لڑکی بخشی ہوتی ہیں اور کبھی جھگڑے ایک دوسرے کا جینا مشکل ناسور لیا ہوتا ہے جبکہ ان باتوں میں کتنے پیچیدہ ہوتے ہیں اور آج بھی یہ جائیں رکھیں اس گھر والوں میں کم قیمت ہیں جو اسلام کا دم بھرتے ہیں اور اپنے کو مسلمان کہتے ہیں لیکن اسلام کے زریں اصولوں پر عمل نہیں کرتے۔ اسلام کی اس خاتون اول کا جہیز بھی تمام لوگوں کیلئے نمونہ ہونا چاہیے آپ کو تعجب ہوگا کہ پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ کی زرہ فروخت کرنے کا حکم دیا زرہ کی قیمت ۵۰۰ درہم تھی۔ پیغمبر اکرمؐ نے اس رقم کے تین حصے کئے ایک حصہ بلال کو دیا کہ اس سے عطر اور خوشبو خرید لائیں اور بقیہ دو حصہ زندگی کے وسائل فراہم کرنے کیلئے مخصوص کیا۔

واضح ہے کہ اس رقم میں جو وسائل زندگی فراہم کئے جائیں گے وہ کتنے مختصر اور معمولی ہوں گے تاریخوں میں ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے جہیز کیلئے مندرجہ ذیل چیزیں فراہم کیں جن میں کچھ اہم چیزیں یہ ہیں۔

اوڑھنے کی ایک بڑی چادر (چار درہم) ایک جوڑا کپڑا (سات درہم) ایک تخت جو کھجور کی لکڑی اور پتی سے بنا ہوا تھا اور تکیے جو کہ چمڑے کی کھال کے جس میں خوشبودار گھاس (اذخر) بھری ہوئی تھی ایک ہاتھ کی چکی ایک چھوٹی مشک ایک چمڑے کی مشک ایک تانبے کا طشت ایک دودھ کا برتن ایک سبز رنگ کا مٹی کا ظرف اور اسی طرح کی اور چھوٹی چیزیں یہ تھا ساری کائنات کی عورتوں کی سردار کا جہیز۔ جبکہ اس سادہ جہیز میں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔

رسومات

ایک ایسا گھر جس نے اسلام کی تاریخ میں انقلاب برپا کر دیا پیغمبر اکرمؐ کے تمام صحابہ بشمول اس گھر کے عظیم وجود تھے پیغمبر اکرمؐ نے اس گھر کو بسانے کیلئے جو رسم انجام دیں اس سے دلوں میں بہت زیادہ مسرت ہوئی اور دوست بہت زیادہ خوش ہوئے اور اپنے چاہنے والوں کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔

تمام عورتوں کو جو کہ پیغمبر اسلام کی محترم خواتین ہیں یہ حکم دیا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کو بہت چاہتی تھیں یہ عورتیں پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں ہم سے درخواست ہے کہ پیغمبر اگر اس وقت خدیجہ زندہ ہوتیں تو فاطمہ کی شادی کا اہتمام کر کے کتنا زیادہ خوش ہوتیں کیا ایسا نہیں ہے؟ بس جا نثار اور وفادار خاتون کا نام سن کر پیغمبر اکرمؐ کی آنکھوں میں آنسو آگئے حضرت خدیجہؑ کی تمام خدمات اور قربانیاں آنکھوں کے سامنے آگئیں فرمانے لگے

خدیجہ کی طرح کوئی عورت کہاں ---- جس روز سب لوگ میری تکذیب کرتے
تھے اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اپنی تمام دولت اور زندگی اسلام کی ترویج و
اشاعت کیلئے میرے حوالے کر دی وہ ایسی خاتون ہیں جن کے بارے میں خدا
نے مجھے حکم دیا کہ میں انکو یہ بشارت دوں کہ خدا انکو جنت میں زمرد کا محل عطا
کرے گا ام سلمیٰ نے جب یہ باتیں سنیں اور پیغمبر اکرم کی دلی کیفیت دیکھی تو
کہنے لگیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ نے خدیجہ کے
بارے میں جو فرمایا وہ حقیقت ہے بے شک خدا کی رحمت ہو خدیجہ پر لیکن اب ان کی
رحمتوں میں چلی گئیں خدا انکو جنت میں بہترین جگہ عطا فرمائے۔

ہم جس مقصد سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہیں وہ یہ ہے کہ آپ کے چچا زاد بھائی
یہ چاہتے ہیں کہ آپ اجازت مرحمت فرمائیں تا کہ وہ اپنی شریک حیات حضرت
فاطمہ زہرا کو اپنے گھر لے جائیں اور خوشی و مسرت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

حضرت رسول خدا نے فرمایا علی نے خود مجھ سے کیوں نہیں کہا ام سلمیٰ نے کہا شرم
اور حیا مانع ہے اس وقت پیغمبر اکرم نے "ام ایمن" سے فرمایا علی کو بلاؤ
حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے اور پیغمبر اکرم کے سامنے بیٹھ گئے لیکن شرم
سے نظریں جھکائے ہوئے تھے پیغمبر اکرم نے فرمایا کیا تم اپنی شریک حیات کو گھر
لے جانا چاہتے ہو؟ حضرت علی نے اسی طرح سر جھکائے ہوئے عرض کیا ہاں
میرے ماں باپ آپ پر قربان۔

تکلفات اور رسومات کے بارے لوگوں کے یہاں یہ رسم ہے کہ دلہن پہلے شادی
اور رخصتی کا اہتمام ہوتا ہے تو کیا یہ درست کی بات ہے ان تمام روایات کے
برخلاف پیغمبر اکرم نے خوش ہوتے ہوئے فرمایا
آج رات یا کل رات تک انتظام کر دوں گا اسی وقت پیغمبر اکرم نے رخصتی کے
مقدمات فراہم کرنے کا حکم دیا جو نہایت سادہ تھے لیکن محبت اور صداقت کے
لحاظ سے نہایت بلند تھے یہ عظیم الشان اور کامل جشن اس سادگی سے برقرار ہوا
جس کا نتیجہ آج کے لوگوں کیلئے عجیب خبر ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں چند دن بعد میں نے زرہ فروخت کی تو پیغمبر اکرم نے
اس میں سے تھوڑی سی رقم جناب ام سلمیٰ کے پاس امانت رکھوائی ہوئی تھی رخصتی
کے وقت وہ رقم ام سلمیٰ سے لیکر مجھے دی اور فرمایا اس سے تھوڑا سامان خرید لیا
کہ میں نے یہ کام انجام دیا پھر پیغمبر اکرم نے پانی کا ایک برتن لیا اس پر کچھ پڑھا صاف
قرار دے کر خود منہ میں لیا اور انکے سر اور سینہ پر چھڑکا پھر ان سے کہا اے خدا یہ میری
عترت ہے ان لوگوں کی پذیرائی فرمائی پھر حضرت علی علیہ السلام سے کہا آپ جا کر
اصحاب کو دعوت دیں حضرت علی مسجد تشریف لائے وہ صرف بعض لوگوں کو
بلانا چاہتے تھے مگر ایسا نہ کر سکے اس لئے سب کو خطاب کر کے بآواز بلند فرمایا
"اجیبوا الی ولیمة فاطمة" تم سب کو فاطمہ کے ولیمہ کی دعوت دیتا ہوں
حضرت فرماتے ہیں لوگ گروہ در گروہ آنے لگے لوگوں کی کثرت اور غذا کی قلت
سے مجھے شرم محسوس ہو رہی تھی پیغمبر اکرم نے جب میری یہ حالت دیکھی تو فرمایا
پریشان نہ ہو میں دعا کروں گا خدا اس غذا میں برکت دے گا اور ایسا ہی ہوا سب
نے کھانا کھایا اور شکم سیر ہو گئے۔

جشن کے اختتام پر جب سب لوگ اپنے گھر واپس ہو گئے اور گھر خالی ہو گیا پیغمبر
اکرم نے حضرت فاطمہ زہرا کو اپنے بائیں طرف اور حضرت علی کو اپنے دائیں
طرف بٹھایا اور پانی جس کو اپنے لبوں سے بابرکت کیا تھا اس سے تھوڑا سا پانی
فاطمہ زہرا کے بدن پر چھڑکا اور تھوڑا سا پانی حضرت علی کے بدن پر چھڑکا اور ان
کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرمایا "اللھم انھما منی وانا منھما اللھم کما
اذھبت عنی الرجس وطھرتنی تطھیرا فاذھب عنھم الرجس
وطھرھم تطھیرا" خدایا یہ دونوں مجھ سے ہیں اور میں ان دونوں سے ہوں
خدایا جس طرح تو نے مجھے ہر طرح کی نجاست سے پاک صاف رکھا ہے اسی
طرح ان دونوں کو بھی نجاستوں سے پاک صاف قرار دے
اس کے بعد فرمایا اٹھو اپنے گھر جاؤ خدا تمہیں برکت عطا کرے

مقام عبرت

دنیا کی مادیت کی پرستش کرنے والے اور ضعیف الایمان افراد جو دنیا کی رنگینیوں
سے متاثر ہیں وہ ایک گھر کی سادگی، عظمت، عزت اور سادگی دیکھیں یہ پر تکلف
اور گرانقدر رسموں میں دیکھتے ہیں بالخصوص اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی میں اس
شان سادہ شادی سے عبرت حاصل کرنا چاہیے اور انہیں اسلام کی واقعی اور کردار
ساز تعلیمات کی نسبت مہر، جہیز اور رخصتی کے بارے میں حضرت علی اور جناب
سیدہ فاطمہ زہرا کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ ●●

روزِ محشر عزاداروں کی شفاعت کے سلسلے میں
سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی فرمودہ دعائیں
اور آپؑ سے منسوب تمام روایات

منور حسین منور کربلائی

خدا نہیں پہ محشر میں یہ کہہ کے بیٹھے گا
سکون مجھ کو تو فرصت ہے فاطمہ کے لئے

محشر میں اپنے محبین کی شفاعت کیلئے دعا

روایت ہے کہ روزِ قیامت ایک فرشتہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں آئے گا جو اس سے پہلے کسی کے پاس نہیں آیا ہوگا اور نہ ہی کسی کے پاس نہیں جائے گا اور کہے گا

آپ کے پروردگار نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ مجھ سے مانگیں تا کہ آپ کو عطا کروں تو پھر حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا یوں فرمائیں گی

"کہ اللہ عزوجل جس نے اپنی نعمتوں کو مجھ پر تمام کیا اور کرامت و عزت کو میرے لئے مخصوص کیا اور اپنی جنت سے مجھے نوازا میں اپنے فرزندوں اور ان کی اولاد اور ان سے محبت کرنے والوں کیلئے جنت کی طلب کرتی ہوں"

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گی "آپ نے اپنی نعمتوں کو مجھ پر تمام کیا اور اپنی جنت سے مجھے نوازا اور مجھے اپنی کرامات سے عزت بخشی اور تمام خواتین پر مجھے فضیلت دی لہٰذا آپ سے سوال کرتی ہوں کہ اپنے فرزندوں اور ان کی نسل اور ان سے محبت کرنے والوں کیلئے مجھے شفیع قرار دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ عزوجل آپ کے فرزندوں اور ان کی اولاد اور ان سے محبت کرنے والوں کی شفاعت حضرت زہرا کے سپرد کر دے گا تو حضرت زہرا فرمائیں گی

"تمام تعریفیں اس ذات کیلئے خاص ہیں جس نے ہم سے دکھ درد کو دور کیا اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک عطا کی" (تفسیر فرات ص ۱۲۹ ۔ بحار ج ۴۳ ص ۲۲۲)

اللہ تعالیٰ سیدہ پاک کے شیعوں اور عقیدت رکھنے والوں کو بخش دے گا

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت پیغمبر اسلام حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ حضرت سیدہ زہرا مغموم اور غم زدہ تھیں حضرت پیغمبر اسلام نے فرمایا بیٹی کس چیز سے پریشان ہو؟

آپ نے کہا کہ "میرے بابا! محشر اور اس میں لوگوں کی برہنگی سے پریشان ہوں" تو حضرت پیغمبر اسلام نے فرمایا وہ دن بہت عظیم ہے اس وقت فرمایا پھر جبرئیل کہیں گے کہ اے فاطمہ اپنی حاجت کہو تو "اس وقت کہنا پروردگارا مجھے حسن و حسین کو دیدے"

تو اس وقت وہ دونوں آپ کے پاس لائے جائیں گے کہ اس حال میں کہ حسین شہید ہوں کی گردن مبارک سے خون بہہ رہا ہوگا پھر جبرئیل تم سے کہیں گے کہ اے سیدہ زہرا اپنی حاجتیں طلب کریں تو اس وقت کہنا "اے پروردگار میرے شیعہ"

تو اس وقت ارشاد قدرت ہوگا "ان کو بخش دیا ہے۔"

پھر کہنا "میرے فرزندوں کے شیعہ!"

پروردگار عالم کہے گا "ان کو بھی بخش دیا۔"

پھر کہنا پروردگارا! "میرے شیعوں کے شیعہ"

قرار دیا جا رہا تھا" آخر کوئی بخش دیا گیا کیونکہ وہ آپ سے محبت رکھتا تھا اور آپ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا تھا اور جنت میں آپ کے ساتھ تھا"

(تفسیر فرات ص ۱۷۸ بحار الانوار ج ۸ ص ۱۷۸)

اے اللہ میری اولاد کی مدد کرنے والوں کو بخش دے

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی دعا

حضرت امام سید الساجدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ قیامت کے دن منادی ندا دے گا کہ آج آپ پر غم و ملال نہیں، پھر ندا دے گا کہ یہ حضرت پیغمبر اسلام کی بیٹی ہیں ان کے ساتھ ہے جنت میں جائے گی پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتے کو بھیجے گا کہ اے فاطمہ اپنی حاجت طلب کریں تو وہ بیان فرمائیں گی "کہ پروردگارا! میری حاجت یہ ہے کہ میری اولاد کی مدد کرنے والوں کو بخش دے" (تفسیر فرات ص ۲۹۰ بحار ج ۴۳ ص ۲۲۲)

اے اللہ میرے اور میرے بیٹوں سے محبت کرنے والوں کی شفاعت فرما

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک حضرت پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ

قیامت کے دن حضرت فاطمہ عرش الٰہی کے سامنے آ کر یوں فرمائیں گی

اے میرے پروردگار! میرے اور میری اولاد پر ظلم کرنے والوں کے درمیان فیصلہ فرما پروردگارا! میرے اور میرے حسین کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ فرما

اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ندا آئے گی اے میری حبیبہ اور میرے حبیب کی حبیبہ مجھ سے مانگو تا کہ میں آپ کو عطا کروں، آپ شفاعت کریں تا کہ میں قبول کروں مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ظلم کرنے والے میری گرفت سے بچ نہیں سکتے تو پھر حضرت زہرا یوں فرمائیں گی

"اے میرے پروردگار میرے اور میرے بیٹوں اور میرے دوستوں اور میرے فرزندوں کے دوستوں اور میرے شیعوں اور میرے فرزندوں کے شیعوں کو بخش دے"

ہیں اسی دوران اللہ تعالیٰ کی جانب سے ندا آئے گی کہاں ہیں فرزندانِ فاطمہ؟ اور ان کے پیروکار اور شیعہ ہیں؟ ان کے فرزندوں کے شیعہ اٹھتے ہیں تو اسی حال میں رحمت الٰہی کے فرشتے ان کی طرف بڑھیں گے ان کے گرد حرکت میں آ جائیں گے جب کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا ان کے آگے آگے چلیں گی یہاں تک وہ جنت میں داخل ہوں گے (امالی ص ۱۶۵ طرائف ص ۲۵)

اللہ تعالیٰ میرے فرزند کے غم میں رونے والوں کی شفاعت فرمائے گا

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام پیغمبر اسلام سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن عرش الٰہی سے منادی ندا کرے گا اے اہل محشر! اپنی آنکھیں بند کر لو کیونکہ فاطمہ بنت محمد اپنے بیٹے حسین کی خون آلود قمیص لے کر گزر رہی ہیں پھر حضرت فاطمہ عرش الٰہی کا پایہ پکڑ کر کہیں گی اے اللہ تعالیٰ تو قدرت والا عادل ہے میرے اور میرے بیٹے کے قاتلوں کے بارے میں فیصلہ فرما رب کعبہ کی قسم اللہ تعالیٰ میری بیٹی کے حق میں فیصلہ دے گا پھر حضرت سیدہ زہرا یوں فرمائیں گی:

"اے پروردگار! مجھے ان لوگوں کے لئے شفیع قرار دے جو میرے فرزند کے غم میں روئے تھے پس اللہ تعالیٰ انہیں شفیع قرار دے گا" (ینابیع المودۃ ص ۲۶۰)

رب کعبہ کی قسم اللہ تعالیٰ روز محشر میری بیٹی کے حق میں فیصلہ دے گا

حضرت پیغمبر اسلام سے روایت ہے میری بیٹی فاطمہ زہرا قیامت کے دن اس طرح آئیں گی کہ خون آلودہ قمیص ہاتھ میں ہو گی عرش الٰہی کے ایک ستون کے ساتھ کھڑی ہو کر کہیں گی

اے عادل اے غالب! میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ فرما

اسی طرح ایک اور روایت میں یوں ہے:

اے اللہ! میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ فرما رب کعبہ کی قسم خدا میری بیٹی کے حق میں فیصلہ کرے گا (عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۸)

سیدہ زہرا کا امام حسین کا خون آلود کرتے لے کر احتجاج کرنا

"کتاب شیخ مفید" [illegible]

نقل ہے حضرت امام ابو عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں: "جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ تمام اولین و آخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا۔ ایک منادی آواز دے گا کہ اے اہلِ محشر! نیچی نیچی کر لو اپنی آنکھیں اور سر جھکا لو کہ حضرت فاطمہ بنت محمد پل صراط سے گزر جائیں۔"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ساری مخلوق نیچی کر لے گی آنکھیں، جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام جنت کی ایک ناقہ پر سوار ہو کر تشریف لائیں گی ان کے پیچھے ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ وہ ناقہ قیامت کے بڑے مقاموں میں سے ایک مقام پر کھڑا ہوگا پھر حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ناقہ سے اتریں گی اور ہاتھوں میں امام حسین علیہ السلام کی قمیص خون آلود لیے پاک خون سے بھری ہوئی ہاتھ میں لے کر آواز دیں گی۔

"اے میرے پروردگار! یہ میرے بیٹے کی قمیص ہے تو جانتا ہے کہ میرے بیٹے کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا تھا؟" یہیں سے اللہ کریم کی طرف سے آواز آئے گی

"اے فاطمہ! آج میں آپ کو خوش کروں گا۔" یہ سن کر بی بی فرمائیں گی

اے میرے رب! میرے بیٹے کے قاتلوں سے آج میرا بدلہ لے۔ اللہ تعالیٰ آگ کی ایک لپٹ کو حکم دے گا وہ جہنم سے باہر آئے گی اور امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کو محشر سے اس طرح چن لے گی جیسے پرندہ دانہ چن لیتا ہے۔ پھر وہ ان سب کو ساتھ لے کر جہنم میں چلی جائے گی۔ وہاں ان کو قسم قسم کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

پھر حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا دوبارہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر جنت میں جائیں گی اور ان کے ساتھ فرشتے ہوں گے اور آپ کی ذریت پاک آپ کے سامنے ہوگی اور دوستوں میں سے آپ کے شیعہ آپ کے دائیں بائیں ہوں گے۔

حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کا روزِ محشر گریہ

جناب رسول خدا نے حسین پر آخری گریہ روزِ محشر ہوگا جب ... بالکل جید ہوں گی اور حکم ہوگا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ یہ عرض کریں گی میں اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گی جب تک میرے حسین کے قاتل کا فیصلہ نہ ہو۔ یہ حکم ہوگا کہ میدانِ محشر میں نگاہ کریں تو دیکھیں گی کہ حسین بغیر سر کے کھڑے ہیں اور رگوں سے خون جاری ہے یہ دیکھ کر بی بی گریہ کریں گی اور ملائکہ جنت سے نیچے

و روزِ محشر آ جائیں گی اور تمام اہلِ محشر میں آواز دی جائے گی یہی بی بی ہیں اپنے فرزند کے غم میں رونے والوں کے حق میں شفاعت کریں گی اور ان کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے (بحار الانوار جلد ۴۳ ص ۲۲۱)

عزاداروں کی شفاعت حضرت سیدہ زہرا فرمائیں گی

استاد العلماء علامہ حافظ ریاض حسین نجفی دام ظلہ "خطبات شیخ الجامعہ" میں فرماتے ہیں سوال ہوتا ہے ہم کیوں روتے ہیں؟ ہم پر غم اس لئے کرتے ہیں کہ ہم اس کی نجات پر روتے ہیں جو قیامت کے روز شیعوں کی ہوگی۔ قیامت کے روز شفاعت کرنے والی ہے میں نے یہ روایت پڑھی تھی کہ جب جناب سیدہ زہرا سلام اللہ جنت آئیں گی تو روک لی جائیں گی۔ حکم ہوگا کہ اے سیدہ زہرا! جنت میں داخل ہو جائیں۔ جناب سیدہ زہرا کھڑی ہو جائیں گی پھر ندا کا حکم ہوگا سیدہ زہرا کیا دیکھتی ہیں؟ جناب سیدہ زہرا عرض کریں گی: خدایا! میں کیسے جاؤں؟ جبکہ وہ لوگ میرے ساتھ نہیں جو میرے بیٹے کو روتے رہے تھے اس کا ماتم کیا کرتے تھے اس کے مصائب پر عزاداری کرتے تھے ندا کا حکم ہوگا سیدہ زہرا! آپ جس جس کی شفاعت کریں گی میں اسے جنت میں بھیجوں گا، امام فرماتے ہیں وہ کوئی شقی شیعہ ہوگا جو اس دن جناب سیدہ زہرا کی شفاعت پر نہ چنا جائے۔ آپ کا ہاتھ ایسے چن لے گی جیسے پرندہ کھیت سے دانے چن لیتا ہے ●

المہدی ایجنسی (ٹریول اینڈ ٹورز)

● عمرہ و حج زیارات

● ویزا مع ہوٹل و حرم کی نزدیکی کی سہولت میسر ہے

● کاروان "سلام یا سیدہ زینب سلام اللہ علیہا" ہمراہ محرم الحرام و اربعین کو عراق ایران کے مقدس مقامات کی زیارات کیلئے روانہ ہوگا۔

● ایران و عراق کے مکمل بائی ائیر پیکیج دستیاب ہے

● صرف عراق کیلئے ایک ماہ کا ویزہ

تفصیلات کیلئے مندرجہ ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: ذوالفقار علی حیدر 0332-7272514

فرمان حیدر 0324-9000072

خصوصی معاونت: منظور حسین ڈوگر کربلائی

خطبہ فدک

سید افتخار حسین نقوی النجفی (ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان)

سیدۂ عالمین نے پردے کے پیچھے انصار و مہاجرین کی خواتین کی معیت میں بیٹھ کر سید الانبیاء والمرسلینؐ کے وصال کے بعد اصحاب پیغمبرؐ کے لئے خطاب فرمایا جس کا ابتدائی حصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

میں خدا کی نعمتوں پر اس کی ستائش کرتی ہوں اور اس کی توفیقات پر شکر ادا کرتی ہوں اس کی بے شمار نعمتوں پر اس کی حمد و ثنا بجا لاتی ہوں وہ نعمتیں جن کی کوئی انتہا نہیں اور ان کی حد تک نہیں گنا جا سکتا ان کی انتہا کا تصور کرنا ممکن ہی نہیں خدا ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اس کی نعمتوں کو جانیں تا کہ ان کا شکریہ ادا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ نعمتوں کو اضافہ کرے خدا ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اس کی نعمتوں کو جانیں اور ان کا شکریہ ادا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری نعمتوں کو اضافہ کرے خدا نے ہم سے حمد و ثنا کو طلب کیا ہے تا کہ وہ اپنی نعمتوں کو ہمارے لئے زیادہ کرے۔

توحید کا تذکرہ

میں خدا کی توحید اور یگانگی کی گواہی دیتی ہوں وہ توحید کہ جس کا اخلاص کو اس کی روح اور حقیقت قرار دیا گیا ہے اور دل میں اس کی گواہی دیتا کہ اس سے تفکر روشن ہو وہ خدا کہ جس کو آنکھ کے ذریعے دیکھا نہیں جا سکتا اور زبان کے ذریعے اس کی توصیف و تعریف نہیں کی جا سکتی وہ کس طرح کا ہے یہ وہم نہیں آ سکتا عالم کو عدم سے پیدا کیا ہے اور اس کے پیدا کرنے میں کوئی محتاج نہ تھا اپنی مشیت کے مطابق خلق کیا ہے جہان کے پیدا کرنے میں اسے اپنے کسی فائدے کے حاصل کرنے کا قصد نہ تھا جہان کو پیدا کیا تا کہ اپنی حکمت اور علم کو ثابت کرے اور اپنی اطاعت کی یاد دہانی کرے اور اپنی قدرت کا اظہار کرے اور بندوں کو عبادت کیلئے برانگیختہ کرے اور اپنی دعوت کو وسعت دے اپنی اطاعت کیلئے جزا مقرر کی اور نافرمانی کیلئے سزا معین فرمائی تا کہ اپنے بندوں کو عذاب سے نجات دے اور بہشت کی طرف لے جائے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و فضیلت

میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے والد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں پیغمبری کیلئے بھیجنے سے پہلے اللہ نے ان کو چنا اور قبل اس کے کہ ان کو پیدا کرے ان کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا اور بعثت سے پہلے ان کا انتخاب اس وقت کیا جب کہ مخلوقات عالم غیب میں پنہاں اور نیستی کے پردہ میں مستور تھیں اور عدم کی سرحد سے ملی ہوئی تھیں چونکہ اللہ تعالیٰ ہر شے کے مستقبل سے باخبر ہے اور حوادث دہر سے مطلع ہے اور ان کے مقدرات کے موارد اور مواقع سے آگاہ ہے خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا تا کہ اپنے امر کو آخر تک پہنچائے اور اپنے حکم کو جاری کرے اور اپنے مقدر کو نافذ کرے لوگ دین میں فرقے فرقے تھے اور کفر و جہالت کی آگ میں جل رہے تھے بتوں کی پرستش کرتے تھے اور خدا اور علم کے دستورات کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔

پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک سے تاریکیاں چھٹ گئیں اور جہالت اور نادانی دلوں سے دور ہو گئی حیرت و سرگردانی کے پردے آنکھوں سے ہٹا دیئے گئے میرے باپ لوگوں کی ہدایت کیلئے کھڑے ہوئے اور ان کو گمراہی

سے نجات دلائی اور اٹھایا کو بیٹھا کیا اور دین اسلام کی طرف رہنمائی فرمائی اور سیدھے راستے کی طرف دعوت دی۔ اس وقت خداوند عالم نے اپنے پیغمبر کی مہربانی اور اس کے اختیار اور رغبت سے اس کی روح قبض فرمائی۔ اب میرے باپ اس دنیا کی سختیوں سے آرام میں ہیں اور آخرت کے عالم میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں اور پروردگار کی رضایت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے قرب میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ امین اور صفی کیلئے جو میرے پیغمبر پر درود۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی کا تذکرہ

آپ نے اس کے بعد مجمع کو خطاب کیا اور فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کے نمائندے اور نبوت کے دین اور علم کے حامل تم ہی ہو اور امین ہونا چاہیے جن کو باقی اقوام تک دین کی تبلیغ کرنی ہے۔ تم میں پیغمبر کا حقیقی جانشین موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے عہد لیا ہوا ہے اور جو چھوڑا ہے وہ اللہ کی کتاب ہے جو بصیرت روشن اور ہے کہ اس کی پیروی کرنا انسان کو بہشت و رضوان کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اس کی باتوں کو سننا نجات کا سبب بنتا ہے۔ اس کے وجود کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے نورانی دلائل اور حجت کو دریافت کیا جا سکتا ہے۔ اسی کے وسیلے سے واجبات محرمات اور مستحبات و مباح اور شریعت کے قوانین کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اسلامی فرائض و واجبات کا فلسفہ

اللہ تعالیٰ نے ایمان کو شرک سے پاک ہونے کا وسیلہ قرار دیا ہے۔ اللہ نے نماز واجب کی تا کہ تکبر سے بچا جائے۔ زکوٰۃ کو وسعت رزق اور تہذیب نفس کیلئے واجب قرار دیا۔ روزے کو بندے کے اخلاص کے اثبات کیلئے واجب کیا۔ حج کو واجب کرنے سے دین کی بنیاد کو استوار کیا۔ عدالت کو زندگی کے نظم اور دلوں کی نزدیکی کیلئے ضروری قرار دیا۔ اہل بیت علیہم السلام کی اطاعت کو ملت اسلامی کے نظم کیلئے واجب قرار دیا اور امامت کو تفرقہ سے بچانے اور اتفاق کا سبب بنایا۔ امر بالمعروف کو عمومی مصلحت کے ماتحت واجب قرار دیا۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کو ان کے غضب سے مانع قرار دیا۔ اجل کے مؤخر ہونے اور نفوس کی زیادتی کیلئے صلہ رحمی کا ذریعہ بنا دیا۔

قتل نفس روکنے کیلئے قصاص کو واجب قرار دیا۔ نذر کے پورا کرنے کو گناہوں کی آمرزش کا سبب بنایا۔ پلیدی سے محفوظ رہنے کی غرض سے شراب خوری پر پابندی لگائی۔ بہتان اور زنا کی نسبت دینے کی لعنت سے روکا۔ چوری نہ کرنے کو پاکی اور عفت کا سبب بنایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کو اخلاص کے ماتحت ممنوع قرار دیا۔ لوگو! تقویٰ اور پرہیزگاری کو اپناؤ اور اسلام کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کی اطاعت کرو۔ صرف علماء اور دانشمند ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا لوگو! میں فاطمہ ہوں اور میرے باپ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ میں ابتداء سے آخر تک کے واقعات اور امور سے آگاہ کر رہی ہوں۔ تمہیں علم ہونا چاہیے کہ میں جھوٹ نہیں بولتی اور گناہ کا ارتکاب نہیں کرتی۔

لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے پیغمبر کو تم میں سے مبعوث کیا ہے۔ تمہاری تکلیف سے اسے تکلیف ہوتی تھی اور وہ تم سے محبت کرتے تھے اور مومنین کے حق میں مہربان اور رحیم تھے۔

حضور پاکؐ سے اپنا تعلق اور حضورؐ پاک کی ذمہ دارانہ قیادت

لوگو! وہ پیغمبر میرے باپ تھے نہ کہ تمہاری عورتوں کے باپ۔ میرے شوہر کے چچا زاد بھائی تھے نہ کہ تمہارے مردوں کے بھائی۔ یہ کتنی بڑی محمدؐ سے نسبت ہے۔ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رسالت کو انجام دیا اور مشرکین کی راہ و روش پر حملہ آور ہوئے۔ ان کی پشت پر سخت ضرب وارد کی، ان کا گلا دبایا اور دانائی اور نصیحت سے خدا کی طرف دعوت دی۔ بتوں کو توڑا اور ان کے سروں کو سرنگوں کیا۔ کفار نے شکست کھائی اور شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ صبح آ گئی اور حق واضح ہو گیا۔ دین کے رہبر کی زبان گویا ہوئی اور شیاطین خاموش ہو گئے۔ نفاق کے بھیڑیئے ہلاک ہوئے، کفر اور اختلاف کے رشتے ٹوٹ گئے۔ گروہ اہل بیت کی وجہ سے شہادت کا کلمہ جاری کیا جبکہ تم دوزخ کے کنارے کھڑے تھے اور دوسروں کا تر لقمہ بن چکے تھے اور آگ کی تلاش کرنے والوں کیلئے مناسب شعلہ تھے۔ تم قبائل کے پاؤں کے نیچے ذلیل تھے، گندا پانی پیتے تھے اور حیوانات کے چمڑوں اور درختوں کے پتوں سے غذا کھاتے تھے۔ دوسروں کے ہاتھوں ذلیل و خوار تھے اور اردگرد کے قبائل سے خوف و ہراس میں زندگی بسر کرتے تھے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قریش کے سرکشوں سے سامنا

میں تمام پیغمبروں کے اور خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن کی ہدایت سے تمہیں نجات دی حالانکہ میرے باپ دادا بھی ان میں سے تھے اور رب کے پیغمبروں اور اہل کتاب کے سرکشوں سے واسطہ تھا جنہوں نے جنگ کی آگ کو بھڑکانے کی خواہش کی جب کوئی شیطان ان میں سے سر اٹھاتا یا مشرکوں میں سے کوئی بھی منہ کھولتا تو محمد اپنے بھائی علی کو ان کے گلے میں ڈال دیتے اور حضرت علی ان کے سر اور منہ کو اپنی طاقت سے پامال کر دیتے اور جب تک ان کی روشن کی ہوئی آگ کو اپنی تلوار سے خاموش نہ کر دیتے جنگ کے میدان سے واپس نہ لوٹتے اللہ کی رضا کیلئے ان تمام سختیوں کا تحمل کرتے تھے اور خدا کی راہ میں جہاد کرتے تھے اللہ کے رسول کے نزدیک تھے علی خدا دوست تھے ہمیشہ جہاد کیلئے آمادہ تھے مخلص اور جہاد کرتے تھے۔

جب خدا نے اپنے پیغمبر کو دوسرے پیغمبروں کی جگہ کی طرف منتقل کیا تو تمہارے اندر نفاق کے اور جدائی ظاہر ہوئی دین کا لباس کہنہ ہو گیا اور گمراہ لوگ باتیں کرنے لگے پست لوگوں نے سر اٹھایا اور باطل کا اونٹ آواز دینے لگا اور اپنا نام بلند کیا اور شیطان نے اپنا سر کمین گاہ سے باہر نکالا اور تمہیں اپنی طرف دعوت دی اور تم نے بغیر سوچے اس کی دعوت قبول کر لی اور اس کا احترام کیا تمہیں اس نے ابھارا اور تم حرکت میں آ گئے اس نے تمہیں غضبناک ہونے کا حکم دیا اور تم غضبناک ہو گئے۔

کیا خدا قرآن میں بیان فرماتا کہ بعض رشتہ دار بعض دوسروں کے وارث ہوتے ہیں؟ کیا خدا قرآن میں بیان فرماتا کہ اللہ نے حکم دیا کہ لڑکے لڑکیوں سے دوگنا ارث لیں؟ کیا خدا قرآن میں بیان فرماتا کہ تم پر مقرر کر دیا کہ جب تمہارا کوئی موت کے نزدیک ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں کیلئے وصیت کرے کیونکہ پرہیزگاروں کیلئے یہ کام واجب کا حق ہے۔

کیا تم گمان کرتے ہو کہ میں باپ سے نسبت نہیں رکھتی؟ کیا ارث والی آیات تمہارے لئے مخصوص ہیں اور میرے والد ان سے خارج ہیں یا اس دلیل سے مجھے میراث سے محروم کرتے ہو کہ دو مذہب کا ایک دوسرے سے میراث نہیں لے سکتے؟ کیا میں اور میرا باپ ایک دین پر نہ تھے؟ کیا تم میرے باپ اور میرے چچا زاد علی سے قرآن کو بہتر جانتے ہو؟

اے ملت کے جوانمردو اسلام کی مدد کرنے والو کیوں حق کی حمایت کرنے میں سستی کر رہے ہو اور جو ظلم مجھ پر ہوا ہے اس سے خواب غفلت میں ہو؟ کیا میرے والد نے نہیں فرمایا کہ کسی کا احترام اس کی اولاد میں بھی محفوظ رہتا ہے یعنی اس کے احترام کی وجہ سے اس کی اولاد کا احترام کیا کرو۔

کتنی جلدی بدعت پایا ہے تم نے اور کتنی جلدی بے راہ روی میں مبتلا ہو گئے ہو؟ تم اس ظلم کے ہٹانے میں جو مجھ پر ہوا ہے طاقت رکھتے ہو اور میرے مدعا اور خواہش کے برلانے پر طاقت رکھتے ہو کیا کہتے ہو کہ محمد مر گئے؟ جی ہاں لیکن یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے کہ جس کا شگاف بڑھتا ہے اور اس کا خلل نیا ہوتا ہے آفتاب کی غیبت سے زمین تاریک ہو گئی ہے ستارے اور چاند بے رونق ہو گئے ہیں آپ کی مصیبت پر پہاڑ متزلزل ہو گئے ہیں امیدیں ٹوٹ گئیں پہاڑ متزلزل اور ریزہ ریزہ ہو گئے ہیں پیغمبر کے احترام کی رعایت نہیں کی گئی تم خدا کی قسم یہ ایک بہت بڑی مصیبت تھی کہ جس کی مثال نہ کبھی دیکھی نہیں گئی اللہ کی کتاب جو صبح و شام اور بلند آواز سے جاری ہے آپ کی اس مصیبت کی خبر دیتی ہے کہ پیغمبر بھی تمام لوگوں کی طرح مرتے ہیں۔

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے کہ محمد بھی گزشتہ پیغمبروں کی طرح ہیں اگر آپ مر جائیں یا قتل کئے جائیں تو تم دین سے پھر جاؤ گے جو بھی دین سے خارج ہو گا وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا شکر کرنے والوں کو اللہ جزا عطا کرتا ہے (آل عمران)

اے فرزندان قیلہ!

کیا یہ مناسب ہے کہ میں باپ کی میراث سے محروم رہوں جبکہ تم یہ دیکھ رہے ہو اور سن رہے ہو اور یہاں موجود ہو میری پکار تم تک پہنچتی ہے اور تمام واقعے سے مطلع ہو تمہاری تعداد زیادہ ہے اور تم طاقتور اور اسلحہ رکھتے ہو میری استغاثہ کی آواز تم تک پہنچتی ہے لیکن تم اس پر لبیک نہیں کہتے میری فریاد سنتے ہو لیکن میری فریاد رسی نہیں کرتے تم بہادری میں معروف اور نیکی اور خیر سے موصوف ہو خود نجیب اور نجیبوں کی اولاد ہو تم اہل بیت کیلئے منتخب ہوئے ہو عربوں کے ساتھ تم نے جنگیں کیں سختیوں کو برداشت کیا قبائل سے لڑے ہو بہادروں سے پنجہ آزمائی

کی ہے جب تم اٹھ کر کھڑے ہوئے تھے تم بھی اٹھ کر کھڑے ہوئے تھے تم عمر کو یہ تم ملامت کرتے تھے اسلام نے ترقی پائی اور خاتم نبی ہوئے اور مشرکین شکست کھا گئے اور ان کا جھوٹا مذہب ختم ہو گیا اور دین کا نظام منظم ہو گیا۔

اے ستار تم کہاں جا رہے ہو؟ حق کی کے معلوم ہو جانے کے بعد اسے کیوں چھپا رہے ہو؟ کیوں ایمان لانے کے بعد گمراہ ہو رہے ہو جبکہ اسلام دوسرے لوگوں کا جنہوں نے اپنے ایمان اور عہد و پیمان کو توڑ ڈالا ہو اور ارادہ کیا ہو کہ رسول اللہ کو شہر بدر کریں اور ان سے جنگ کا آغاز کریں کیا ان سے تم ڈرتے ہو؟ اللہ کو تمہیں تو صرف اسی سے ڈرنا چاہیے تھا لوگو! کیا دیکھ رہی ہوں کہ تم پستی کی طرف جا رہے ہو اس آدمی کو جو حکومت کرنے کا اہل ہے دور ہٹا رہے ہو اور تم گوشہ میں بیٹھ کر عیش و عشرت میں مشغول ہو گئے ہو زندگی اور جہاد کے تنگ میدان سے دور کر کے راحت طلبی کی جگہ تنہائی میں چلے گئے ہو جو کچھ تمہارے اندر تھا تم نے ظاہر کر دیا ہے اور جو کچھ پی چکے تھے اسے اگل دیا ہے لیکن آگاہ ہو کہ اگر تم اور تمام روئے زمین کے لوگ کافر ہو جائیں تو خدا تمہارا محتاج نہیں ہے۔

اے لوگو! جو کچھ کہنا چاہیے تھا میں نے کہہ دیا ہے حالانکہ میں جانتی ہوں کہ تم میری مدد نہیں کرو گے تمہارے منصوبے مجھ سے مخفی نہیں لیکن کیا کروں دل میں ایک درد تھا کہ جس کو میں نے بہت ناراحتی کے باوجود ظاہر کر دیا ہے تاکہ تم پر حجت تمام ہو جائے اب فدک اور خلافت کو خوب مضبوطی سے پکڑے رکھو لیکن تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس میں مشکلات اور دشواریاں موجود ہیں اور اس کا ننگ و عار ہمیشہ کیلئے تمہارے دامن پر باقی رہ جائے گا اللہ تعالیٰ کا خشم اور غضب اس پر زیادہ ہو گا اور اس کی جزا جہنم کی آگ ہو گی اللہ تعالیٰ تمہارے کردار سے آگاہ ہے بہت جلد تم کو اپنے اعمال کے نتائج دیکھ لو گے لوگو! میں تمہارے اس نبی کی بیٹی ہوں کہ جو تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا تھا جو کچھ کر سکتے ہو انجام دو ہم بھی تم سے انتقام لیں گے تم بھی انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں۔

حوالہ جات : ● احتجاج طبرسی طبع نجف ۱۳۸۶ھ جلد ۱ ص ۱۳۱ تا ۱۴۱ ● شرح ابن ابی الحدید جلد ۱۶ ص ۲۱۱ ● کتاب بلاغات النساء ابن طیفور ص ۱۲ ● بحار جلد ۴۳ ● کشف الغمہ جلد ۲ ص ۱۰۶ ●● — ● — ●●

(تجزیہ — سازش)

اپنی بات

محمد رسولؐ پر بہتان لگانے کے بعد فرقہ پرستی کی تحریک پیدا کی گئی ہے یہ فرقہ پرستی اس وقت میں پیدا ہوئی تو طالبان، داعش وغیرہ جیسی تنظیمیں وجود میں آئے اور علماء اہل حق کو قتل کیا گیا پھر کفر پھیلایا اور تکفیر کا بازار گرم ہوا جس کے پیچھے سعودی استعمار نے ہیں جو تکفیر پال رہے ہیں جس کی کتابیں لکھوا رہے ہے استعمار نے عالم اسلام کے قریب تکفیر لانے کا یہ جھوٹا بہتان کھڑا کیا جس کو ترغیب اور دولت میسر ہوتی ہے اگر تحقیق کی جائے تو ان لوگوں کے بارے میں بہت عجیب اور حیرت انگیز انکشافات سامنے آئیں گے کہ یہ لوگ دین اور مذہب کے عاشق و شیدائی ہیں اور ان چیزوں کے قریب رہتے ہیں وہ اس بارے میں تحقیق کر سکتے ہیں اسی طرح کے لوگوں نے تو سب سے پہلے شروع کیا تھا حقائق کو چھپا کر غلط واقعات سامنے لائے اور ائمہ اطہار علیہم السلام کو کس قدر تنگ کیا گیا اور ان کے دشمن تھے اس کے باوجود ان کو اپنی جانیں بچانے کی فکر لاحق تھی اپنی جانوں کو ترجیح دیتے تھے اور ان کے مقابلے میں اپنی جانیں دیتے تھے ہوشیاری اور بیداری کی ضرورت ہے تاکہ اس کے نقصانات اور تکلیف دہ احتمالات اس موضوع کا ادراک کیلئے مفید ہوگا۔

یہ پوسٹ ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کیلئے بھی کافی ہے جو صرف ظلم اور رواج تقلید کا کام سرانجام دینے کیلئے کم پڑھے لکھے اور دین کے لبادے میں تفرقہ اور استعماریوں کی امید بنے ہوئے ہیں اور اندھی تقلید کا سہارا لیتے ہیں صرف عقیدہ رہیں ہے تو بھی جو دشمنی کرتا ہے اور جس کو ان کی سازشوں کا پتہ چلانا ہے جب بھی کوئی بات مذہب کے بارے میں ہو جب بھی مذہبی رہنماؤں، علماء اور مجتہدین کے خلاف کوئی بات ہو تو ہر ایک کو سوچ کر رد عمل دکھانے کی ضرورت ہے تاکہ ہم فرقہ واریت پر مبنی سازش کو روک سکیں ہم مذہب اہل بیتؑ کے ماننے والے ہیں جو عقل اور علم و فکر و دلائل کی تحقیق کرتا ہے یہ بات پوشیدہ نہیں رہنا چاہیے جو دیکھا جا رہا ہے دنیا میں بڑے بڑے لوگوں کی شخصیت کے خلاف باتیں کرتے ہیں اور ان کو غائب کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو بجائے اس کے کہ ہم بھی دشمن کی چال میں پھنس جائیں سوچ سمجھ کر بات نہ کریں جو ضروری ہے۔ ☆☆☆☆☆

تعلیمات اہل بیت علیہم السلام ”کردار شیعہ“

سید غلام حسین نقوی ماخذ تعلیمات باب اسلام تحقیق

ہمارا شیعہ وہ ہے جو نیک کام کا حکم دے اور برے کاموں سے پرہیز کرے اور اللہ کی رحمت کے شوق میں نیک کام سرانجام دے ایسا شخص ہم سے ہے اور ہماری طرف ہے اور ہم جہاں ہوں گے وہ ہمارے ساتھ ہوگا۔

اوصاف شیعہ

اصبغ بن نباتہ راوی ہیں کہ ایک دن حضرت امیرالمومنین علیہ السلام گھر سے باہر تشریف لائے جبکہ ہم ایک جگہ اکٹھے ہو کر بیٹھے تھے۔

آپ نے فرمایا: تم کون ہو اور یہ تمہارا اجتماع کیسا ہے؟

ہم نے کہا: امیرالمومنین! ہم آپ کے شیعوں کی ایک جماعت ہیں۔

آپ نے فرمایا: پھر کیا وجہ ہے کہ تم میں شیعوں کی علامات کیوں دکھائی نہیں دیتیں؟

ہم نے کہا: شیعوں کی علامات کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا: نماز شب کی وجہ سے ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں۔ خوف خدا سے ان کی آنکھیں اشکبار رہتی ہیں۔ روزوں کی وجہ سے ان کے لب خشک ہوتے ہیں اور ان پر عاجزی کرنے والوں کا غبار ہوتا ہے۔

شیعوں کا چال چلن

جابر جعفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مولا! میری جان آپ پر قربان ہو مجھے اپنے شیعوں کے اوصاف بیان فرمائیے؟

امام نے فرمایا: ہمارا شیعہ وہ ہے کہ جس کی صدا اس کے کانوں تک نہ پہنچے اور اس کے بدن کی دشمنی کسی دوسرے تک تجاوز نہ کرے، اپنا بوجھ کسی اور کے کاندھوں پر نہ گزارے، جو لوگ اس سے دور رہیں ان سے محبت کرے اور دین کے علاوہ کسی کے سامنے دست دراز نہ کرے۔ ہمارا شیعہ کتے کی طرح حاجت طلب نہیں کرتا اور کوے کی طرح طمع و لالچ نہیں کرتا۔ ہمارا شیعہ سادہ اور عاجزانہ زندگی بسر کرتا ہے اور صاف ستھری زندگی گزارتا ہے۔ ہمارے شیعہ اپنے اموال سے دوسروں کا حق ادا کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے مواسات کرتے ہیں اور موت کے وقت جزع فزع نہیں کرتے اور ایک دوسرے کی قبروں کی زیارت کرتے ہیں۔

جابر جعفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: میری جان آپ پر قربان ہو، آپ کے شیعوں کو کہاں ڈھونڈیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: زمین کے اطراف و اکناف اور بازاروں کے درمیان جس طرح کہ پروردگار عالم نے اپنی کتاب مجید میں ارشاد فرمایا:

”اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین“ مومنین کے مقابل میں فروتن ہیں اور کافروں کے مقابل میں عزت دار ہیں۔

عبدالرحمن بن کثیر کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا ایک ہمام نامی عبادت گزار ساتھی تھا۔ ایک دن اس نے عرض کیا:

اے امیرالمومنین! میرے لیے متقی و پرہیزگار لوگوں کے اوصاف اس طرح بیان کریں کہ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں؟

علی علیہ السلام نے اس کے جواب میں تامل کیا اور پھر فرمایا:

اے ہمام! تجھ پر افسوس ہے، اللہ سے ڈرو اور نیکوکار بن جا کیونکہ اللہ

لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور نیکوکار ہیں۔

تقویٰ کا دارومدار رونے پر ہی نہیں ہے

علی بن عبدالعزیز راوی ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
علی بن عبدالعزیز! جو لوگ بظاہر روتے ہیں ان کا رونا کہیں تمہیں فریب میں نہ ڈال دے۔ یاد رکھو تقویٰ کی جگہ دل میں ہے۔

اسرارِ آلِ محمد علیہم السلام کے افشا کرنے سے ممانعت

عبداللہ بن سنان راوی ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں تمہیں پروردگار کے تقویٰ کی سفارش کرتا ہوں اور (اسرار آل محمد فاش کر کے) لوگوں کو اپنی گردنوں پر سوار نہ کرو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ لوگوں سے اچھی گفتگو کرو۔
پھر آپ نے فرمایا تم لوگوں کے مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں شرکت اختیار کرو اور ان کے فائدہ اور نقصان کے لیے گواہی دو اور ان کی مساجد میں ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھو اور ان کے حقوق ادا کرو۔
یاد رکھو کسی بھی قوم کیلئے اس سے بڑھ کر اور کیا سخت مصیبت ہو سکتی ہے کہ وہ گمان کریں کہ وہ ایک گروہ کی پیروی کرتے ہیں اور وہ ان کے فرمان کو قبول کرتے ہیں مگر اس کے باوجود اپنے دشمنوں کے امر و نہی کی پیروی نہ کریں اور ان کی رازدارانہ گفتگو دشمنوں کے سامنے نقل کریں۔ پھر ان کے دشمن ان کی باتیں سن کر ہمارے پاس آئیں اور کہیں کہ لوگ اس طرح کی روایات کرتے ہیں اور اس کے جواب میں ہم یہ کہیں کہ ہم ایسی بات کرنے والے سے بیزار ہیں اور وہ ہماری طرف سے بیزاری کے حقدار بن جائیں۔

شیعوں سے امام کی توقعات

عبداللہ بن زیاد راوی ہیں کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام پر سلام کیا اور ان سے عرض کیا: فرزند رسول! ہم مسافر لوگ ہیں اور آپ کے پاس تک کم ہی پہنچ سکتے ہیں لہٰذا آپ ہمیں دین کی ضروری باتوں کی نصیحت کریں۔
آپ نے فرمایا: میں تمہیں پرہیزگاری، تقویٰ، سچائی، ادائیگی امانت، اپنے ہم نشینوں سے حسن سلوک، سلام عام کرنے، ضرورتمندوں کو کھانا کھلانے کی وصیت کرتا ہوں اور میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اپنے مخالفین کی مساجد میں نماز پڑھو اور ان کے بیماروں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں کی مشایعت کرو میرے والد نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ہمارے شیعہ اپنے دور کے بہترین افراد ہوا کرتے تھے اگر کوئی فقیہ ہوتا تھا تو اس کا تعلق ہمارے شیعوں سے ہوتا تھا اور اگر کوئی موذن یا کوئی امام یا کوئی امین ہوتا تھا تو اس سب کا تعلق ہمارے شیعوں سے ہوا کرتا تھا تم بھی ایسے ہی شیعہ بنو اپنے عمل و کردار سے لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرو اور اپنی بدکرداری سے ہمیں قابل نفرت نہ بناؤ۔

اوصافِ شیعہ

حمران بن اعین راوی ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ایک دن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک گروہ نے آ کر دروازے پر دستک دی۔ آپ نے کنیز سے فرمایا کہ باہر جا کر دیکھو کون آیا ہے؟ دستک دینے والوں نے کنیز سے کہا کہ آپ مولا سے عرض کریں کہ دروازے پر آپ کے شیعوں کا گروہ آیا ہے۔ لفظ شیعہ سن کر امام محمد باقر بڑی تیزی سے دروازے پر آئے اور تیزی کی وجہ سے آپ کے گرنے کا بھی خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔
جب آپ نے دروازہ کھول کر انہیں دیکھا تو آپ نے واپس جاتے ہوئے فرمایا:
انہوں نے جھوٹ کہا۔ ان کے چہروں پر شیعہ ہونے کی علامات ہی کہاں ہے؟ آثار عبادت کہاں ہیں؟ سجدوں کی علامات کہاں ہیں؟ ہمارے شیعوں کی تو پہچان عبادت الٰہی اور بالوں کی پراگندگی ہے۔ عبادت کی طویل شبوں کی وجہ سے ان کی ناک زخمی ہوتی ہیں اور عبادت کی کثرت سے ان کی پیشانیوں اور سجدے کے مقامات پر گٹے پڑے ہوئے ہیں۔ روزوں کی وجہ سے ان کے شکم پشت سے لگے ہوئے ہیں اور ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں۔ عبادت کی وجہ سے ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں اور شب بیداری اور روزوں کی وجہ سے ان کے اجسام کمزور ہوتے ہیں۔ جب لوگ خاموش ہوتے ہیں تو وہ تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں اور جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں تو وہ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور جب لوگ خوشیوں میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ غمگین ہوتے ہیں اور دنیا سے بے رغبتی میں مصروف ہوتے ہیں۔ ان کی گفتگو رحمت و شفقت پر مشتمل ہوتی ہے اور وہ حصول جنت میں مشغول رہتے ہیں۔

●●—●—●●

تعلیمات مذہب شیعہ "کام اور فرض کی ادائیگی"

مولانا نیر الحسن عسکری (شعبہ تعلیمات اسلام ٹرسٹ)

کام اور کوشش انسانی زندگی کی بنیاد ہیں۔ کام کے ذریعے انسان روٹی، کپڑا اور مکان مہیا کرتا ہے۔ کام اور محنت کے ذریعے زمین آباد ہوتی ہے اور لوگوں کیلئے آرام و آسائش کے اسباب فراہم ہوتے ہیں۔ یہ ترقی، ٹیکنالوجی اور حیرت انگیز ایجادات انسانی کام اور محنت کا نتیجہ ہیں۔ یہ علم اور محنت ہے کہ جس نے موجودہ تمدن کو وجود بخشا ہے اور انسان کو یہ طاقت عطا کی ہے۔ ہر ملک کی ترقی اور پیشرفت اس ملک کے افراد کی محنت اور کوشش سے وابستہ ہے۔ اگر کسی ملک کے افراد مختلف حیلوں بہانوں سے کام کرنے سے بچیں یا سستی پیدا ہو جائے تو وہ ملک خوشحال نہیں ہو سکتا۔ ایسی قوم پیدا کرنے والی نہیں صرف صرف کرنے والی ہوگی اور دوسری طاقتوں کے ہاتھوں میں چلی جائے گی۔ ہر فرد کی ترقی بھی اس کے علم، کام اور کوشش سے وابستہ ہے۔ دنیا کام اور محنت کا مقام ہے نہ کہ سستی اور کاہلی کا۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے

"وان لیس للانسان الا ماسعی"

"انسان کیلئے کچھ نہیں ہے سوائے اس کی کوشش کا حاصل ہے" (نجم ۳۹)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

"ملعون من القی کلہ علی الناس"

"وہ شخص جو دوسروں پر بوجھ ڈالے رکھے ملعون ہے" (کافی ج ۵ ص ۷۲)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ

"عبادت کے ستر (۷۰) حصے ہیں جن میں سب سے افضل رزق حلال کے حصول کیلئے کوشش ہے" (کافی ج ۵ ص ۷۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

"تم سے دوستوں اور شیعوں کو میرا سلام پہنچانا اور ان سے کہنا تم کوئی کوشش نہ چھوڑنا اور اپنی آخرت کیلئے توشہ تیار کرنا۔ خدا کی قسم میں صرف اس چیز کا تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جس پر خود عمل کرتا ہوں۔ محنت اور کوشش کریں۔ نماز صبح کے بعد طلب کام پر نکل جائیں اور رزق حلال حاصل کریں۔ کام کریں۔ خدا تمہیں رزق دے گا اور تمہاری مدد کرے گا" (کافی ج ۵ ص ۷۸)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں

"جو شخص دنیاوی امور میں سست اور کاہل ہو وہ مجھے برا لگتا ہے۔ جو شخص محنت و مشقت میں سست ہوگا وہ آخرت میں بھی سست ہوگا" (کافی ج ۵ ص ۸۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں "جو شخص اپنے خاندان کی روزی کیلئے زحمت اٹھاتا ہے وہ جہاد کا ثواب لیتا ہے" (کافی ج ۵ ص ۸۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

"کسان انسانوں کیلئے خزانے ہیں۔ وہ اچھا بیج بوتے ہیں اور خدا اس بیج کو اگاتا ہے۔ قیامت میں کسانوں کا بہترین مقام ہے اور انہیں "مبارکین" کے نام سے پکارا جائے گا" (کافی ج ۵ ص ۲۶۱)

ہر انسان دوسروں کی محنت اور کام سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ دوسروں کی محنت اور زحمت کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتا۔ اس لیے اس کی بھی ذمہ داری ہے کہ اپنی طاقت کے مطابق کام اور محنت کرے اور دوسرے انسانوں کو بھی فائدہ پہنچائے۔ جو بہترین اور شریف ترین انسان ہیں جو لوگ خود طاقت رکھتے ہیں لیکن کام نہیں کرتے اور دوسروں کی محنت پر جیتے ہیں وہ معاشرے پر بوجھ اور خدا کی رحمت سے دور ہیں

جن ماں باپ کو اپنی اولاد کی سعادت اور خوشی مطلوب ہے اور جنہیں اپنے بچے کی خوشحالی اور ترقی پسند ہے ان کے لئے ضروری ہے کہ تربیتی پروگرام میں بچوں کو محنت کی عادت بھی سکھائیں۔ اپنے بچوں کی اس طرح سے تربیت کریں کہ وہ بچپن ہی سے کام کرنے کے شوقین اور عادی ہو جائیں تا کہ بڑے ہو کر نہ صرف یہ کہ کام کرنے کو ایک عادت سمجھیں بلکہ اس پر فخر کریں۔

بہت سے ماں باپ زندگی کے اس بنیادی اہم موضوع سے غفلت برتتے ہیں اور اس طرف بالکل توجہ نہیں دیتے یہاں تک کہ ایک مرحلہ ایسا آتا ہے کہ بچوں کے کام خود انجام دیتے ہیں اور انہیں کوئی ذمہ داری نہیں دیتے اور سوچتے ہیں کہ اس طرح سے وہ اپنی اولاد کی خدمت کر رہے ہیں جبکہ یہ خدمت نہیں بلکہ بہت بڑی خیانت ہے۔ بچے بھی سست اور کام سے جی چرانے والے ہو جاتے ہیں کہ کام کرنے میں جلدی نہیں کرنا چاہیے کام کرنا بچے کیلئے دشوار ہے۔ بلکہ وہ تو خود ہی کام کے پیچھے نہیں پڑے گا۔ جبکہ ان کی یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ جو کام بچے کی عمر اور طاقت کے مطابق ہو وہ بچے کی طبیعت کے خلاف نہیں ہے بلکہ اس کی چاہت اور ضرورت کے مطابق ہے۔ اگر انسان کو بچپن ہی سے کام کرنے کی عادت نہ پڑے تو بڑا ہو کر کام کرنے میں دیر بھی لگے گی اور اس کیلئے دشوار بھی ہوگا۔ اگر بچے کی تربیت کی جائے تو کام کرنا بچے کیلئے نہ صرف یہ کہ مشکل نہیں بلکہ لذت بخش بھی ہوگا۔ بعض ماں باپ بھی کہتے ہیں کہ ہمارا حوصلہ کس میں ہے کہ انتظار کرے کہ بچہ اپنا کام خود انجام دے۔ ہم اس کیلئے زیادہ جلدی کام کر کے فارغ ہو سکتے ہیں بلکہ ہم خود کام کرنا بہتر ہے گا۔

ان والدین ماں باپ کو اگر واقعاً اپنی اولاد سے محبت ہو تو ان پر لازم ہے کہ جانیں کہ کل بچے آپ کی اولاد کی تربیت سے بڑی طاقت قرار دی ہوئی ہے اس کے ساتھ کاہل اور بیکار افراد معاشرے میں بے کار بنا کر نہ چھوڑیں۔

قرآن شناس اور سمجھدار ماں باپ بچے کی عمر، جسمانی قوت اور اس کے فہم و شعور کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی کام اس کے ذمے لگاتے ہیں تا کہ اس کام کی انجام دہی میں اس کی مدد کرتے ہیں مثلاً تین سال کے بچے سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپنا کھانا اور پانی خود پئے اور خود کھائے اپنی ہر چیز خود سنبھالے، چیزوں کو اٹھائے۔ جب بچے کچھ بڑے ہو جائیں تو زیادہ سخت کام اس کے ذمے لگائے جا سکتے ہیں مثلاً اپنا بستر خود بچھائے، خود ہی کپڑوں کو رکھے، گھر کی تمام چیزوں کو ترتیب دے، کھانا پکائے، دستر خوان لگائے اور اٹھائے، برتن دھوئے، گھروں میں جھاڑو دے۔ مختلف اوقات میں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی حفاظت کرے، باغیچے میں پودوں اور درختوں کو پانی دے، پالتو جانوروں کو پانی اور کھانا دے، روٹی، سبزی، دودھ، دہی، برف، صابن وغیرہ خریدے، گلی کوچہ کا ماحول صاف کرے اور چھوٹے بھی کے یہ کام بچے آرام سے انجام بھی دے سکتے ہیں اور انہیں اپنے ذمہ بھی لے سکتے ہیں۔

جب بچے کچھ اور بڑے ہو جائیں تو کچھ مشکل تر کام ان کے ذمے لگائے جا سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ماں باپ کیلئے چند باتیں ضروری ہیں:

● بچے کی عمر اور جسمانی قوت کو مدنظر رکھتے ہوئے جب بھی وہ دیکھیں کہ بچہ کسی کام کی استعداد رکھتا ہے تو وہ کام اس کے ذمے لگا دیں بالخصوص جب بچہ خود کوئی کام کرنے کی خواہش کرے۔ اس طور پر وہ کام خود بچے کی ذات سے مربوط ہو تا کہ وہ بچپن ہی سے کام کرنے کا عادی ہو جائے اور سست اور آرام طلب فرد نہ بن جائے۔

● بچے کی قوت اور حوصلے کو پیش نظر رکھا جانا چاہیے اور مشکل اور زیادہ سخت کام اس کے ذمے نہ لگایا جائے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ یہ کرنے سے اس کام سے عاجز ہو جائے اور اس طرح کام سے جی چرانے لگے۔ اگر کام تھکا دینے والا ہو تو ممکن ہے بچہ سرکشی کا مظاہرہ کرے۔

● کوشش کریں کہ کام بچے کے سپرد کرتے وقت مفاہمت و تفہیم سے کام لیں۔ اسے بتائیں کہ گھر کے کام خود بخود انجام نہیں پاتے۔ باپ محنت و مشقت کر کے گھر کا خرچ چلاتا ہے۔ ماں بھی گھر کے کام انجام دیتی ہے، تم بھی اسی خاندان کے ایک فرد ہو۔ گھر کے کام چلانے کیلئے مدد کرو اور اپنی طاقت کے مطابق ان کاموں میں شرکت کرو۔ ایسے موقع پر تلخ الفاظ اور منفی لہجے سے پرہیز کرنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ضد اور نافرمانی کا عادی ہو جائے۔

● اگر ممکن ہو تو کسی ذمہ داری کو قبول کرنے کیلئے حق انتخاب بچے کو دیں مثلاً آپ کہہ سکتے ہیں کہ آؤ تو پانی لاؤ یا پھر برتن دھو لیا کرو یا کمرہ صاف کر لے۔

● کام کی حدود اور مقدار بچوں پر بالکل واضح کر دیں تا کہ وہ اپنی ذمہ داری کو

سکھیں اور ان میں شک و شبہ نہ پڑیں۔

● جن بچوں میں صلاحیت ہو ان کیلئے مستقل کام معین کر دیں۔ اس طرح سے کہ وہ محسوس کریں اور ان میں احساس ذمہ داری پیدا ہو مثلاً کسی ایک بچے سے آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے دستر خوان پر ہمیشہ نمک ہونا چاہیے۔ اور شہزادیا تیرے ذمہ ہے صرف سالن اور تھوڑی چٹنی رکھنا، تیرے ذمہ ہے ہمیشہ توجہ رکھنا کہ کبھی صرف سالن اور تھوڑی چٹنی سے خالی نہ ہو۔

● کوشش کریں کہ جتنی استعداد بچے کی ہو تو ایسا کام کریں جو اس کی طبیعت اور پسند کے مطابق ہو تا کہ وہ اپنا کام خوشی خوشی انجام دے۔ البتہ بعض استثنائی مواقع پر اسے طبیعت کے خلاف کام بھی کرنا چاہیے اور چاہیے کہ وہ یہ کام بھی ناک چڑھائے بغیر انجام دے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں "گھر میں سے کام کرنے والوں کیلئے ایک کام معین کرو اور ہر کسی کی ذمہ داری ہے کہ جس طرح وہ جب وہ اپنی ذمہ داری سمجھیں گے تو پھر ایک دوسرے کے کہ یہ کام کسی دوسرے کا ہے" (غرر الحکم ص ۳۳۳)

● اگر آپ کے گھر میں متعدد بچے ہوں تو تقسیم کار میں عدالت کو ملحوظ خاطر رکھیں تا کہ لڑائی جھگڑا نہ ہو اور وہ خوشی خوشی اپنا کام انجام دیں۔

● بچوں کو کام کرنے پر مائل کرنے کیلئے ماں باپ کے ساتھ مل جل کر کام کر سکتے ہیں کیونکہ بچوں کی یہ بات عادت ہی ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ مل کر کام کریں۔

اگر ماں باپ کے درمیان گھر کا کام چلانے میں ہم آہنگی اور تعاون ہو تو وہ بھی اولاد کیلئے بہترین نمونہ اور اس طرح سے وہ بچوں میں ذمہ داری قبول کرنے کا شوق پیدا کر سکتے ہیں۔

● جب بچے بڑے ہو جائیں اور معقول ایسا کام کر سکیں جو مادی اعتبار سے مفید ہو تو بچوں کے فارغ اوقات میں ان کیلئے کوئی کام اور مشغلہ کوئی پیداواری کام ان کیلئے مہیا کریں اور اس کی انجام دہی میں ان کی تشویق کریں۔ اس طرح سے انہیں کام کرنے کی عادت بھی پڑے گی اور گھر کے اخراجات میں مدد دے سکیں گے اور ان کے ساتھ ساتھ وقت کی قدر و قیمت بھی کر سکیں گے انہیں سکھایا کریں کہ کام کرنے میں کوئی عار نہیں بلکہ یہ باعث فخر و شرف ہے البتہ ان پر زیادہ بوجھ بھی نہ ڈالیں تا کہ انہیں تفریح اور کھیل کا بھی موقع دیں یہ درست نہیں کہ ماں باپ کہیں ہم مالی اعتبار سے خوشحال ہیں اور اپنے بچوں سے کام لینے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اس صورت میں تو وہ سست اور کاہل اور مفت خورے بن جائیں گے۔

آخر میں ہم ایک بار پھر یاد دلاتے ہیں کہ کام کرنے کے شوق اور محبت کی بنیاد بچپن میں ہی ڈالی جانی چاہیے تا کہ یہ بات بچے کی طبیعت میں رچ بس جائے اور وہ اس کا عادی ہو جائے ورنہ بعد میں یہ کام دشوار ہو جائے گا لہٰذا تمام ماں باپ کو چاہیے کہ اس اہم فریضے سے غفلت نہ کریں۔ ●●—●—●●

(تعارف — قاضی نوراللہ شوستری)

شہید ثالث کی علمی اور روحانی طاقت

قتل شہید ثالث کیوں؟ عظیم کے بعد جہانگیر کے دربار کے علماء نے مسلسل اس کی انتہائی کوشش کی کہ قاضی نوراللہ شیعہ ہیں اور اپنے مذہب کے مطابق فتوے اور فیصلے دیتے ہیں۔ جہانگیر نے جواب دیا کہ اب تک یہ بات قاضی نوراللہ شوستری کا کوئی اقرار نہیں دے سکی کیونکہ شروع میں ان سے معاہدہ ہوا تھا شہید ثالث کیوں ... سے یہ شرط کی گئی تھی کہ اپنے اجتہاد کے مطابق وہ فتوے دیں گے جو چار فقہوں میں سے کسی ایک کے مطابق ہو گا اس لئے یہ الزام ان پر عائد نہیں ہوتا کہ انہوں نے فتووں اور فیصلوں میں شیعہ مذہب کی پیروی کی (تاریخ احمدی ... نوری)

مذہب جعفریہ کی ترویج و تبلیغ کے سلسلے میں شہید علیہ الرحمہ کو وہ مقام حاصل ہے کہ جو بہت کم علماء کو حاصل ہے۔ ان دو زمانوں میں شیعیت کے خلاف عناد اور جو کا زمانہ ہے اگر آپ مذہب حق کے لیے یہ جدوجہد نہ کرتے تو مذہب دب جاتا۔ اس حیثیت سے شہید علیہ الرحمہ مذہب کی تبلیغ کرنے والے ہیں کہ جو اس وقت ان کا صرف جانا ہی ہے بے شک ہندوستان میں شیعیت کی تبلیغ و نشر و اشاعت کے لئے مختلف زمانوں میں مختلف علماء عامل تاریخ کا مقام رہا ہے کہ تاریخ بتاتی ہے حکومتوں کی سرپرستی حاصل رہی لیکن شہید علیہ الرحمہ کو سرپرستی کے لئے کوئی دنیاوی حکومت نہ تھی بلکہ حکومت بھی اس سلسلے میں ان کی علمی اور روحانی طاقت نے یہ کرامت دکھائی۔

☆☆☆☆☆

سازشی منصوبہ

تقسیم کرو اور مذہب (شیعہ) کو نابود کرو

مولانا عارف حسین واحدی (مدیر پاسبان اسلام تحقیق)

امریکا میں ایک کتاب "A plan to divide and destroy(Shia) Theology" کے عنوان سے شائع ہوئی جس میں C.I.A کے سابق نائب سربراہ "ڈاکٹر مائیکل براڈنٹ" کا مفصل انٹرویو شائع ہوا ہے۔ مائیکل براڈنٹ کو مالی اور انتظامی بے قاعدگی کی بنا پر برطرف کیا گیا تھا اور کہا جاتا ہے کہ اس نے انتقامی کارروائی کے طور پر یہ اہم راز فاش کرتے ہوئے انٹرویو میں گفتگو دیتے ہوئے بہت سے رازوں سے پردہ اٹھایا۔ اس طویل انٹرویو کے چیدہ نکات پیش خدمت ہیں۔

ایران کے اسلامی انقلاب نے ۱۹۷۹ء میں ہماری پالیسیوں کو نقصان پہنچایا۔ اسلامی بیداری کی نشوونما کا عمل انتہائی سرعت کے ساتھ جاری ہوا اور پاکستان میں بھی ہوا تو C.I.A کے عہدیداروں کا ایک اجلاس ہوا جس میں برطانوی خفیہ ایجنسی MI-6 کا مندوب بھی شریک تھا۔ اس اجلاس میں معلوم ہوا کہ انقلاب کے اہم ترین اسباب شیعہ مرجع کی قیادت اور ۱۴۰۰ سال قبل امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی یاد میں شیعوں کی عزاداری ہے۔ جس کی بنا پر شیعہ دوسرے مسلمانوں سے زیادہ متحرک اور فعال ہیں۔ ابتدائی تحقیقات اور منصوبہ سازی کیلئے چار ملین ڈالر کا بجٹ منظور ہوا۔

مرحلہ اول: اطلاعات اور اعداد و شمار فراہم کرنا

قلیل المدت ہدف یا "Short Term Target" کے طور پر شیعوں کے خلاف پروپیگنڈا کرنا، شیعہ سنی اختلافات کو ہوا دے کر فسادات کرانا، شیعوں کو سنی اکثریت کے ساتھ ٹکرانا اور ان کو بالآخر امریکی پالیسیوں سے ملانا۔

طویل المدت ہدف "Long Term Target" کے طور پر تشیع کا خاتمہ کرنا۔ پہلے مرحلے میں کچھ افراد پاکستان بھیج دیے گئے جنہوں نے اسی مضمون میں ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کیں اور کراچی کے ایک شیعہ نشین علاقے میں واقع سوسائٹی میں بعنوان (Paying Guests) مقیم رہے اور اسی طرح "کومر" نامی ایک جاپانی عورت نے ایک عرصہ تک شیعوں کے درمیان رہ کر شیعہ شناسی کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کا رسالہ مکمل کیا۔

ابتدائی جائزہ

- مراجع تقلید شیعہ مذہب کی طاقت کا حقیقی سرچشمہ ہیں جو ہر زمانے میں دین کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے اصول پر انتہائی ثابت قدمی کے ساتھ قائم رہتے ہیں انہوں نے تشیع کی پوری تاریخ میں کبھی بھی غیر اسلامی حاکم کے ساتھ بیعت نہیں کی گذشتہ صدی کے ایک مرجع (آیت اللہ شیرازی) کے فتوے کے سبب انگریز ایران میں قدم نہ جما سکے۔
- شیعوں کا مستحکم ترین علمی مرکز عراق میں تھا جسے صدام جیسی تمام کوششوں کے باوجود ختم نہ کیا جا سکا، اس سے صرف نظر کرنے پر مجبور ہوا، ایران کا شہر قم جس کے تحت شیعیت کو اس طرح دنیا کی ایک بڑی طاقت "امریکا" کے مقابل کھڑا کر دیا۔
- امام موسیٰ صدر کی تحریک نے برطانیہ، فرانس، امریکہ اور اسرائیل کی افواج کو لبنان سے مار بھگایا اور اسرائیل کو پہلی مرتبہ عرب علاقوں میں بہت بڑی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔
- سب سے زیادہ اہم نتیجہ اور فیصلہ شیعوں کو براہ راست نقصان پہنچانا اور ان سے براہ راست لڑنا مشکل ہے چنانچہ طے پایا کہ ان پر مسلسل کام کیا جائے تاکہ اہم

نے برطانیہ کے پرانے فارمولے (تقسیم کرو اور حکومت کرو) کو ایک دوسرے فارمولے (تقسیم کرو اور ختم کرو) میں تبدیل کر کے اس پر عمل درآمد شروع کیا۔

ٹارگٹ کلنگ کے مقاصد

شیعہ قاتلین کو شیعوں کے خلاف ظلم اور تشدد پر اکسانے، شیعوں کے کافر ہونے کا تصور پھیلانا، جس پر پروپیگنڈوں کے ذریعے انہیں عام مسلمانوں سے الگ تھلگ کیا جا سکے اور پڑھے لکھے طبقے تک سے پہنچا کر ان کی تعداد کم کی جائے تو انہیں شیعوں کے خلاف تکفیری جہاد شروع کرنے کی ترغیب دینا۔ شیعہ رواج کے خلاف ہوشیاری کے ساتھ ... شیعوں کے درمیان مذہبی اختلاف پیدا کرنے والے بیرون پرست اور شہرت طلب ... [illegible] ... علاوہ ازیں طرح شیعہ ... [illegible] ... تاکہ نوبت یہاں تک پہنچے کہ تشیع ... عوام میں غیر مقبول ہو کر رہ جائے اور لوگ خود شیعہ کا تاثر کر دیں (دیکھیں مرجعیت کے دشمنوں کی کارروائیاں)

● ڈاکٹر راغب ... کہتا ہے کہ شیعہ واقعہ کربلا کی یاد میں مجالس برپا کرتے ہیں، ایک اچھی تحریک ہے اور ... [illegible] ... ہیں یہ تحریک اور ... ہمارے لئے بہت اہم ہیں کیونکہ ان ہی مجالس کی بدولت شیعوں میں جوش و خروش پیدا ہوتا ہے اور باطل کے خلاف جنگ کا جذبہ پیدا ہوتا ہے لہٰذا ہم نے ... [illegible] ... اور تحریک کو ختم کرنے کیلئے ... [illegible] ... سے کام لے رہے ہیں۔

● پہلے مرحلے میں اپنے افراد ... [illegible] ... پرست اور شہرت پرست علماء ... [illegible] ... کے ذریعے ... [illegible] ... پیدا کریں گے ... [illegible] ... کریں گے۔

۱۔ اپنے ... [illegible] ... پیدا کریں جو شیعہ ... [illegible] ... کی مرتکب کریں۔

۲۔ اپنے افراد کو سامنے لائیں جو قلم کے ذریعے شیعوں کے ... [illegible] ... اور تشیع کی بنیادوں پر حملہ کر کے ... [illegible] ... شیعہ ... کو مجروح کرنے کی کوشش کریں گے۔

۳۔ عزاداری میں ... [illegible] ... کا اضافہ کیا جائے ... [illegible] ... شیعہ ... کے مطابق ہوں۔

۴۔ تجربہ ... [illegible] ... کا اضافہ ہوتا کہ ظاہر ہو جائے کہ تشیع ایک جاہل اور توہم پرست گروہ ہے، یہ لوگ محرم میں عام انسانوں کیلئے بہت ساری مشکلات کھڑی کر دیتے ہیں۔ ہمیں ان پروگراموں کی تشہیر کیلئے بہت بڑی رقم خرچ کرنی ہو گی اور ... [illegible] ... کی بھی مالی سرپرستی کرنی ہو گی اور یوں تشیع جو حقیقی تشیع کی حقیقت اور ... [illegible] ... ایک ... [illegible] ... مذہب میں تبدیل ہو کر رہ جائے گا، عام لوگوں کے درمیان نفرت اور خود شیعوں میں فرقہ بندی پھیلے گی اور بالآخر ... [illegible] ... کے ہاتھوں انہیں شکست سے دوچار کیا جائے گا اور وہ شکست سے دوچار ہو جائیں گے۔

۵۔ مرجعیت کے خلاف ... [illegible] ... کے ... [illegible] ... کیا جائے گا اور ان کی ... [illegible] ... کیلئے بھی مالی رقم خرچ کی جائے گی، یہ ... [illegible] ... کے ہاتھوں شیعہ عوام میں پھیلایا جائے گا۔ آخری مرحلے میں شیعہ خود شیعوں کے خلاف آواز اٹھائیں گے اور مرجعیت ... [illegible] ... میں تشیع کی ... [illegible] ... ختم ہو جائے گی اور باقی ماندہ شیعہ منتشر ہو جائیں گے اور مرجعیت ... [illegible] ... کے سامنے تشیع ... [illegible] ... ایک ... [illegible] ... خود شیعوں کے ہاتھوں ... [illegible] ... جائے گی۔ ڈاکٹر راغب ... کہتا ہے ... پروگراموں پر عمل ہو رہا ہے اور ... [illegible] ... میں ... [illegible] ... جائے گا۔

● محرم کے ایام میں ... [illegible] ... کے نام پر شیعوں اور غیر شیعہ عوام کے درمیان ... [illegible] ... کھڑی کر دیتے ہیں، لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ... [illegible] ... عزاداری کا اصل مقصد ... [illegible] ... کا پیغام ... [illegible] ... ہو کر رہ جاتا ہے کیونکہ ... [illegible] ... کے علاوہ کوئی بھی نہیں ... [illegible] ... پیغام سے ... [illegible] ... مقصد لوگوں کو ایک ... [illegible] ... پیغام پہنچانا ہے ... [illegible] ... اس طرح دوسرے لوگوں کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور ہمارے اور غیر شیعہ عوام کے درمیان فاصلوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور دشمن کے ... [illegible] ... حاصل ہو جاتے ہیں جبکہ ... [illegible] ... اگر کوئی مقصد ہے بھی تو پورا نہیں ہوتا۔ سوچنے کی بات ہے ... [illegible] ... اور دیکھیں کیا یہ اقدامات بھی اسی منصوبے کا حصہ ہیں؟ (باقی صفحہ نمبر 18 کالم نمبر 2 پر)

(باقی صفحہ نمبر 18 کالم نمبر 2 پر)

مسائل کا روحانی و نورانی حل

حسن مراد زادہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام چند خاص اعمال بیان فرماتے ہیں

● اصول کافی ج ۲ ص ۶۲۴ پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو انسان بھی قرآن مجید کی ایک آیت بھی صحیح اور سچی نیت کے ساتھ پڑھتا ہے شرق سے غرب تک کے دشمنوں سے محفوظ رہتا ہے۔

● حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو (۷۰) بار "ما شاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کہے اس سے خداوند عزوجل ستر (۷۰) قسم کی بلاؤں کو دور کرتا ہے جس میں سب سے چھوٹی بلا [illegible] ہے (اصول کافی ج ۲ ص ۵۲۰)

● حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ "مجھے اس پر تعجب ہے کہ جو کسی چیز سے خوف میں رہتا ہے وہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ کیوں نہیں پڑھتا کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں کیوں نہیں چلا جاتا؟"

حضرت امام علی ابن الحسین فرماتے ہیں

● حضرت امام علی ابن الحسین ارشاد فرماتے ہیں کہ "جو شخص نماز صبح کے بعد اس دعا کو پڑھ کر اپنے تمام امور اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے وہ صحیح رہے گا اور ہر روز پڑھنے کیلئے ایک وقت مقرر کر لے کہ سو مرتبہ یا ستر مرتبہ پڑھا جائے۔ اگر ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھتا ہے تو بھی کافی ہے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا ارشاد

مرحوم علامہ مجلسی بحار الانوار ج ۹۱ ص ۱۲۸ میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام جو کوئی بھی دشمن یا آفت یا مصیبت سے خوف زدہ ہو (۷۰) مرتبہ "حسبی اللہ" پڑھے [illegible] اس کو خدا سے [illegible] ہے اور اس کی مشکل حل ہو [illegible] یہ امام علی رضا کی تاکید ہے۔

سورہ توحید سے اپنی حفاظت کرو

اصول کافی ج ۲ ص ۶۲۲ پر یہ حدیث مبارک نقل ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو انسان سورہ قل ہو اللہ احد گیارہ مرتبہ پڑھے تو اس کے ساتھ بہشت کے دروازے کھل جائیں گے اور جو اس کو ہر روز پڑھے [illegible] تو وہ جنت میں جائے گا۔

سورہ توحید ایک سانس میں نہ پڑھو

شیخ صدوق علیہ الرحمہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

"سورہ قل ہو اللہ" کو ایک ہی سانس میں جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے"

امام زین العابدین علیہ السلام آیات کی تلاوت کی تاکید فرماتے ہیں

شیخ صدوق ثواب الاعمال میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام علی ابن الحسین فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو سورہ بقرہ کی پہلی چار آیات اور آیۃ الکرسی اور اس کے بعد والی دو آیات (خالدون تک) اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیات کی تلاوت کرے گا تو ان آیات کو پڑھنے والا خود

اس عمل کا ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہتا ہے۔

ناگہانی موت و حادثات سے تحفظ کے لئے

ثواب الاعمال میں شیخ صدوق علیہ الرحمہ حرز جامع کراچی کے ... لکھتے ہیں:
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص "لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" پڑھے خداوند تعالیٰ اسے ستر (۷۰) قسم کی بلاؤں کو دور کرتا ہے جس میں کمتر بلا ناگہانی موت ہے جو اس سے محفوظ رکھتا ہے۔

"التمیمت"

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو انسان چاہے کہ کسی سے بھی ... ہے اور ہر وقت وہ ... میں مبتلا رہتا ہے تو اسے چاہیے کہ کسی بھی نماز کے بعد دس تا ایک مرتبہ "تمیمت" یا "التمیمت" پڑھے خداوند عالم خود اس سے اپنی پناہ میں لے ... کا ... کرتا ہے۔ (حوالہ وظائف آیت اللہ سید محمد تقی مدرس ص ۱۰۰)

ہر مشکل حاجت کے لئے ایک نادر عمل

یہ بات مشاہدے میں آئی کہ بعض حالات اس نہج تک پہنچ جاتے ہیں کہ انسان کو کوئی سے کوئی بھی حل نظر نہیں آتا اور اپنی مصیبتوں کی گتھی میں الجھ کے رہ جاتا ہے اور حق رزق میں اس حد تک مبتلا ہو جاتا ہے کہ تنہا ہو کر ... وقت گزرنا ... سے ہو جاتا ہے ایک مرتبہ دعا کو اجمالی طور پر ... دوست نے ایک ... یہ مسئلہ ذکر کیا کہ اسے پیامِ زینب میں شائع کر دیں تا کہ سب ... حاصل کر سکیں تو اس کے لئے یہ عمل کریں آپ کی دعا قبول ہوگی۔

آیت اللہ سید محمد تقی مدرس (شہید مقدس) سے میں نے ان کے مجرب اعمال کی کتاب حاصل کی تو ... ۱۹۹۱ میں یہ عمل تحریر کیا۔

جمعہ کے دن غسل کر کے نماز جمعہ سے قبل دو رکعت نماز حاجت پڑھ کر ایک ہزار ستائیس (۱۰۲۷) مرتبہ یہ دعا پڑھے:

"ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم"

اور اس عمل کو حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی بارگاہ میں ہدیہ کرے ... حاجت کو ... میں ... کی دعا کی قبولیت کا ذریعہ قرار پائیں گے۔ چونکہ حضرت ... کے ... عمل ... معصوم نے ہی حکم دے رکھا ہے۔

دوسرا قرآنی عمل

ایک دوسرے مراجع عظام نے اجمالی طور پر عمل لکھ دیا ہے کہ جس میں کسی بھی نماز کا اول وقت مقرر کر کے چودہ مرتبہ سورہ ... پڑھیں اور ... وقت آنے کے پیچھے ... یہ فقط ... سورہ ... کتاب ... امام حسن علیہ السلام کی نذر کریں۔ آپ کی دعا ... پوری ہوگی ... اس عمل کو ... کرتے رہیں۔
یہ عمل ... بیماریوں میں ... مریضوں کے لئے بھی مجرب ... ہے۔

گھریلو معاملات کے بگڑنے اور باہمی نااتفاقی کا حل

معصومین علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں درج ذیل اعمال ہمارے مراجع عظام علماء کرام کے کئے ہوئے اجمالی تجربات میں سے ہیں۔

● ہر نماز کے بعد ایک سو چودہ (۱۱۴) مرتبہ "یا باسط" کے اسم الٰہی کی تلاوت کریں آپ اس اسم مبارک کی برکت سے عمل کا فائدہ محسوس کریں گے۔

● اللہ تعالیٰ کا ایک اسم مبارک "یا جامع المتفرقین" ہے جسے چوبیس گھنٹوں کے ساتھ روزانہ ایک تسبیح ہر نماز کے بعد مسلسل پڑھیں آپ اس کے اثرات کا حل یا ان سے کچھ روز میں محسوس کرنے لگیں گے۔

درج ذیل دعاؤں کو بیچ انگوٹھوں کے ساتھ کرب و اضطراب میں پڑھیں تو آپ ہر روز ایک تبدیلی محسوس کریں گے کہ اللہ بیچ انگوٹھوں کا بیچ جوڑوں ... کے ساتھ اگر کوئی بھی دعا قبول ہیں گھریلو باہمی نااتفاقی دور کرنے کیلئے درج ذیل اعمال بجا لائے جائیں تو بہتر نتائج آئیں گے۔

● سورہ آل عمران کی آیات نمبر ۲۶ اور ۲۷ "قل اللھم" سے لے کر "بغیر حساب" تک روزانہ ہر نماز کے بعد اول و آخر درود شریف کے ساتھ پانچ پانچ مرتبہ تلاوت کیا جائے اللہ تعالیٰ ہر مشکل اور مشکلات کو دور فرما دے گا یہ تجربات میں اکسیر اعظم ہے۔

● سورہ حشر کی آخری چار آیات اول و آخر درود کے ساتھ نو مرتبہ روزانہ ایک وقت مقرر کر کے پڑھا جائے نماز فجر یا نماز مغرب ... وقت ہے اللہ تعالیٰ ان آیات کی برکت سے تمام گھریلو معاملات درست فرما دے گا (انشاء اللہ)

(باقی اگلی نمبر 31 کالم نمبر 2 پر) ☆

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی حیات اطہر پر ایک نظر

تحقیق و ترتیب ـــ فرزند سلطان حیدر دہلی

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا عہد

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنی زندگی کے (۳۸) سال اپنے والد گرامی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے ساتھ رہے۔ ۹۵ ہجری میں حضرت امام سید الساجدین کی شہادت کے بعد عہدہ امامت پر فائز ہوئے۔ آپ کی امامت اور ولادت ہونے پر حضرت رسول خدا کی خوشخبری معروف حدیث جناب جابر کی زبانی تمام مورخین نے نقل کی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ہر دل عزیزی

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی حضرت رسول کریمؐ سے روحانی و جسمانی مشابہت نے مدینہ اسلامی سے لوگوں کی بہت بڑی تعداد کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ آپ نے اصحاب کا ایک گروہ تیار کیا جو آپ کی ہدایات لوگوں میں نقل کرتا تھا اور آپ ہی کے علمی انقلابات نے بنی امیہ کی حکومت کی بنیادیں کھوکھلی کر دیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے عہد پر آیت اللہ خامنہ ای کا تجزیہ

ہمارے عظیم رہبر سیاسی جو عہد کے ۱۲۴ پر آیت اللہ خامنہ ای حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے عہد کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی زندگی میں ہم اس طرح کا مشاہدہ کرتے ہیں اب حالات پہلے کی نسبت بہتر ہو چکے ہیں چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام علمی معارف اسلامی اور تعلیمات دینی پر زیادہ زور دیتے ہیں اور لوگ خاندان رسول کی طرف پلٹ رہے ہیں۔ بالخصوص عراق اور حجاز میں، جب آپ مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے ہیں اور مدینہ کے لوگ آپ کے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھ جاتے ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ خراسان کے علاوہ اطراف اور دوسرے مقامات سے تعلق رکھنے والے افراد آپ کے چاروں طرف جمع تھے اور مدینہ کے لوگ اہل بیت کے نزدیک ہو رہے تھے ایک روایت میں ہے کہ اہل خراسان آپ کو گھیرے میں لئے بیٹھے تھے اور آپ ان لوگوں سے حلال و حرام کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔

مصافحہ کرنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں

اخلاق جا ۲۶۳ میں علامہ مجلسی سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ اکثر رہا۔ آپ سفر میں ہر وقت موجود لوگوں کو بھی سلام کرتے، خوش خلقی کرتے اور مصافحہ کرتے اور مصافحہ کیلئے دست مبارک بڑھا دیتے جب میں نے دیکھا اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تعجب ہے کہ جب دو مومن ملیں اور ایک ساتھی دوسرے سے مصافحہ کرے تو ان دونوں کے سارے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے گرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کی نظر فرماتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے مشہور اصحاب

طبقات ابن سعد ج ۸ کے حوالے سے علامہ ج ۷ ص ۱۱۲ پر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے اصحاب کے اسمائے گرامی درج ہیں

جناب ابو بصیر لیث، جناب جابر بن یزید جعفی، جناب حمران بن اعین، جناب

زرارہ بن اعین، جناب جابر بن عبداللہ، جناب عبداللہ بن شریک عامری، جناب فضیل بن یسار بصری، جناب سلام بن مستنیر، جناب برید عجلی، جناب حکم بن ابی نعیم۔

شہید ثالث کے ذکر کردہ اصحاب

شہید ثالث علامہ قاضی نوراللہ شوستری نے مندرجہ بالا اصحاب کے علاوہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ان اصحاب کا بھی ذکر مجالس المومنین میں کیا ہے۔

جناب ابان بن تغلب، جناب ابو حمزہ ثمالی، جناب سدیر صیرفی، جناب سالم مکی، جناب عبداللہ بن ابی یعفور، جناب محمد بن مسلم ثقفی کوفی، جناب بکیر بن اعین شیبانی، جناب [illegible]، جناب محمد بن حسن، جناب [illegible]، جناب سلیمان بن خالد۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ہاں عزاداری

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ہاں مجالس حضرت امام حسین علیہ السلام منعقد ہوا کرتی تھیں۔ جن میں شعراء حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب بیان کرتے کمیت اسدی آپ ہی کے عہد کا مشہور شاعر ہے جس کا قصیدہ "ہاشمیہ" مومنین نے نقل کیا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ـــ [illegible] کے ساتھ [illegible] اصحاب کے بارے میں فرماتے [illegible] ہے کہ آپ نے فرمایا "ہمارے شیعوں [illegible] کی وجہ سے [illegible] کی بنا پر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے۔ جس شخص کے بارے میں خبر ملتی کہ وہ ہم اہل بیت سے محبت رکھتا ہے تو اس کو زندان میں بھیج دیا جاتا اس کا مال لوٹ لیتے اور اس کے گھر کو برباد کر دیتے"۔

مجالس حضرت امام حسین علیہ السلام میں آپ شعراء کے مرثیے پر بلند آواز سے گریہ فرماتے اور شرکاء کو بھی فرماتے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر بلند آواز سے گریہ کیا کرو۔

اپنی عزاداری کی وصیت

الحاق ج ۲ ص [illegible] کے حوالے سے علامہ [illegible] رقم کرتے ہیں کہ حضرت امام

جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مجھ سے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ اے جعفر! تم میرے لئے میرے مال میں سے اتنی رقم وقف کر دو کہ دس سال تک منیٰ میں حج کے دنوں میں (ایام حج) مجلس عزا برپا کریں۔

تاریخ و سن شہادت

مصباح الکفعمی میں ۱۱۴ھ کے حوالے سے علامہ [illegible] رقم کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ۷ ماہ ذی الحجہ کو ہشام بن عبدالملک کے زہر دلانے سے شہادت پائی۔ الحاق [illegible] اصول کافی ج ۲ ص ۱۹۳ پر محمد بن یعقوب کلینی لکھتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۱۴ھ میں شہید ہوئے اور مدینہ میں جنت البقیع کے اندر اس جگہ جہاں آپ کے والد گرامی حضرت علی ابن الحسین زین العابدین کو دفن کیا گیا۔ آپ کی والدہ ام عبداللہ بنت حضرت امام حسن تھیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی شہادت

عبدالملک کی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دشمنی کا ذکر علامہ [illegible] نے نقل کیا ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے گھوڑے کی زین میں عبدالملک کی سازش سے زہر لگا دیا گیا چنانچہ جب آپ گھوڑے پر سوار ہوئے تو زین میں لگا ہوا زہر آپ کے جسم اطہر میں سرایت کر گیا اور جسم مبارک پر ورم آ گئے آپ اسی زہر کی وجہ سے شہید ہو گئے۔

قاتلوں کا انجام

جس شخص نے زین میں زہر لگایا تھا وہ بیماری سے دوچار ہوا [illegible] کی کیفیت ہی میں واصل جہنم ہوا۔

عبدالملک کی موت کا جب وقت قریب آیا تو اس [illegible] کی [illegible] ہو گئی اور [illegible] کے عذاب میں [illegible] ہوا (الحاق ج ۲ ص ۳۳۲)

●●—●—●●

خوشخبری

قارئین پیام زینب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کی سہولت کیلئے پیام زینب کی [illegible] کر دی گئی ہے۔ (ادارہ)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی احادیث کے امین حضرت جابر جعفی الکوفی

تحریر۔۔۔ رباب [illegible]

مجالس المومنین میں شیخ مفید کی الاختصاص کتاب کے حوالے سے مرقوم ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جابر جعفی کے لیے دعائے رحمت فرمایا کرتے اور فرماتے تھے۔۔۔ وہ ہم سے روایات کرنے میں سچے تھے۔

جابر جعفی خود کہتے ہیں کہ میں ابھی جوان تھا کہ کوفہ میں علم حاصل کرنے کی غرض سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا تو کون ہے؟ میں نے عرض کی میں اہل کوفہ سے جابر ابن یزید جعفی ہوں۔۔۔ قبیلہ جعفی سے ہوں میں آپ سے علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر تو مجھ سے علم حاصل کرنے آیا ہے تو پہلی بات یہ ہے کہ تجھ سے یہاں کوئی بھی تیرے وطن کے متعلق سوال کرے تو اس سے کہنا کہ میں مدنی ہوں۔ میں نے عرض کیا مولا! کیا یہ بات جھوٹ نہیں ہوگی تو امام نے فرمایا انسان جس شہر میں رہے وہ اسی شہر کا اہل ہی ہوتا ہے اور جب اس شہر کو چھوڑ دے تو پھر اسی کا اہل نہیں رہتا تو اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔

● جابر جعفی کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھے ایک کتاب عطا فرمائی اور ساتھ فرمایا اس کتاب کو پڑھو جب تک بنی امیہ کی حکومت قائم ہے اس میں سے کوئی حدیث بیان نہ کرنا اگر ایسا کیا تو تجھ پر میری اور میرے آباء کی لعنت ہوگی۔

جب میں نے یہ کتاب اچھی طرح پڑھ لی تو امام علیہ السلام نے مجھے دوسری کتاب عطا فرمائی اور ساتھ فرمایا اس کتاب کو پڑھو لیکن اس کو کسی کے سامنے بیان نہ کرنا۔۔۔ اگر تو نے بیان کیا تو تجھ پر میری اور میرے آباء کی لعنت ہوگی۔

● روایت میں وارد ہے کہ جب ولید قتل ہو گیا تو جابر نے موقع کو مناسب سمجھا اور سر پر عمامہ باندھ کر مسجد میں آ کر بیٹھ گئے لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے تو انہوں نے امام محمد باقرؑ کی روایات بیان کرنا شروع کر دیں اور جب بھی کوئی روایت بیان کرتے تو کہتے "یہ حدیث مجھ سے وصی اوصیاء کے وارث اور علم انبیاء کے وارث محمد بن علی ابن الحسین علیہ السلام نے بیان کی"۔

لوگوں نے جابر کی اس حرکت کو دیکھا اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ "جابر دیوانہ ہو گیا ہے کہ جس طرح کی الٹی سیدھی باتیں بیان کر رہا ہے"۔

● جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ستر ہزار احادیث سنی ہیں جو میں نے کسی کو نہیں بتائیں اور نہ کسی کے سامنے بیان کروں گا۔

● ایک مرتبہ جابر جعفی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی مولا! آپ نے مجھ پر بہت بڑا بوجھ ڈال دیا ہے جو آپ نے مجھے اسرار اور حقائق بیان کیے ہیں جن سے میرا سینہ پھٹا جا رہا ہے میں چاہتا ہوں کہ ان اسرار اور حقائق کو کسی کے سامنے بیان کروں لیکن آپ نے مجھ پر پابندی عائد کر دی ہے کہ میں انہیں کسی کے سامنے بیان نہ کروں اب میرا سینہ پھٹا جا رہا ہے اس کا کوئی علاج تجویز فرمائیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب تمہارے سینے میں تلاطم پیدا ہو تو صحرا میں چلے جایا کرو اور کسی کنویں کی منڈیر پر جا کر بیٹھ جاؤ اور جب تمہیں پانی میں اپنی تصویر نظر آئے تو وہ اسرار اور حقائق بیان کرتے جاؤ تاکہ تسکین حاصل کیا کرو۔ چنانچہ جابر ایسا ہی کرتے تھے کنویں پر جا کر اپنی تصویر سے مخاطب ہو کر کہتے تھے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے یہ حدیث بیان فرمائی۔

● منقول ہے کہ جب ہشام بن عبدالملک برسرِ اقتدار آیا تو حضرت جابرؓ کو اس سے خطرہ محسوس ہوا چنانچہ اس خطرہ سے بچنے کیلئے انہوں نے اپنے اوپر دیوانگی طاری کرلی کپڑے پھاڑ دیئے اور ایک لکڑی پر بچوں کی طرح سے سوار ہو گئے اور کوفہ کی گلی کوچوں میں دوڑنے لگے انہی ایام میں ہشام نے کوفہ کے حاکم کو خط لکھا کہ جابر جعفی نامی ایک شخص ہے اسے گرفتار کرکے شام بھیج دو۔ حاکم کوفہ نے انہیں گرفتار کرنا چاہا تو اہل کوفہ نے بتایا کہ وہ تو ایک عرصہ سے پاگل ہو چکا ہے آپ بھلا ایک پاگل کو گرفتار کرکے شام کیوں بھیجنا چاہتے ہیں؟ جب حاکم کوفہ کو اس کے جنون کا یقین ہو گیا تو اس نے ہشام کو لکھا کہ جابر دیوانہ ہو چکا ہے اسے گرفتار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے جب چند روز اس واقعہ کو گزر گئے تو جابر جعفی نے اپنی دیوانگی کو ختم کر دیا اور پھر سے درس و تدریس میں لگ گئے۔

● شیخ نجاشی نے لکھا ہے کہ جابر جعفی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام دونوں سے کسبِ فیض کیا تھا۔

● تنقیح المقال جلد ۱ ص ۲۰۳ میں علامہ مامقانی اور اعیان الشیعہ جلد ۱۵ ص ۲۲۳ میں ہے کہ جابر جعفی امام معصومؑ کے جلیل القدر اصحاب میں سے تھے آپ آخر عمر تک کے آخری دنوں کی امامت کے قائل تھے اور معصومؑ نے ان کو اپنے زمانے کا سلمان ہونے کا لقب دیا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا جابر جعفی کو سیرِ عالمین کرانا

علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار جلد ۴۶ ص ۲۳۶ میں لکھا ہے کہ جابر جعفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے خداوند عالم کے اس ارشاد کے بارے میں دریافت کیا۔

وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات (سورہ انعام ۷۵)

یعنی ابراہیم کو آسمانوں کی سلطنت کا انتظام دکھاتے رہے تو حضرت امام نے اپنا ہاتھ بلند کر کے فرمایا کہ اپنا سر اوپر اٹھاؤ میں نے سر کو اٹھایا تو دیکھا کہ چھت کے حصے الگ الگ ہو گئے اور میری نظر ایک شگاف پر پڑی تو ایسا نور نظر آیا کہ میری آنکھیں چندھیا گئیں پھر حضرت نے فرمایا کہ اس طرح حضرت ابراہیم نے آسمانوں کی سلطنت کا انتظام دیکھا تھا اس کے بعد جناب امام نے فرمایا کہ زمین کی طرف نظر کرو اور پھر اپنے سر کو اوپر کی طرف اٹھاؤ جب میں نے اپنے سر کو اٹھایا تو چھت کو اس کی پہلی حالت میں پایا پھر حضرت نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھر سے باہر لے گئے اور میرے اوپر ایک کپڑا ڈال دیا اور فرمایا تھوڑی دیر آنکھیں بند کرو اور دیکھا کہ ہم اس اندھیرے میں کھڑے ہوئے ہیں جو حضرت خضر نے دیکھا تھا جب میں نے آنکھیں کھولیں تو مجھے کچھ دکھائی نہ دیا پھر حضرت نے قدم بڑھایا اور فرمایا کہ ہم حضرت خضر کے آبِ حیات پر کھڑے ہیں پھر ہم اس عالم سے نکلے یہاں تک کہ ہم پانچ عالموں سے گزرے تو امام نے ارشاد فرمایا کہ یہ زمین کی ملکوت ہے پھر آنکھیں بند کرنے کیلئے فرمایا اور میرا ہاتھ پکڑا تو دیکھا کہ ہم اسی گھر میں کھڑے ہیں جہاں پہلے تھے حضرت نے میرے اوپر سے وہ کپڑا اتار لیا جابر کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میں آپ پر قربان جاؤں وقت کتنا گزر گیا تو فرمایا صرف تین ساعتیں گزری ہیں۔ ●●—●—●●

(تجربہ ۔۔۔ مسائل اور ان کا حل)

نوٹ: شب جمعہ میں کم از کم آدھے سے ایک گھنٹہ تک روزانہ ان اعمال میں سے جو آپ انتخاب کریں پڑھیں اگر سب اعمال بجا لائیں تو بہت بہتر ہے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں باوضو قبلہ رخ ہو کر پڑھیں تجربہ کر کے تو دیکھیں وجوہات الٰہی عطا اور رحمت سے پر ہیں ان اعمال کی اولین شرط ہے کہ نیت کا خلوص ضروری ہے۔

● اللھم صل علی محمد و آل محمد۔ استغفر اللہ۔ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ ● بسم اللہ الرحمن الرحیم لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ● یا رؤف و یا رحیم ● سورہ یٰسین کی آخری آیات

● سورہ حشر اور سورہ ... ● سورہ مومنون کی آیات نمبر ۱۱۵ تا ۱۱۸

● سورہ یوسف کی آیت ۲۱ "واللہ غالب" سے "لا یعلمون" تک

● حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو "سورہ ق" کو اولاد کے حاجات گزار ہوں اور ان کے نیک ہونے کی نیت سے ایک ساعت (۷۰) مرتبہ تلاوت کرے گا تو اس کی اولاد صالح اور نیک قرآن پڑھنے والی بنائی جائے گی اور عزت سے جانا جائے گا۔

نوٹ: تجربہ ہے کہ ان تلاوت کے بعد ان کا پانی پر دم کیا جائے اور گھر کی حفاظت کیلئے پانی چھڑکا جائے اور گھر کی دیواروں پر چھڑکا جائے۔

☆☆☆☆☆

حضرت عبداللہ علیہ السلام اور حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی معتمد کنیز حضرت اُمِ ایمنؓ

تحریر — سید محسن رضوی (شعبۂ تحقیق ... راولپنڈی)

اُمِ ایمنؓ حضرت عبداللہ کی کنیز تھیں

آپ کا نام "برکہ" ہے آپ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیز تھیں جو انہیں اپنے والد گرامی حضرت عبداللہ سے میراث میں ملی تھیں اور آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت گزار تھیں (تاریخ طبری ج ۲ ص ۲۶ کے علاوہ ... (۹۵)

اُمِ ایمنؓ کا نام "برکہ" تھا

علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ حیات القلوب ج ۲ مترجم طبع کراچی کے ص ۸۰۸ پر حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آزاد کردہ کنیزوں کے تذکرے میں لکھتے ہیں:

حضرت اُمِ ایمنؓ نے حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت فرمائی تھی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو والد گرامی کی طرف سے میراث میں ملی تھیں ان کا نام مبارک "برکہ" تھا۔

حضرت اُمِ ایمنؓ کی شادی حضرت پیغمبر اکرمؐ نے کرائی

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو کنیزی سے آزاد فرمایا اور عبید بن خزرجی سے ان کا عقد فرمایا۔ ان سے ان کے فرزند "ایمن" پیدا ہوئے جس کی وجہ سے "اُمِ ایمن" کنیت قرار پائی۔ ایمن ایک مجاہد شخص تھا جس کی جنگ حنین میں شہادت ہوئی۔

جب عبید بن خزرجی کا انتقال ہو گیا تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی شادی زید سے کر دی اور ان سے ان کے فرزند اُسامہ پیدا ہوئے۔ اس طرح ایمن اور اسامہ ماں کی طرف سے بھائی بھائی تھے۔

اُمِ ایمنؓ میرے اہل بیتؑ کی طرح ہیں — حضرت رسول اللہؐ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں "ماں" کہہ کر پکارتے تھے اور فرماتے تھے کہ "یہ میرے باقی اہل بیتؑ میں سے ہیں"۔

اُمِ ایمنؓ اہل بہشت میں سے ہیں — حضرت پیغمبر اکرمؐ

علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ حیات القلوب ج ۲ مترجم کے ص ۸۰۸ پر یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ معتبر سند کے ساتھ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اُمِ ایمن اہل بہشت سے ہیں"۔

حضرت پیغمبر اکرمؐ حضرت اُمِ ایمنؓ کے خواب کی تعبیر بیان فرماتے ہیں

امالی شیخ صدوق علیہ الرحمہ مجلس نمبر ۸۱ میں لکھتے ہیں

عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ایک دفعہ اُمِ ایمن کے گھر سے ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اُمِ ایمن پچھلی رات سے گریہ کر رہی ہیں اور مسلسل گریہ کر رہی ہیں یہاں تک کہ بے ہوش ہو گئی۔

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا کہ اُمِ ایمن کو میرے

پاس لاؤ تو جب وہ آگئیں تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا اے ام ایمن اللہ تعالیٰ تیری آنکھوں کو کبھی ٹھنڈا نہ کرے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس آؤ تو کیوں مجھے تیرے گریہ کرنے کے بارے میں بتایا ہے۔

ام ایمنؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے ایک ایسا خواب دیکھا ہے جس کی وجہ سے میں ساری رات سوئی نہیں ہوں۔

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا خواب مجھ سے بیان کریں کہ جس کی تعبیر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔

ام ایمنؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے لئے بیان کرنے کی ہمت اور سکت نہیں کہ یہ خواب سخت اور گراں ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آپ کے خواب کی تعبیر اس طرح نہیں ہے جس طرح آپ نے دیکھا ہے لہٰذا اسے بیان کریں۔

ام ایمنؓ نے فرمایا میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ کے بدن مطہر کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں پڑا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام ایمن اللہ تعالیٰ تیری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے میری بیٹی فاطمہؑ کے ہاں حسینؑ کی ولادت باسعادت ہونے والی ہے اور آپ میرے فرزند حسینؑ کی پرورش کریں گی اور اسے آغوش میں لیں گی اسی وجہ سے میرے بدن کا ایک ٹکڑا آپ کے گھر ہوگا۔

پس جب حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ہاں حسینؑ تشریف لائے تو ساتویں دن حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس مولود کے سر کے بال منڈوا دو اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو اور ان کا عقیقہ کرو پھر ام ایمنؓ نے ان کو تیار کیا اور ایک چادر میں لپیٹا اور حضرت پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں پیش کیا حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا

"مرحبا میرے فرزند کو لاؤ جب حسین علیہ السلام کو لایا گیا تو حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا اے ام ایمن یہی اس خواب کی تعبیر ہے جو آپؓ نے دیکھا تھا۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا [illegible] میں جانا

اہل سنت کے [illegible] نے "[illegible]" میں روایت کی ہے کہ:

"حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اپنے سر مطہر پر چادر اوڑھ کر اپنی گئیں اور ام ایمنؓ کے گھر آئیں جو حضرت رسول کی خواتین کے ساتھ روانہ ہوئیں مگر حضرت سیدہ کی چادر شرم و حیا کے سبب پاؤں تک لٹکتی تھی آپ کے چلنے کا انداز ہو بہو حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا تھا۔"

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے گواہی کے لئے حضرت ام ایمنؓ کو حاضر فرمایا

بیت الاحزان مؤلفہ محدث شیخ عباس قمی علیہ الرحمہ ترجمہ محمد حسن جعفری مطبوعہ کراچی کے ص ۱۰۸ پر لکھا ہے:

جب فدک کے لئے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے دلیل گواہ مانگے گئے تو آپؑ نے حضرت امیرالمومنینؑ اور حضرت ام ایمنؓ کو بطور گواہ پیش کیا۔

حضرت ام ایمنؓ اور حضرت امیرالمومنینؑ نے کہا کہ ہم نے حضرت پیغمبر اکرمؐ سے سنا ہے کہ "فاطمہؑ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔"

پھر ام ایمنؓ نے کہا "جو بی بی خواتین جنت کی سردار ہوں وہ کسی کے مال پر ناجائز دعویٰ نہیں کر سکتی اور میں خود بھی خواتین جنت میں سے ایک عورت ہوں اس لئے جھوٹ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہوئی حدیث بھی بیان نہ کروں گی۔

ایک دن میں حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی اور حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہاں تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرئیل امین نازل ہوئے اور انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اے محمدؐ کھڑے ہو جائیں اور میرے ساتھ آئیں اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے پروں سے جاگیر فدک کی حد بندی کروں۔

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور حضرت جبرئیل کے ساتھ تشریف لے گئے پھر کچھ دیر کے بعد تشریف لائے تو حضرت سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا نے پوچھا کہ بابا جان آپ کہاں تشریف لے گئے تھے؟

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل امین نے اپنے پروں سے میرے لئے فدک کی حد بندی کی ہے اور اس کے تمام حدود مشخص کئے ہیں۔

حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ اور مجھے آج کی گواہی دینے کے بارے میں بھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگاہ فرمایا تھا۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی وصیت کے وقت

فضائل الزہرا تالیف حجۃ الاسلام سید محمد تقی مقدم طبع شہید حقوق ص ۲۳۳۔ سیرۃ الفاطمہ تالیف مولانا سید ذاکر حسین ص ۱۸۹ پر لکھا ہے کہ آپ حضرت سیدۃ نساء العالمین کا اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آیا تو آپ نے ام ایمن اور اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا کہ امیر المومنین کو میرے پاس بلا لائیں۔

حضرت امیر المومنین تشریف لائے تو یہ دونوں خواتین باہر کر لی گئیں اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت امیر المومنین کو وصیتیں بیان فرمائیں

اُم ایمنؓ کے لئے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا کی خصوصی وصیت

حجۃ الاسلام سید محمد تقی مقدم نے فضائل الزہرا طبع شہید حقوق ص ۲۷ پر لکھے ہیں "حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے وصیت میں فرمایا تھا کہ ام ایمن کو میری طرف سے کچھ خصوصی حصہ دیا جائے"۔

حضرت اُم ایمنؓ کے لئے آسمان سے پانی کا برتن نازل ہوا

زندگانی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا عباس شہید محراب آیت اللہ دستغیب ترجمہ ص ۱۸۸۔ فضائل الزہرا حجۃ الاسلام سید محمد تقی مقدم طبع شہید حقوق ص ۲۴۰،۲۴۱ پر یہ روایت نقل ہے

جب حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے رحلت فرمائی تو حضرت ام ایمنؓ نے مدینہ کی سکونت ترک کر دی اور کہا کہ میں حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی جگہ کو خالی نہیں دیکھ سکتی۔

وہ مدینے سے مکہ کی طرف روانہ ہوئیں راستے میں جحفہ کے مقام پر سخت پیاس لگی۔ جب کہیں پانی نہ ملا اور پیاس سے جان پر بن گئی تو آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

اے اللہ! میں حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی کنیز ہوں۔ کیا میں پیاس ہی سے مر جاؤں گی؟

پس حضرت سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خادمہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے آسمان سے ایک پانی کا برتن نازل ہوا۔

آپؓ نے اس میں سے پانی پیا اور بعد میں تقریباً سات سال تک کھانا نہ کھایا کی ماہ جتنی مدت ہوئی اور شدید گرمی میں کام کرنے کے باوجود بھی انہیں پیاس نہیں لگی تھی (بیت الاحزان ص ۲۲۸ اور فروغ میں بھی نقل ہے)

قائم آل محمد (عج) کے ظہور پر آپ کے انصار میں شامل ہوں گی

حکومت مہدی (عج) پر ایک نظر تالیف نجم الدین طبسی ترجمہ سید احتشام حسین نقوی ناشر مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام ایران کی ص ۱۲۸ پر حضرت ام ایمن کا ذکر ان خواتین میں کیا گیا ہے جو حضرت حجت آل محمد (عج) کے ظہور پر آپ کے انصار میں شامل ہوں گی ان اسماء مبارکہ کا ذکر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ تعداد آپ نے تیرہ خواتین کے نام میں ذکر کر کے بیان فرمائی ہے۔

ان خواتین میں حضرت ام ایمن بھی شامل ہیں ان کا ذکر کرنا ہی ان کے ایمان کا حتمی ایک عظیم ثبوت ہے۔ ●●—●—●●

آغوش میں خدیجہؓ کے کھلی تھی اک کلی

ورشی جعفری

پوشیدہ ایک بات تھی اعلان بن گئی
ہر گفتگو بتول کی قرآن بن گئی

آغوش میں خدیجہؓ کے کھلی تھی اک کلی
دین نبیؐ کے حق میں گلستان بن گئی

کہہ کر نبیؐ نے بضعۃ منی بتا دیا
اس جسم میں بتولؑ مری جان بن گئی

خود اپنی ذات میں بھی زینبؑ کے روپ میں
زہراءؑ، شکست کفر کی پہچان بن گئی

جنت میں بھی بتولؑ کے صدقے میں ورشی
یہ محبت نجات کا سامان بن گئی

حضرت سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ علیہا
کی بارگاہ میں شعراء کا نذرانہ عقیدت

مرتب ــــ سید وقار حسین نقوی (ڈی آئی خان)

تجھے اللہ نے کوثر کہا ہے

شاعر ــــ علامہ ذیشان حیدر جوادی

کہاں ممکن بیاں اس کی ثنا
کہ جس کا مدح خواں خود کبریا ہے
نہ میں سمجھوں نہ سمجھے میری ثنا ہے
قصیدہ فاطمہ کا ہل اتیٰ ہے
وہ عصمت جس کی مریم ابتدا ہے
اسی عصمت کی زہرا انتہا ہے
وہ جس کا نام بھی خالق نے رکھا
وہ پوری صنف میں اک فاطمہ ہے
فلک پر جس کو کہتے ہیں فرشتہ
در زہرا کا وہ بھی اک گدا ہے
تھے منصب دار سب چادر میں لیکن
تعارف سب کا زہرا سے ہوا ہے
در زہرا پہ آتا کیوں نہ رضواں
یہی جنت کا سیدھا راستہ ہے
جسے کہتے ہیں حسنین اپنی جنت
ترا نقش قدم اے سیدہ ہے
بکثرت کیوں نہ ہوتی نسل تیری
تجھے اللہ نے "کوثر" کہا ہے
ترا فرزند کیوں ہوتا نہ قائم
جو تو نے مانگی ہے یہ دعا ہے
کنیزوں کے سروں پر ہے جو چادر
ترا فضل کرم اے سیدہ ہے
ہے سالک صاحب نہج البلاغہ
ترا خطبہ فضا میں گونجتا ہے
ترے بچوں نے جیتا ہے جو میداں
اسی کا نام ارض کربلا ہے
جہاں بہہ جائے تیرا خون زہرا
وہاں کی خاک بھی خاک شفا ہے
کلیم طور مدح فاطمہ میں
مجھے اک منصب زہرا ملا ہے

٭

بیت الحزن

شاعر ــــ اختر چنیوٹی

پردہ دار حیا ہوتی رہی
فاطمہ زہرا سدا ہوتی رہی
اس طرح محبوب بھی ہوتے نہ تھے
جس طرح بے ردا ہوتی رہی
ہاں مسلمانوں کی آبادی سے دور
دختر خیر الوریٰ ہوتی رہی
وائے تم پر وائے اس قوم پر
صاحب شرم و حیا ہوتی رہی
ہوتی پردے میں سدا جب تھی
جب جیتے بے ردا ہوتی رہی
سچ میں اختر ہیں قرطاس و قلم
کیوں شہید حق ہوتی رہی

٭

مدح فاطمہ زہرا

شاعر ــــ شکیل جعفری

زندگی تیری حیا تیری طہارت تیری
ظرف پاکیزہ میں زندہ ہے امانت تیری
چشم احمد کو سکوں دیتی رہی ہے
دیکھ لیتے ہیں علی کو بھی صورت تیری
فاطمہ پڑھتی ہیں ہاتھوں کے مصلے پہ نماز
بے نیاز اب بھی ہے باقی کوئی حسرت تیری

٭

مجلس میں ساری آنکھوں کا پانی ہے جا بجا
سوالِ فاطمہ کو گہر کی تلاش ہے

✿

دینِ نبی، رسول کا دل، فاطمہ کی جاں
صدیوں سے کائنات میں توقیر ہے تو

✿

کوئی نہیں ہے تیرے گھرانے میں ماسوا
ہم رنگِ بوتراب نہ ہم شانِ فاطمہ

✿

ہم بھی بعید و ظرف اسی در سے میں ہیں
تنہا خدا نہیں ہے ثنا خوانِ فاطمہ

✿

کوئی دعا ہی نہیں ایک اشک کی قیمت
فاطمہ آپ خریدیں تو یہ گوہر بکیں

✿

غمِ حسین کا صدقہ ہے فاطمہ کی دعا
کہ ہم زمیں پہ سجے ہیں جنتی ہو کر

✿

سیدۃ نساء العالمین کے حضور

شاعر — سید نصیر الدین گولڑہ شریف

کیوں نہ عالی سیدہ ہو فاطمہ زہرا
ہیں دخترِ محبوبِ خدا فاطمہ زہرا
ہیں نورِ محمدؐ عکسِ فاطمہ زہرا
محشر میں ہیں رحمت کی گھٹا فاطمہ زہرا
ماں ہیں وہ زینبؑ کی حسینؑ اور حسنؑ کی
ہیں آلِ محمدؐ کی ردا فاطمہ زہرا
پوچھا جو کسی نے کہ ہیں ماں باپ جہاں کون؟
آہستہ سے رضواں نے کہا فاطمہ زہرا
ایک ایک قطرہ حاصلِ صد لطف و کرم ہے
ہیں وارثِ ایمان و صفا فاطمہ زہرا
نام ان کا ہے اکسیر پئے رفعِ بلیات
ہیں صدق کی معراج بھی ہاں فاطمہ زہرا
اوصافِ حمیدہ میں وہ ممتاز ہیں سب سے
ہیں جلوۂ خوبی سے ہویدا فاطمہ زہرا
دیتی ہے مباہلے کی حقیقت اس کی شہادت
ہر لحظہ ہیں راضی بہ رضا فاطمہ زہرا
اب تو ہے قسم ان سے عقیدت کا یہ عالم
ہر حال میں ہے ورد مرا فاطمہ زہرا

✿

تجلیِ رسالت

سید نجم علی حسنی

عصمت دیں میں ہیں جو مہ جبیں ہے زہرا
نجمِ ایماں ہے تو نجمِ یقیں ہے زہرا
قلبِ دل ہی تو نہیں قلبِ نبوت بھی ہے وہ
ہر حوالے سے رسالتؐ کی امیں ہے زہرا
آئینے لے کے کھڑے ہیں جو زمانے میں حسیں
تیری دہلیز فرشتوں کی زمیں ہے زہرا
پر تو کس پہ ہے ممکن ہے کسی پر دیکھو؟
چہرۂ رحمتِ عالم کی جبیں ہے زہرا
جس کے گھر پہ ملے تین امام ایک ہی
بابِ تطہیر کی وہ ثریا نگیں ہے زہرا
سوچا بھی تو صدیوں میں فضاؤں میں نئے
کتنے مسکن جہاں میں کہیں ہے زہرا
ان کی تسبیح بھی ہے عشقِ مودت ہے بپا
جن کی توفیقِ عقیدت میں نہیں ہے زہرا
کربلا، مشہد و بغداد کے ہر محل میں
سچ لکھے سعدی نے گلشن پہ دلیں ہے زہرا
جب بھی سادات کی توقیر کی بات آئی کہیں
آنکھ یہ سوچ کے روئے کہ کہیں ہے زہرا
خلد حسنین کی خیرات میں مانگو حسنی
مالکۂ ملکِ خلدِ بریں ہے زہرا

قرآں بھی ہے شریکِ ثنا خوانِ فاطمہ
ملتے گئے رسولؐ ہے یہ شانِ فاطمہ
عکسِ جہاں ہے رونقِ ایوانِ فاطمہ
کیسے خلافِ حقِ زہراء نہ کیوں کرے؟
کیسے حلال ہو گیا دامانِ فاطمہ
نعت میں ہیں مصطفیٰؐ کی حضرتؑ کو ناز ہے
قرآں بھی ہے شریکِ ثنا خوانِ فاطمہ
جب رسولؐ کو رسالتؐ میں تھی خوشی
توحید کا یقین ہے ایمانِ فاطمہ
رضا جو سیدہ کی وہ رضا خدا کی ہے
قربانِ مصطفیٰؐ کا ہے قربانِ فاطمہ
پوچھا خدا نے اے جو طالبِ تاج
جو رضوانؑ کے لئے ہے؟ شایانِ فاطمہ
بخشے حسنؑ، حسینؑ سے اللہ نے دیئے
اک شانِ فاطمہ ہوا اک جانِ فاطمہ
عیسیٰؑ کہو، عصمتِ مریمؑ کہو ہے
"مریمؑ" کی بانماز ہے دامانِ فاطمہ
اے محبِ ارضی تو بڑا پاک باز ہے
جاری ہے تجھ پہ ہر گھڑی فیضانِ فاطمہ

سبدِ گل

ترتیب و پیشکش — پروفیسر سید مجاہد حسین

شاعر — ذکی مرتضائی

تسبیح فاطمہ کے گوہر ہیں جب سے ورد نے

بکھرے حسینیت کے ہوئے ہیں مرد و زن میں

شاعر — اقبال حسین رضوی (سیالکوٹ)

اک نور کے پیکر میں رہی ہے تو ازل سے

آغوشِ رسالت میں بھی ماؤں سے پلی ہے

شاعر — طالب حسین جعفری

پھر فاطمہ زہرا کے رونے کی صدا آئی

اٹھتا ہے جنازہ کیا سرکارِ دو عالم کا

شاعر — سید نجم جمیل حسنی

بچوں کا لہو دے کر اسلام بچا لائی

توحید کے کام آیا "قربانی" بھی زہرا کا

شاعر — نظیر باقر دہلوی

ثبوت کثرتِ تطہیر حشر تک کے لئے

حصارِ دین میں ہے عصمت کی پاسبان زہرا

شاعر — اختر جعفری

یاں مسلمانوں کی آبادی سے ہے

ذکرِ خیر الوریٰ سدا رہی

شاعر — ڈاکٹر سلطان جعفری (لاہور)

بخشش کا نور تھا زہرا کا مردِ حق نے گر

تھا تعارف کے لئے جس کو چاہے فاطمہ

شاعر — کلیم شاہد (کراچی)

دیا تھا قریب دو سیدہ عمل میں

لکھا رہے ہیں سونا اس گھر کا عمل

شاعر — سید مصطفیٰ علی (لاہور)

جھکے ہوئے ہیں ملائک تمام سجدے میں

کہ نورِ فاطمہ سے کائنات روشن ہے

شاعر — شکیل جعفری

اے فاطمہ! تم اپنی امانت کو سنبھالو

سب ڈوب گئے دریا کی لہروں میں میرے ساتھ

شاعر — ریحانہ عباسی (کراچی)

خیالوں میں کے در پہ فرشتے کھڑے رہے

دیکھے تو کوئی طاقت و قدرت بتولؑ کی

شاعر — سید محسن نقوی شہید

تری عطا کے بھی چلتے ہیں رسولِ ختمِ خبر میں ہیں

کسی عادل پہ ناز ہے زہرا کی عصمت جز میں ہیں

شاعر — منور حسین ڈوگر کربلائی

[illegible]

[illegible]

شاعر — سید علی رضا کاظمی (لاہور)

کہلاتے ہیں رزقِ صدق بھی کہ بتولؑ کا

ہم لوگ ہیں جہاں میں کنیزانِ فاطمہ

شاعر — فخر عباس زیدی (لاہور)

فرزند منفرد ہیں علی و بتول کے

ہیں پاسبان نظامِ فروع و اصول کے

شاعر — استاد قمر جلالوی

افسوس دل میں رخصت ہوئی جہاں سے

کیا کیا نہ دکھ اٹھائے اس مختصر عمر میں

شاعر — سید احمد نوید (کراچی)

شانِ زہرا کا علیہ ہے یہ پرواز نوید

پیدا ہی ہے بلندی پر کے جانے کے لئے

تذکرہ مجید، قاضی سید نور اللہ شوستری المعروف شہید ثالث

ترتیب — سید عون محمد نقوی (ادارہ اسلامی دنیا)

اس مقالے کے لئے مندرجہ ذیل کتب سے حوالے لئے گئے ہیں۔

مجالس المومنین تالیف قاضی نور اللہ شوستری، ترجمہ محمد تقی، ۱۹۹۰ء طبع کراچی

تذکرہ مجید شہید ثالث از علامہ سید سبط الحسن فاضل ہنسوی طبع ۱۹۹۲ء کراچی

مطلع انوار تالیف علامہ سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل طبع ۱۹۸۱ء کراچی

نوٹ: چونکہ شہید ثالث قاضی نور اللہ شوستری کی جدوجہد کا تعلق ہندوستان میں شیعیت کی تبلیغ و ترویج کے سلسلے میں نمایاں ہے اسی لئے ہم نے ان کی شخصیت پر کچھ لکھنے سے پہلے ضروری سمجھا کہ اس وقت کے ہندوستان سے قبل شیعیت میں محمود غزنوی اور فیروز شاہ تغلق اور ان کے کارندوں کے کردار کو بھی پیش کیا جا سکے (مرتب)

برصغیر میں شیعیت کا پس منظر

علامہ مرتضیٰ حسین صدر الافاضل نے مطلع انوار میں شیعیت کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے مطلع انوار میں ص ۱۹ پر لکھتے ہیں علامہ قاضی سید نور اللہ شوستری برصغیر کے ان عظیم ترین علماء میں سے ہیں جن کی بابرکت شخصیت نے دین کو تقویت اور جن کی شہادت کو اسلام نے زندگی بخشا۔ برصغیر میں تشیع کا [illegible] کا منصب [illegible] ان جاہ سادات کی وجہ سے جو عرب اور عثمانی حکومتوں سے تنگ آچکے تھے یا ولیوں اور حکمرانوں کے ہاں قتل و غارت کے طوفانوں نے زندگی دوبھر کر دی اور بچوں کی تعلیم اور زندگی کی کوشش کی۔ سادات کے لئے قافلے سندھ آئے، ملتان میں پناہ لی، سندھ و ملتان سے راجپوتانہ، دہلی، آگرہ وغیرہ میں پھیل گئے۔ ان سادات و مومنین کے ساتھ ساتھ اموی و عباسی طرف دار بھی مسلسل ان کا پیچھا کرتے ہوئے آئے۔ یہ وہ ناصبی و عثمانی عصبیت کے شکار لوگ تھے جو اہل بیت کے خلاف سخت سے سخت اقدام کرنے میں مستعد رہتے تھے۔

تیسری صدی ہجری کے اواخر سندھ و ملتان میں شیعیان اہل بیت کے لیے فضا اتنی ہموار ہوچکی تھی کہ جعفر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر الاطرف حضرت امیر المومنین کے پوتے ملتان آئے۔ یہ ملتان کے حکمران ہوگئے۔ اسی وقت سے شیعہ اسماعیلیہ اور برصغیر کے اسلامی علاقوں میں شیعہ تہذیب و ثقافت کا چرچا ہونے لگا۔

محمود غزنوی کا ردعمل

محمود غزنوی نے ملتان و سندھ میں شیعوں کا قتل عام کیا اور اس نے شیعہ مذہب کو قرامطہ کا نام دے کر جلا دیا حالانکہ اس وقت کے شیعوں کا ان عقائد سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس خونریز انقلاب نے برصغیر میں شیعوں کو ابتدائی قتل و غارت اور پستی سے دوچار کیا اور عباسی قاضی اور عرب اور ایران میں تھے ان کی تعلیم و افکار اور تاریخ کو ختم سے [illegible] دو سو سال کے بعد اتفاق سے ایک عالم [illegible] ملتان سے گجرات (انڈیا) کے ہندوؤں میں تبلیغ کی غرض سے داخل ہو گئے اور انہیں اسلام کی تعلیم دی۔ یہ مولانا نور علی [illegible] تھے جنہوں نے اپنے تجربہ [illegible] علم و فضل اور مناجات کی بنیاد پر مذہب شیعہ اثنا عشری کو پھیلایا (مطلع انوار ص ۳۰)

چنگیزیوں کے حملے کے اثرات

چنگیزیوں کے حملوں سے عراق اور ایران سے عرب و عجم کے قافلے ہندوستان برصغیر آئے۔ ان لوگوں نے مختلف مقامات کو آباد کیا۔ حیرت ہے کہ مورخ فرشتہ نے لکھا ہے کہ دہلی اور گرد و نواح میں شیعوں کا قتل عام کیا گیا۔

سلطان فیروز شاہ تغلق کی شیعہ کشی

دہلی میں شیعہ مکمل طور پر آباد بھی نہ ہو پائے تھے کہ سلطان فیروز شاہ تغلق (وفات ۷۹۰ھ) نے شیعوں کے خلاف مہم چلائی اور بے دریغ قتل کیا شیعوں کی کتب جلانے کے بعد باقی افراد کو مکمل طور پر روپوش کرا دیا اس کے علاوہ جو بچ گئے ان پر شیعہ عقائد کا اظہار ختم کیا (فتوحات فیروز شاہی)

شیعہ اثنا عشریوں کی جدوجہد

فیروز شاہ تغلق کی وفات کے بعد شیعہ علماء اور شیعوں کی جماعتیں میں قتل کئے گئے ... میں ... شہزادے نے ... میر شمس الدین عراقی نے کشمیر میں ... اپنی مسلسل جدوجہد سے بہت بڑی تبلیغی کامیابیاں حاصل کر لیں اور جمادی الاول ۹۰۸ھ میں یوسف عادل شاہ نے شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا اور دکن میں پہلی مرتبہ شیعہ حکومت کا قیام عمل میں آ گیا۔

مغل بادشاہوں کے دربار میں شیعہ اثرات

ہمایوں جب ایران سے واپس آیا تو بیرم خان کی غیر معمولی سیاسی شخصیت نے دربار کی حکومت میں بھی شیعہ اثر قائم کیا۔

اکبر بادشاہ کے دربار میں جب تمام مذاہب کی آزادی تھی تو شیعہ امراء کا اثر تھا رنگ علماء بہت نمایاں تھے جیسے حکیم ابو الفتح گیلانی، ملا احمد ٹھٹھوی، ملا محمد یزدی اور قاضی نور اللہ شوستری جیسا کہ علم کے سیاسی اقتدار میں ابو الفضل فیضی اور شعراء میں عرفی، نظیری وغیرہ تھے۔ ملا احمد ٹھٹھوی جو شیعہ ہونے کی وجہ سے مشہور تھے مرزا فولاد نے ... میں قتل کر دیا۔

حکیم ابو الفتح گیلانی اور قاضی نور اللہ شوستری کا ... ان میں ایک ... حکیم ابو الفتح گیلانی ... اور قاضی نور اللہ شوستری کی ہجرت ... کی سفارش ... کی ... پر ... حکیم ابو الفتح گیلانی ... قاضی نور اللہ شوستری کا ... ان کی تعلیم ... سے ...

حافظ کے ... تھے۔

شجرہ طیبہ کا ذکر

قاضی نور اللہ شوستری کا شجرہ نسب حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام کے فرزند حسین اصغر سے جا ملتا ہے۔

وطن شوستر کا تعارف

آپ کا وطن شوستر خوزستان ایران کا ایک مشہور شہر ہے جو اپنی آب و ہوا اور موسم بہار کی لطافت و خوبصورتی کی وجہ سے ممتاز ہے شعراء نے اور خود شہید ثالث نے شوستر کے بارے میں ... کہتے ہوئے اس خطے کے حسن و جمال و خوبی کو بہت ... فرمائے ہیں۔

آپ کے جد امجد کی مذہبی خدمات

شہید ثالث کے جد اعلیٰ سید نجم الدین محمود حسینی مرعشی آملی اپنے وطن آمل مازندران سے ہجرت کر کے شوستر تشریف لائے اس وقت شوستر کے نقیب سادات امیر سید عضد الدولہ حسینی تھے جو منصب نقابت کے ساتھ ساتھ بہت بڑی جاگیر اور دولت بھی رکھتے تھے امیر سید عضد الدولہ حسینی نے سید نجم الدین محمود مرعشی کی آمد کو غنیمت سمجھا اور اپنی صاحبزادی کا نکاح ان سے کر دیا اور میر سید نجم الدین محمود کا قیام آمل مازندران کے بجائے شوستر میں ہو گیا اور آپ یہاں کے امراء اور نقیب السادات ہو گئے ... یہاں سکونت اختیار کرنے سے کر اب تک اہل خوزستان و شوستر کی اکثریت مذہب اہل سنت تھا امیر سید نجم الدین محمود مرعشی نے یہاں قیام فرمانے کے بعد مذہب شیعہ اثنا عشری کی تبلیغ شروع کر دی اور لوگوں کی بڑی تعداد شیعہ اثنا عشری بنتا گیا اس کے بعد بھی اہل خوزستان و شوستر کی اکثریت اہل سنت رہی۔

سید نور اللہ اول کا تذکرہ

امیر سید نجم الدین محمود کی چوتھی پشت میں امیر سید نور اللہ اول پیدا ہوئے جو شہید ثالث کے دادا تھے سید نور اللہ اول اپنے زمانے کے مستند اول کے علماء اعلام میں سے تھے ان کی تبلیغی کوششوں سے تمام اہل خوزستان و شوستر سب کے سب شیعہ اثنا عشری ہو گئے آپ کا انتقال ... سال سے زائد عمر پا کر ہوا جب ان

وقت کے نامدار عالم مقدس ... سے تعلیم حاصل کر کے پھر شوشتر میں داخل ہوئے۔

وہاں کے تمام علماء اکابرین اور امراء و سلاطین کے پاس پہنچ گئے سید نور اللہ اول ہی شخصیت اور بیداری کی وجہ سے شہرت ملنے لگی اسی دوران شاہ اسماعیل نے اہل شوشتر کے مذہب کے متعلق معلوم کیا تو تمام اہل شوشتر جانے اس کے کہ یہ سب کے شیعہ اثنا عشری ہیں سب نے کہا کہ ان کا مذہب وہی ہے جو سید نور اللہ مرعشی کا ہے بادشاہ نے ساری بات تسلیم کر لیا اور آپ کی نیابت سے بڑا خوش ہوا اور آپ کی خدمات تبلیغ مذہب اہل بیتؑ سے متاثر ہو کر قدردانی کی اور بہت زیادہ نوازشوں سے سرفراز کیا۔

شہید ثالث کے والد گرامی کا تذکرہ

میر نور اللہ اول کے فرزند تھے میر محمد شریف اور میر حبیب اللہ بھی بڑے فرزند میر محمد شریف جناب شہید ثالثؒ کے والد بزرگوار تھے آپ کا شمار بزرگ علماء میں تھا آپ کے علم و فضل و کمال کی ہر طرف شہرت تھی آپ نے علوم شرعیہ کی تکمیل شیخ ابراہیم بن سلیمان قطیفی سے کی عراق کی فضیلت نے جو اجازت آپ کو عطا کیا تھا اس میں تحریر تھا کہ میں نے ان جیسا تلامذہ نہیں پایا ان سے زیادہ سیکھنے والے علمی فوائد حاصل ہوئے آپ صاحب تصنیف و تالیف تھے اور علم کلام میں آپ کی آثار بھی ہے۔

شہید ثالث کی ولادت اور تعلیم و تربیت

ہم نے مختصراً شہید ثالث کے علمی گھرانے کا تذکرہ کیا جن کو دینی احترام اور سماجی عزت کے ساتھ ساتھ دنیاوی دولت و ثروت اور منصب و ریاست بھی حاصل تھا اسی بیت شرف میں ۹۵۶ھ مطابق ۱۵۴۹ء جناب شہید ثالث کی ولادت باسعادت ہوئی بچپن میں آپ نے شوشتر کے مشہور اساتذہ سے تعلیم حاصل کی جن میں شیخ الدین محمد اور میر جلال الدین یوسف سے استفادہ کیا۔

آپ کے والد گرامی نے ہر وقت آپ کی تعلیم و تربیت پر دی ان کے علاوہ آپ ۲۳ شوال ۹۷۹ھ یا ۱۰۰ھ میں اپنے وطن شوشتر سے مشہد مقدس بائیس سال اور رمضان میں آئے اس وقت کے جید عالم وقت مولانا عبدالواحد کے حلقہ علمی میں ان کے تبحر علمی سے استفادہ کیا آپ کا مشہد مقدس میں بارہ سال تک قیام رہا۔

تبلیغ دین کے لئے ہندوستان کا سفر

آپ کے جد امجد سید نور اللہ اول شیعیت کی تبلیغ کے لئے ہندوستان آنا چاہتے تھے حالات نے اجازت نہ دی شہر ... تک آئے تھے کہ پھر وطن لوٹ گئے۔

اپنے دادا کی اس دیرینہ خواہش کی تکمیل کے لئے شہید ثالث اواخر شوال ۹۹۲ھ میں جبکہ آپ کا سن مبارک ۳۶ سال تھا آپ وطن جانے کی بجائے جہاں دین و دنیا کی سب چیزیں موجود تھیں صرف اور صرف تبلیغ دین کیلئے ہجرت اختیار کیا حالانکہ وطن میں دولت و ثروت حشمت و منصب امارت و حکومت سب کچھ حاصل تھا یہاں تک کہ آپ مشہد کی حکومت میں زیادہ سے زیادہ اقتدار حاصل کر سکتے تھے۔

ہندوستان میں تبلیغ کے لئے جگہ کا انتخاب

جناب شہید ثالثؒ نے سلاطین دکن کی طرف رخ نہیں کیا جہاں شیعہ حکمران تھے بلکہ آپ نے مغل حکمرانوں کے دار الحکومت کی طرف رخ کیا جہاں مذہب شیعہ کا اظہار کرنے پہنچنا بھی مشکل بنا دیا جاتا تھا ہم نے شہید ثالث کی آمد کے وقت کی صورت حال سے ہندوستان میں مذہب شیعہ کی ... تاریخ کیا ہے اس سے آپ کو اس وقت تک کے حالات کا بخوبی علم ہو سکتا ہے۔

جلال الدین محمد اکبر کے دربار میں ورود

آپ نے آگرہ میں حکیم ابوالفتح گیلانی کے ذریعے اکبر کا شرف حاصل کیا جو شہنشاہ اکبر اعظم کے تمام علماء کے حوالے سے آپ کا تعارف کرایا گیا تھا آپ کے ... کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا عہدہ پیش کیا۔

جناب شہید ثالث کے اس عہدہ کو قبول اہل بیتؑ کی ہمدردی اور مصلحت کی بنیاد کرنے کیلئے اس شرط کے ساتھ قبول فرمایا کہ میں چاروں فقہوں (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں سے کسی ایک مذہب کا پابند نہیں بلکہ چاروں فقہوں میں سے جس فقہ کے موافق فقہ مذہب جعفری ہوگا اسی کی حیثیت سے عمل کروں گا فیصلہ کسی کے مطابق فتویٰ دوں گا اور فیصلہ کروں گا (...) چنانچہ آپ جب جہاں چاہتے تھے آپ مذہب اہل بیتؑ کے مطابق فتویٰ دیتے اور فیصلہ فرماتے اور چاروں فقہوں میں سے کسی ایک فقہ کو ...

کی تشریح قرار دیتے۔ اس طریقے سے آپ نے شیعہ مذہب کے کئی اشخاص کو
علماء کا موقف رد کیا کہ مذہب شیعہ باطل ہے کیونکہ ان کا یہ خیال تھا۔ آپ نے اس کی
تحقیق کر کے اپنے قول سے چاروں فقہوں کے علماء سے یہ تسلیم کرا لیا کہ جب چاروں
فقہ کے مسالک سے وابستہ آپس میں فقہی اختلاف کے باوجود برحق سمجھے جاتے
ہیں تو فقہ جعفری بھی باب مدینۃ العلم سے وابستہ ہے اور اجتہاد کیلئے زیادہ حق دار ہے
کہ اس کو حق سمجھا جائے اور اس کے ذریعے سے امت مسلمہ میں جو اختلاف ہے
اس کو دور کیا جائے۔

محترم قارئین اس عظیم مقصد کو ملاحظہ فرمائیں کیا شہیدؒ نے اس طرح سے صرف
فقہ اہل بیتؑ کی افضلیت کو ظاہر فرمایا بلکہ عالم اسلام کے اختلافات کو فقہ اہل
بیتؑ کے ذریعے دور کر کے اتحاد کی دعوت دی جو آپ کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔

متعصب علماء کی سازش کی ناکامی

جاہل اور متعصب لوگوں کو علم ہوا کہ شہید ثالثؒ جب آپ لاہور میں قاضی کے عہدے
پر فائز تھے تو یہ واقعہ پیش آیا ہے کہ تمام قضاوت کی عظمت سے بے خود ہو کر ان کے حاسد
مولویوں نے حسد کر کے ایک سازش کی کہ کسی نہ کسی طرح انہیں شیعہ ثابت کر
کے ان کے قتل کا جواز پیدا کریں۔

ایک دن جب آپ نے حضرت علیؑ کا نام لیا تو فرمایا "علیہ الصلوٰۃ
والسلام" تو ان متعصب علماء نے درود کی تلاش میں مگر وہاں تھا انہوں نے
آپ پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا اور کہا کہ تم دین میں بدعت کر رہے ہو کیونکہ
صلوٰۃ و سلام صرف حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مخصوص ہے اور علیؑ
پر صلوٰۃ کہنا بدعت ہے اور جو شخص دین میں بدعت جاری کرے وہ واجب القتل
ہوتا ہے۔

پھر ان کو علماء نے ایک دستاویز تیار کر کے بادشاہ اکبر اعظم کے پاس بھیجی جس
میں انہوں نے قاضی کی معزولی اور ان کو سزائے موت کا مطالبہ کیا۔

قاضی صاحب نے بادشاہ کے حضور فرمایا آپ ان علماء سے پوچھیں کہ کیا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کے حق میں یہ نہیں کہا تھا کہ
"لحمک لحمی" تیرا گوشت میرا گوشت ہے۔
اس بات پر علماء نے کہا کہ ہاں یہ حدیث صحیح ہے۔

قاضی نور اللہ شوستری نے فرمایا پھر میں نے کون سی بدعت کا ارتکاب کیا ہے میں
نے بھی علیؑ کو جسم رسولؐ اور گوشت رسولؐ سمجھ کر ان پر صلوٰۃ و سلام بھیجا ہے تو اس میں
کون سی بدعت ہے؟ یہ سارے لوگ بہت شرمندہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں
کے شر سے اس وقت محفوظ رکھا۔

اکبر اعظم اور علماء اہل سنت آپ کے مذہب سے آگاہ تھے

واضح رہے کہ جناب شہید ثالثؒ کی شیعیت سے اکبر اعظم اور علماء اہل سنت
مکمل طور پر واقف تھے کیونکہ آپ کی شیعیت روز روشن کی طرح عیاں تھی۔

اس عہد کے اکبری درباری ملا عبدالقادر بدایونی نے بھی اپنے قلم سے کسی شیعہ کی
تعریف نہیں کی مگر آپ کی مدح و ثنا کے ساتھ ساتھ آپ کی شیعیت کا بھی یوں
اعلان کرتا ہے "قاضی نور اللہ شوستری اگرچہ شیعہ مذہب رکھتے ہیں لیکن ان میں
عدالت، نیک نفسی، حیا، تقویٰ اور شرفاء کے اوصاف، علم، حلم، عقل و فہم میں شہرت
رکھتے ہیں وہ کتب کی تصانیف کرتے ہیں جن کی تعریف وہ صفحہ بیان سے باہر
ہے ان میں طول میں ان کے جانے والے اشعار کے ساتھ ذوق بھی موجود ہے ان کی
لاہور میں عدالت و انصاف کا شہرہ ہے انہوں نے رشوت کا خاتمہ کیا ہے اور
راشیوں کا خاتمہ بھی کیا ہے آپ میں عدلیہ کو سنبھالنے کی بہت زیادہ صلاحیت
موجود ہے اگرچہ وہ شیعہ مذہب رکھتے ہیں لیکن فضل و کمال کے لحاظ سے وہ بھی
مستحق تعریف ہیں" (منتخب التواریخ جلد سوم ص ۱۳۷)

محترم قارئین اس صورت حال میں ایک شیعہ مجتہد کا اس شرط کے ساتھ قاضی
مقرر کیا جانا کہ وہ اپنے اجتہاد کے مطابق تو فیصلے نہیں دے گا لیکن فیصلوں اور
فتووں کا چاروں مسالک اہل سنت میں سے کسی ایک فقہ کے مطابق ہونا ضروری
ہے یہ جہاں ایک عظیم کارنامہ ہے وہاں اس ماحول میں ان کی جان کی سلامتی
کیلئے ایک خطرہ بھی تھا جس کی ذمہ داری شہید ثالثؒ نے صرف اور صرف مذہب
اہل البیتؑ کی تبلیغ اور ترویج کیلئے اپنے سر لی۔ اکبر اعظم کے مہیا کی تھی
مسالک کے علماء اگر کوئی فتویٰ اس شرط کے خلاف ہوتا تو وہ آپ کو اس قاضی عہدہ
اور منصب سے معزول کا حکم صادر کرا سکتے تھے لیکن عہد اکبری اور عہد جہانگیری
میں آپ اپنے عہدہ اور منصب پر فائز رہے اور کسی کو آپ کو معزول کرانے کی
ہمت نہ ہوئی۔ (باقی آئندہ نمبر 23 کا باقی پر) ☆

محمدؐ و آلِ محمدؐ کے فضائل اور مصائب میں شعر کہنے کا اجر و ثواب

تحقیق و ترتیب ـــــ منور حسین شاکر کربلائی

ہمارے شعرائے کرام نے فرمائش کی کہ شعر لکھنے کا اجر و ثواب کے بارے میں معصومین علیہم السلام کے ارشادات یکجا کر دیں تا کہ آئندہ اپنی کتابوں کے آغاز میں درج کریں یہ تحقیقی مضمون چونکہ میری اس کتاب کی بھی ضرورت تھا اس لئے ان شعراء کے حکم کی تعمیل کا احساس بھی دل میں تھا۔ ہماری طرف سے اس مضمون کو اپنی اپنی کتب میں تمام شعراء کو شائع کرنے کی مکمل اجازت ہے (مرتب)

حضرت پیغمبر اکرمؐ ارشاد فرماتے ہیں

"کچھ اشعار ایسے ہیں جن میں حکمتیں ہوتی ہیں اور کچھ بیان ایسے ہوتے ہیں جو سحر کی طرح ہوتے ہیں۔ مومن اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے گویا مومن شعراء ان (کفار) کو تیر مار رہے ہوتے ہیں" ([illegible])

عربی میں نعتیہ قصائد

عربی کے نعتیہ قصیدے کہنے والے شعراء کی فہرست کافی طویل ہے جن میں سب سے پہلا اور سب سے اہم نام گرامی سید البطحا حضرت ابو طالبؑ کا ہے سب سے پہلے آپ نے مدح رسول کی۔

مسعودی نے مروج الذہب میں اور ابن ہشام نے سیرت ابن ہشام میں مدح رسولؐ میں حضرت ابو طالبؑ کے کئی قصیدے نقل کئے ہیں جن کے اشعار سے صاف صاف پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اپنے قصیدوں میں حضرت رسالت پناہؐ کی مدح اس انداز سے حق نبی ادا کی ہے اور ان کے دل کی محبت کا حق ادا کر دیا

پیش خدمت کر دیا ہے۔

بلکہ تو ایک روایت کے مطابق حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؑ نے آپ کی مدح میں سب سے پہلا قصیدہ کہا لیکن حضور نبی اکرمؐ کی بعثت کے بعد میں سب سے پہلے آپ کی مدح حضرت ابو طالبؑ ہی نے کی۔

اس کے بعد جناب حمزہ بن عبد المطلبؑ، حسان بن ثابت، مشہور قصیدہ بردہ شریف کے خالق کعب بن زہیر، نابغہ جعدی، دعبل، ابو نواس، کمیت، عبد اللہ بن رواحہ، کمیت بن زید اسدی، دعبل خزاعی، فرزدق نمایاں ہیں۔ حسان بن ثابت شاعر رسول کی حیثیت سے مشہور ہوئے انہوں نے نعتیہ قصیدوں کے علاوہ تہنیتی قصیدے بھی لکھے (تحفۂ مدحت ساجد رضوی)

غدیر خم اور حسان بن ثابت

غدیر خم میں حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے اعلان ولایت کے موقع پر ان کی مدح میں جو ایک تہنیتی قصیدہ حسان نے سارے مجمع کے سامنے حضرت علی کی مدحت میں پیش کیا تھا۔

ابو فراس، فرزدق اور امام زین العابدینؑ

فرزدق جس کی کنیت ابو فراس تھی اس نے حضرت امام علی زین العابدینؑ کی شان میں ایک معرکۃ الآرا قصیدہ کہا۔

ایک مرتبہ ہشام بن عبد الملک حج کے لیے گیا لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے وہ حجر اسود کو بوسہ نہ دے سکا چنانچہ اس کے لئے کعبہ کے اندر تخت رکھا گیا جس پر وہ بیٹھا اور اس کے گرد شامی لوگ جمع ہو گئے۔

ایک دفعہ حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام حج پر تشریف لائے آپ کے
چہرہ مطہر کی آب و تاب نے لوگوں کو متوجہ کیا اور جب آپ حجر اسود کے قریب پہنچے
تو آپ کے جلالی رعب سے مجمع چھٹ گیا اور آپ کے لئے راستہ بنا دیا گیا اور
آپ نے حجر اسود کا بوسہ لیا۔ ایک شامی نے وقت کے خلیفہ ہشام بن عبدالملک سے
پوچھا کہ یہ کون ہیں؟
یہ سوچ کر کہ کہیں شامی آپ کے گرویدہ نہ ہو جائیں اس نے جواب دیا کہ مجھے معلوم
نہیں ہے۔
اس وقت فرزدق شاعر وہاں موجود تھے کہنے لگے اے شامی! اگر یہ امیر نہیں
جانتا مگر میں پہچانتا ہوں کیونکہ میں انہیں پہچانتا ہوں۔
جس پر شامی نے کہا اے ابو فراس یہ کون ہیں؟
تو فرزدق نے فی البدیہہ امام علیہ السلام کی شان میں قصیدہ پڑھا۔

فرزدق کے واقعہ اور قصیدے کے حوالے

اس واقعہ اور قصیدے کو مندرجہ ذیل کتب نے نقل کیا ہے
● الاختصاص شیخ مفید ص ۱۹۱ ● کشف الغمہ اربلی ج ۲ ص ۲۶۷
● الخرائج والجرائح راوندی ص ۱۹۵
● امالی سید مرتضیٰ ج ۱ ص ۶۷-۶۹
● عیون المعجزات ص ۷۳ ● بحار الانوار ج ۴۶ ص ۱۲۴
علامہ امینی نے حوالوں کی اتنی کثرت ہے جنہیں جمع کرنے کیلئے ایک مختصر رسالہ
تحمل نہیں اگرچہ امام علیہ السلام کے علماء نے بڑی کثرت کے ساتھ اس واقعہ کو
نقل کیا ہے جس سے ہم چند حوالے اطلاعات قارئین کیلئے نقل کر رہے ہیں۔
● صفۃ الصفوہ ابن جوزی ج ۲ ص ۵۴
● حلیۃ الاولیاء ابو نعیم اصفہانی ج ۳ ص ۱۳۹
● شذرات الذہب ابن عماد حنبلی ج ۱ ص ۱۴۲
● مطالب السئول ابن طلحہ شافعی ص ۷۹ طبع ایران
● فصول المہمہ ابن صباغ مالکی ص ۱۹۳ طبع نجف
● تذکرۃ الخواص سبط ابن جوزی ص ۱۸۵ طبع ایران ● شواہد المغنی ص ۳۳۹
طبع نجف ● شرح دیوان حماسہ خطیب تبریزی ج ۲ ص ۱۱۸ ● شرح شواہد
عکبری شافعی ج ۲ ص ۱۵۸ ● البدایہ والنہایہ ابن کثیر شامی ج ۹ ص ۱۰۸
● صواعق محرقہ ابن حجر ص ۱۹۸ طبع مصر ● نور الابصار شبلنجی ص ۱۳۹
● دیوان فرزدق ج ۲ ص ۱۷۸

فرزدق کا ذاتی بیان

فرزدق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی ابن الحسینؑ کی شان میں یہ قصیدہ
پڑھا تو مجھے عبدالملک ہر سال ایک ہزار دینار وظیفہ کے طور پر دیا کرتا تھا لیکن
جب میں نے یہ قصیدہ پڑھا تو اس نے یہ وظیفہ بند کر دیا۔
فرزدق نے اس کی شکایت حضرت امام علی ابن الحسینؑ سے کی تو آپ نے فرمایا
کہ کوئی بات نہیں میں اپنے ذاتی مال سے تمہیں وہ سب کچھ دوں گا جو تمہیں
عبدالملک کی طرف سے ملتا تھا امام زین العابدینؑ نے اسے ۴۰ ہزار دینار دیے اور
فرمایا تم اسے قبول کرو (بحار الانوار ج ۴۶ ص ۱۲۲)
فرزدق نے عرض کیا فرزند رسولؐ میں نے مال لینے کے لئے آپ کا قصیدہ نہیں
کہا بلکہ یہ محض حصول ثواب کے لئے تھا مجھے خدا کی طرف سے آخرت کا ثواب
اس دنیا کے ثواب سے زیادہ محبوب ہے جو مال مجھے فوری مل جائے گا اس سے
بہتر ہے کہ خدا تعالیٰ اس کا صلہ مجھے آخرت میں عطا فرمائے گا۔
مگر امام علیہ السلام کے اصرار پر اس نے یہ قبول کر لیا۔

خاندان عبداللہ بن جعفر طیارؑ کی عنایات

فرزدق کا کہنا ہے کہ مجھے خاندان حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؑ کی طرف سے
پوچھا گیا کہ تمہاری اندازاً کتنی عمر باقی ہے میں نے کہا کہ میری ۲۰ سال عمر باقی رہ گئی
ہے تو انہوں نے ۲۰ ہزار دینار مجھے عطیہ کے طور پر عطا فرمائے اور کہا کہ تم علی
ابن الحسینؑ کی مدح میں کہتے رہو (الاختصاص ص ۱۹۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد

جو شخص ہمارے مصائب میں ایک شعر کہے تو اس کے لئے جنت واجب
ہے یہ اس کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے (کامل الزیارات ص ۱۰۴)

روح القدس کی تائید ہوتی ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ہمارے بارے میں

وقت تک شعر کا ایک بیت بھی کہیں پڑھا جائے گا جب تک کہ روح القدس کے ذریعہ تائید حاصل نہیں ہوتی۔ جو شخص ہمارے بارے میں شعر کا ایک بیت کہے گا خدا تعالیٰ اس کے لئے بہشت میں گھر بنائے گا (عیون اخبار الرضا ج ۱ ص ۱۴۲، تاریخ ابن عساکر ج ۱ ص ۱۴۳-۱۴۲، بحار الانوار ج ۷۶ ص ۲۹۲)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور کمیت اسدی

شاعر اہل بیت کمیت اسدی سے مخاطب ہو کر حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا: "اے کمیت! ہم تمہارے اشعار کا اجر و ثواب دینے سے قاصر ہیں" تو کمیت نے عرض کی "مولا! آپ تو مجھ پر بس اتنا احسان فرمائیں کہ اپنے جسم اطہر سے مس شدہ لباس بطور تبرک مجھے عطا فرمائیں۔"

کمیت بن اسدی اور حضرت امام محمد باقرؑ

شاعر اہل بیت کمیت بن اسدی جب حضرت امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنے اشعار کو امام کی خدمت میں پڑھا تو امام نے سخت گریہ فرمایا اور ارشاد کیا: "اگر ہمارے پاس مال ہوتا تو ہم تم کو دیتے لیکن تمہارے حق میں وہی دعا کرتے ہیں جو رسول اللہؐ نے حسان بن ثابت کیلئے فرمائی تھی کہ "جب تک تم ہمارا دفاع کرتے رہو گے تب تک خدا ہمیشہ روح القدس کے ذریعہ تمہاری تائید فرماتا رہے گا۔"

(یہ واضح رہے کہ حضرت رسول اللہؐ سے لے کر تمام معصومین علیہم السلام نے یہ شرط رکھی ہے کہ جب تک تم ہمارے دفاع میں گویا ہو اس وقت تک روح القدس کی تم کو تائید حاصل رہے گی۔

دیکھو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان کو صلہ کیا عطا فرمایا

"خداوندا کمیت کو بخش دے" (الاغانی کمیت جلد ۱۵ ص ۱۲۶)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی شعراء کے بارے میں انتہائی حمایت

ایک اور اہم مسئلہ خلفاء کے وقت کا پیغام امامت پر اصرار اور شیعیان آل محمد کی

امراء کی ذات کے خوف و ہراس کے باوجود اس کی وضاحت کرتا ہے جیسا کہ واقعہ جس کی اور بھی مثالیں موجود ہیں ملاحظہ فرمایئے کمیت جو بنی امیہ کے پہلے دور کے معتدل شعراء میں سے ہے (مثلاً فرزدق، جریر، اخطل، جمیل اور نصیب وغیرہ کا نام لیا جاتا ہے) شیعہ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے حقیقی دوستوں میں سے تھا ایک دن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے امام اس سے کچھ سوال کرتے ہیں۔

میں نے سنا ہے کہ تم نے عبدالملک کی مدح سرائی کی ہے؟

حالانکہ کمیت امام سے عرض کرتا ہے "میں نے اس کو امام ہدایت تو نہیں کہا ہے۔"

ہاں میں نے اس کو شیر، سورج، سمندر، پہاڑ، اژدھا جیسے خطابات ضرور دیئے ہیں اور کسی کے لئے معمولاً جانور سے تعبیر دینا یا اس طرح کی تمثیلات کی بات تو نہیں ہے۔"

اس طرح امام علیہ السلام کے سامنے "کمیت" اپنے عمل کی توجیہ پیش کرتا ہے امام کے لبوں پر مسکراہٹ آجاتی ہے اور تب شاعر آل محمد کمیت اسدی اٹھتا ہے اور معروف "قصیدہ ہاشمیہ" سناتا ہے جس کا مطلع یہ ہے۔

"من لقلب متیم مستهام — غیر ما صبوة ولا احلام

یہاں تک کہ اس شعر پر پہنچتا ہے

ساسة لا کمن یری رعیة الناس — سواء ورعیة الانعام

اس مطلب سے واضح ہے کہ حضرت ائمہ علیہم السلام عبدالملک جیسے کی مدح سرائی کے سلسلہ میں کتنے حساس تھے اور ہر طرف "کمیت" کے عمل اپنے دوستوں کی حمایت "امام الہدیٰ" پر رکھی۔

کمیت وضاحت کرتا ہے کہ ہو سکتا ہے میں نے عبدالملک کو "امام الہدیٰ" تو نہیں کہا ہے اور یہی مطلب اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ خلفاء کے وقت کو اپنے "امام الہدیٰ" کہے جانے کی توقع تھی۔

اُن الٰہی افراد کا تذکرہ جو وصلِ پروردگار سے ہمکنار ہو کر قرآنی آیات میں "مقطعات" کی شکل اختیار کر گئے

(انتخاب ـــ ملک منصور (ایم اے))

جذبوں کے شعور میں اُترنے والی ایک خصوصی تحریر

حدیثِ قدسی ہے کہ "میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں" اللہ تعالیٰ نے اپنی پہچان کو چاہت قرار دے کر عشق کو تخلیق فرمایا ـــ یہ مخلوق کیلئے چشمِ الٰہی کی طرف فرمایا گیا حوالہ عنایت کر دیئے گئے جو اس کی معبودیت کا ثبوت ٹھہریں ـــ جن کے عمل کو عشق کا نام قرار دے کر جن کی عبادت کو اپنی نیابت کہہ دے جن کے چہروں کی کیفیت کو اپنی خوشنودی یا ناراضگی بتائے۔ ان کی معرفت کو واجب قرار دے کر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر احسان فرمایا ہے اور نجات و شفاعت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اب یہ انسان کے ذوق اور ظرف پر منحصر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ان اولیاء کی معرفت کی بھیک مانگ کر ان تک جانے کو وسیلہ بنا کر رسائی حاصل کرے۔

اللہ تعالیٰ کی وجہِ تخلیقِ عالم اس ازلی فطری تخلیق نے اپنے ظاہری دورِ حیات میں دنیا کو اپنے کردار کی عظمت سے اس انداز میں روشناس کرایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی تمام تر رحمتوں، برکتوں اور نعمتوں سے ایسا نوازا کہ ساری مخلوق ان کی محبت میں ڈوب گئی۔

اولیاء اس عصمت نواز عہد میں نے تو عشق کو اس انداز میں شہرت دلا دیا کہ عبد و معبود کے درمیان کی فرق کے واسطے حجاب در حجاب اٹھ گئے کیا وجود بھی وصلِ پروردگار سے ہمکنار ہو کر قرآنی آیات میں مقطعات کی شکل اختیار کر گئے۔

اہلِ وحدت اور عشق نے اس سالک کے طفیل جنم لیا جن پر ان کے قدم آئے ان کی اور ان کی حصولی چاہ وصل کو اپنا مقصد قرار دے دیا پھر ایسے کہ پورا قرآن محبوب کی ذات کے مانند بیان فرما دیا۔

ان حبیب اللہ نے بھی وہی کہا جو حق نے کہا یہ وہ زبان کی زبان بن گئے کہ جو ہم نے انہیں اپنی ذات سے معرفت قرار دے دیا۔

ان کی باطنی کیفیت کیا ہوگی؟ جن کو خود صورِ عشق نے اپنی نگرانی میں قرار دیا قدرت کے ان بھیدوں کو تلاش کرنے کیلئے بھی خود ہی نے آسانیاں پیدا کر دیں منصب بخش انسان اپنی آنکھوں سے اس چہرے کو دیکھ سکا جو اللہ کے چہرے کو دیکھتی کب ایسا وقت آ سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے جنہیں اپنی نشانیاں قرار دیا ان کے حوصلے کی وسعت دیکھیں کہ وہ اس معاشرے میں وقت گزار کر اپنے عزیز اصحاب کے ساتھ زندہ رہے اور ساتھ ساتھ لوگوں کو بھی بتاتے رہے کہ "آئینۂ دل ماحول میں گزارنا کتنا سب سے مشکل ہے" ـــ ماحول کی آلودگی کو تقویٰ و طہارت سے استغفار کرتے رہے اور بھی کراتے رہے اور وہ قربِ الٰہی کی منزلوں کو "سبوح قدوس" کی زیرِ لب تسبیح کرتے ہوئے ـــ طے بھی کرتے رہے۔

جن کے اس قرب کی انتہا تک بیہ اللہ کو ساتھ نہ دے سکے ـــ صرف اللہ کے حکم عشق میں ہم جیسوں سے چپ رہ کر راستہ مانگ رہے ہیں ـــ کہ ہم جن سے محبت کی منزلوں کو وقت کی وصل تک لے جائیں تاکہ ہم بھی آخرت کی دائمی زندگی میں بھی اپنے وصل کی لذت سے محروم نہ کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی چاہت کے عین مطابق تو حیات کی خواہش کے حصول پر تو اللہ ہی کی زمین میں ان کی نعمتوں کی طرح بکھر گئے کہ [illegible]

یقین دہانی سمیت، شہید و مجاہد اور محبانِ دنیا کا کوئی خلا بھی ان "شعائر اللہ" کے
بابرکت وجود کے حصول سے خالی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ذاتِ نبی ﷺ کو باعثِ رحمت قرار دیا کہ جہاں رحیم، رؤف و کریم خالق نے
ان کا ہر ایک عمل میں ذکر کرنے والوں کو بھی معزز کر دیا اور نبی ﷺ کو قرار دے کر
اپنی آخری اور ابدی کتاب [illegible] پر اختتام قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ کو صرف وہی پیارا ہے جو
ان سے وابستہ رہے۔ ان کی محبت کو اطاعتِ الٰہی زندگی کا معیار قرار دیا گیا اور ان پر
ایمان لانے میں بھی جا بجا لازم ٹھہرایا۔ جہاں ان کے پاک اسمِ گرامی محمد ﷺ کی
اطاعت ہی ان کا اظہار ہے [illegible] کو توحید کے [illegible] کی سنت کی پیروی کو اشرف قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے کرتے یہ خود "دعا" بن گئے۔ آگے درود پاک کو عطیہ
قبولیتِ دعا کے مقام ٹھہرے۔۔۔ [illegible]
مخلوق کیلئے [illegible] شفاعت کو تیار کر دیا۔

جس پیارے کی خاطر [illegible] نے تمام [illegible] اس پیارے کے پیچھے آنے والوں کو عقیدے
پڑھ کر دنیا کو یہ پیغام سنایا کہ اگر یہ راضی ہو گئے تو میں راضی ہوں اگر
یہ ناراض ہو گئے تو مجھے کبھی بھی خوش نہ پاؤ گے۔ ان کے بعد کے لوگوں نے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] "لا الٰہ الا اللہ" کا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جن کی زندگی
[illegible]
ان کا [illegible] دنیا کے ساتھ معاملات [illegible] جن [illegible] کیلئے

[illegible] کوئی [illegible] سے جنہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] دنیا و آخرت کی نجات ہے۔
اللہ تعالیٰ کی [illegible] نے اس کی اپنی نجات کیلئے خود [illegible]
[illegible] اس کی رحمت نے [illegible]؟
[illegible]
[illegible]
[illegible] کیسے قبول کرے گا؟
میں "علی العظیم" [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔"

زمین کھا گئی آسماں کیسے کیسے

● اسلام آباد سے ہمارے دوست سید امیر حسن ترمذی کے بھائی سید تنویر حسین ترمذی کی رفیقہ حیات کا انتقال ہو گیا ہے۔ گھروں کی آبادی تو ہوتی ہی شریک حیات سے ہے، انسان کی لازوال تحریر تنہائیاں قلب و ذہن کو شل کر دیتی ہیں۔ شورش کاشمیری نے اپنی اہلیہ کی وفات پر "تنہائی" میں لکھا تھا جس سے میں صرف نظر کر رہا ہوں۔ انسان اپنی ذات میں گم کر دیتی ہوں پر کچھ بھی نہیں پاتا۔ میں مرحومہ کے ایصال ثواب کیلئے پیام زینب میں لکھی ہوئی ایک ماہ کی اقساط کا ثواب مرحومہ کی نذر کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے باقی پسماندگان کیلئے دل کی گہرائیوں سے صبر جمیل کی دعا کرتا ہوں۔

● ابو مجالس (لالہ موسیٰ) سے ملک سید امداد حسین جعفری بھی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ وہ ایک تحریک ہی تھے جن کا انتقال ناقابل تلافی نقصان ہے۔ جس میں نے مسلسل تیرہ سال (۱۳) اور ضلع گجرات ستائیس سال (۲۷) عشرہ محرم کی مجالس پڑھیں اور جتنا عرصہ وہاں رہا سید امداد حسین شاہ ہر وقت میرے ساتھ ہوتے تھے۔ کوٹ جیا مجالس کی وجہ سے جب علامہ تقی اطہر ساجد نقوی کے ذمہ رہا، اگر میں اپنا دوست ظاہر کر کے پوچھوں میں ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس سید یاور شاہ مرحوم اللہ کے ذریعے پوچھتی ان کے فرزند سید ضیاء حسین شاہ بیاج ظفر اپنے گھر سے لے آئے ملک امجد کی آنکھوں سے کام لیتے لالہ موسیٰ کی گلیوں میں ان کی نور پور سیدوں میں جتنا دیرپا گیا اور ان بے سادات و بیعت کر میرا مجلس ہوتا تھا، رات لالہ موسیٰ میں ہوتی تھی۔

● مجھے مبارک علی زیدی صاحب پنجاب یونیورسٹی لاہور سے 2016ء میں "سید علی رضا نقوی اور شخصیت" تاج محل پر کتاب ارسال کی۔ اس کے مرتب علیم دانشوروں کے ہاں آزاد علیم باقر ہیں۔ ۳۲۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں ۴۹ شعراء اور دانشوروں نے اپنے اپنے تاثرات لکھے گئے ہیں۔ آپ کے مستقل تھے، ملک بھر کے دانشوروں نے جو کچھ لکھا ہے اپنے انداز تحریر میں چاشنی رکھتے ہیں۔ بہرحال قرة العین ان کے فرزند گرامی نے SMS کیا اور فون کیا تاکہ یہ تمام حضرات ان کی "کتاب گلی راہوان" سے شہرت پا اس میں مرحوم کا تعلق بھی شامل ہے۔ ۱۸۰ ہزار انسان ہر روز سادات کر رہے تاریخ میں خود اپنے

خاندان ہی کے پاس ہے۔ آپ ثواب میں شامل ہونے کیلئے سورہ فاتحہ تلاوت فرما دیں۔

● کوٹلی سیداں (شیخوپورہ) سے ہمارے عزیز دوست صحافی سید اختر عباس بخاری رضوان اللہ کے فرزند سید عمر علی عباس بخاری اپنے اہل خانہ کے ساتھ شیخوپورہ سے جب کہ رات میں شادی سے گزرے اور علی پور کی جانب روانہ ہو گئے۔ والد کے انتقال کے بعد میں نے انہیں منہاج الصالحین میں علامہ محمد حسین ڈھکو کی اعلیٰ کی زیر نگرانی دے دیا۔ وہاں کچھ عرصہ قیام کے بعد اپنے علاقے میں ایک ادارہ بنایا، کاروبار سنبھال لیا۔ ۱۸ دسمبر کو ایک حادثے میں اپنے ہی بچے خاندان سے جا ملے، وہ سادات کے فرزند تمام خاندان نے ان کو دائمی یاد میں سپرد کیا۔

● بیاک کا امر کوہاٹ سے خطیب ملت علامہ سید منظور رضا نقوی اور سید مہدی رضا بخاری کے والد گرامی کے انتقال کی اطلاع G-8 آخر سے اسلام آباد سے کبیر عباس ناظم دفتر نے دی۔ کبھی ایک وقت تھا کہ علامہ صاحب کے پاس میں اکثر مرکز میں ہوتا تھا اور وہ لاہور میں۔ وقتی امورات کے صبر سے برداشت کیا۔ متعلقین احباب کے لیے میں تعزیت، اللہ تعالیٰ ان کے مرحوم کو جنت میں معصومین علیہم السلام کی رفاقت نصیب فرمائے۔

● نمبر دار کی نواز شاہ کے جواں سال بیٹا غلام عباس شاہ سلام وطن ضلع جھنگ وفات پا گئے ہیں۔

قارئین سے استدعا ہے کہ ان تمام مرحومین اور ان کے علاوہ بھی جتنے مرحومین اس جہان فانی سے دار بقا کی طرف ہجرت کر گئے ان کے ایصال ثواب کیلئے سورہ فاتحہ کی تلاوت فرما دیں۔ (ادارہ)

مومن غضب و خشنودی میں بھی حد اعتدال میں رہتا ہے

منقول ہے عمران نے کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مومن تو بس وہ ہے کہ جب اسے غصہ آئے تو اس کا غصہ اسے حق کی حدود سے باہر نہ نکالے اور جب وہ خوش ہو تو اس کی رضا اس کو باطل میں نہ لے جائے اور جب اسے قدرت حاصل ہو تو اپنے حق سے زیادہ وصول نہ کرے۔

مارچ 2017ء جمادی الثانی رجب 1438 ہجری چیت 2073 بکرمی

ایام کے نام	جمادی الثانی رجب	مارچ 2017ء	چاند کی تاریخ چیت 2073 بکرمی	نیک اور نحس ایام	اسلامی معلومات یادداشت
بدھ	2	1	18	نیک	انتقال مولانا طالب حسین [illegible]
جمعرات	3	2	19	نحس	شہادت حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ۱۱ ہجری
جمعہ	4	3	20	نیک	انتقال آیت اللہ سید [illegible]
ہفتہ	5	4	21	نحس	
اتوار	6	5	22	نیک	[illegible]
پیر	7	6	23	نیک	
منگل	8	7	24	نیک	شہادت ڈاکٹر محمد علی نقوی ۱۹۹۵ء
بدھ	9	8	25	نیک	
جمعرات	10	9	26	نیک	جنگ جمل ۳۶ ہجری
جمعہ	11	10	27	نحس کم	انتقال [illegible] ۱۹۸۶ء
ہفتہ	12	11	28	نحس کم	
اتوار	13	12	29	نحس	وفات حضرت [illegible] سلام اللہ علیہا
پیر	14	13	30	نیک	
منگل	15	14	چیت	نیک	
بدھ	16	قمر	2	نحس	
جمعرات	17	در	3	نحس کم	شہادت قاضی نور اللہ شوستری شہید ثالث
جمعہ	18		4	نحس	
ہفتہ	19	عقرب	5	نحس	
اتوار	20	19	6	نیک	میلاد باسعود حضرت سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا [illegible]
پیر	21	20	7	نیک	نوروز عالم افروز
منگل	22	21	8	نیک	
بدھ	23	22	9	نیک	
جمعرات	24	23	10	نیک	یوم پاکستان
جمعہ	25	24	11	نحس	
ہفتہ	26	25	12	نیک	انتقال [illegible] ۲۰۰۶ء
اتوار	27	26	13	نیک	
پیر	28	27	14	نحس کم	
منگل	29	28	15	نیک	
بدھ	30	29	16	نیک	
جمعرات	رجب	30	17	نیک	میلاد باسعود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ ہجری
جمعہ	2	31	18	نیک	